U556. P 27 1-10

Title – ISHA'ATUS SUNNATIN NABAWIYYAH.
(ISHA'ATUS SUNNAT) may be.

Author – Abu Saeed Mohd. Hussain.

Publisher – Victoria Press (Lahore).

Date – 1879.

Pages – 164.

Subject –

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین و خریدار اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیر حاضری کو معاف فرماوینگے خصوصاً اُسوقت جبکہ ہماری اس تگ و دو کا عمدہ و مفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرمائینگے اُسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونوں و خریداروں سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آیندہ خدمت سے بری کر کے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیر حاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آنا چاہتا ہے ومن اللّٰہ التوفیق۔

معاونین کی خدمت مین
ضروری التماسات
اوّل

باقیات ۱۸۸۵ء کی لئے جنوری ۱۸۸۶ء سے یاددہانی ہو رہی ہے۔ جسپر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی۔ اور طرفہ یہ کہ آخری یاددہی جو اگست ۱۸۸۶ء سے ہو رہی ہے بیرنگ خطوط کے ذریعہ سے عمل مین آئی ہے۔ اس سے بھی ان حضرات کو تاثیر نہوئی۔ اکثر صاحبوں نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز ایک دو صاحب کے کسی نے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کی خدمت مین ہم مؤدبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آیندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین۔ ہم انکے پچھلے حساب کو لیوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیرباری رسالہ سے سبکدوش کرتے ہین۔ اور اگر ادائے قیمت کی نیت ہی تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جواب دین۔ اور اسمین ادائے قیمت کا قبل لینا چاہین وعدہ مقرر کرین اس التماس پر بھی وہ سکوت اختیار کرینگی تو اُن کے نام بیرنگ خطوں کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ اور جن خریدار نے ہمارا بیرنگ خط ریفیوز کر کے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا۔

التماس دوم

نمبر اول حصہ انگریزی رسالہ اشاعۃ السنۃ کی (جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" مندرج ہے) دوسو کاپیان چھپوائی گئی تھین۔ از انجملہ تقریباً ایکسو کاپی تو بلاقیمت تقسیم ہوئی جسمین سے ایک ثلث سے زائد حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی خدمت مین پیش ہوا۔ باقیماندہ سوسے (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام روانہ کی گئین۔ از انجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین۔ وزیرآباد۔ کراچی۔ چہانگا مانگا۔ الٰہ آباد۔ منڑگلوا

کاکو۔ ناہٹہ۔ کہوڑی۔ کوہ منصوری) ارادہ خریداری و معاونت ظاہر کیا۔ اور بعض محسنون نے زراعانت بھی ارسال فرمایا ہے ❊

(۴۰) خریدارون نے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونون کے جنکے مواضع قیام یہ ہین لاہور۔ لودہانہ۔ انبالہ ہوشیارپور۔ دہلی۔ ناگپور۔ جبلپور۔ آرہ۔ بنارس۔ بمبئی۔ شملہ (سابق ڈیرہ اسمٰعیلخان) سنور (حال کوئٹہ) غازیپور۔ ڈیرہ دون کچھہ روپیہ ارسال کیا ہے۔ مگر وہ صرف نمبر اول کی قیمت ہے یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرستادگان جانتے ہین اعانت ہے۔ اس سے انکا اینده کے لئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہین ہوتا اور (۲) صاحبون نے (جنکی مواضع سکونت رحیم آباد۔ پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیا ہے اس سے بھی انکی آینده خریداری و معاونت کا حال معلوم نہین ہوتا باقیماندہ ۴۴ خریدارون نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہین۔ مدراس۔ مردان۔ بنگلور۔ راولپنڈی۔ جونپور۔ میانمیر (حال امرتسر) پٹنہ۔ شکرگڈہ۔ حیدرآباد دکن۔ عدن۔ مظفرگڈہ۔ ملتان۔ جہہرہ۔ انارکلی لاہور۔ علیگڈہ۔ منٹگمری۔ پیپہانہ۔ کنونسور۔ مالیرکوٹلہ۔ کرنول۔ پشاور۔ امرتسر محض سکوت اختیار کیا ہے۔ نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آینده خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایا ہے ❊

لہذا حصہ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون "نواب صاحب بہوپال اور ان کے اسلامی یا ملکی بہائی" درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ مین تیار ہوکر شائع ہوا ہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کی خدمت مین روانہ ہوا ہے۔ باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین وہ انکی نمبر سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہوا ہے اور آینده بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا ❊

لہذا جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق و ارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین ❊

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریدارون کو وصول ہوچکا ہے قیمت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آینده ان خریدارون کے لئے جن کی د[illegible]

نہ پہونچیگی کوئی کاپی نہ چھپوائینگے صرف ان چند کاپیون کے چھپوا لینے پر (جو گورنمنٹ
مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے مکتفی ہون اکتفا کرینگے ☆

پھر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ ظاہر فرمائینگے وہ اپنا مطلوب نپا ئینگے
اِس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پرانا خطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے۔ اِس کا
طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اس التماس کے
جواب مین جو کچھ مناسب سمجھین جلد ظاہر کرین۔ صموم سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند
شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اور اس قومی ضرورت کا جسکے لیئے وہ مضمون ترجمہ
کیا گیا ہے حرج متصور ہے ☆

التماس سوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ا جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۴ کو صرف بعض حضرات معاونین نے
توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑھا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے
ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا۔ اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے۔ ان کیخدمت
مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے۔ "جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ
معلوم ہوگی انکے نام ایکروپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے
ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین۔ ورنہ اپنے آپ کو ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے)
خریدار سمجھین" اس دوبارہ عرض پر بھی اُن کا سکوت رہا تو اُن کو عام قیمت پر راضی سمجھا جائیگا
اور ۱۸۸۶ء سے اسی حساب کی مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا۔ جن صاحبون کا روپیہ بابت ۱۸۸۶ء آیا
ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب
نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین تو ہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی
رسید ارسال کرینگے ☆

———

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{ قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ
ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکرگذار نہین وہ خدا کا بھی نہین }

سنہ ۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد مضامین* مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپسمین متلازم ہین جب مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا۔ (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ علا زمت کسب تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

* یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴/ قیمت ارسال ہو سکتے ہین۔

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کرکے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندھے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات واحادیث نقل کرکے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۷ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

نہیں ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے - (۴) اور اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہرحال اور مطلقاً منع نہین ہے" - وغیرہ وغیرہ -

ان مضامین سے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کر دیا ہوگا - اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین - جنکی تحریکا

اقتباسات صفحہ ۹۰

ہین جو دیوانی - فوجداری کلکٹری پولیٹکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین -

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے - "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بنا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین وہ معتکف ہوکر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بنا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے - یہہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے -

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچاے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے - اسکی عبادت کے لئے کپڑا - بوریا - کوزہ کوئی بہم نہ پہونچاے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہو جاوے - سر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی خواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے -"

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے - "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی و کمالات کو تسلیم کر لیا ہے -

ہم جلد ۶ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" چہپ رہا ہے جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ "دنیا" جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہے وہ روپے چاندی ثروت و شوکت جاہ و حشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لیئے ناموزون و نامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہے جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے ہے ؎

چیست دنیا از خدا غافل بُدن ❊ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہے - پچہلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ و خیال فاسدہ پہیل گئے تو ان توہمات و تعصبات نے انکو ترقی و کمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پہر بصفحہ ۲۴۷ بحوالہ کلام خیر کہا ہے - "علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پر پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارٹ جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سے یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچہہ کیون نہ سیکہا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت و لیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہے - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہے کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچا وین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کئے -

فنون دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر سیکھ لی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دُنیا اور اسباب دنیاوی کو چھوڑکر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا" **دوسرا مضمون "اقسام ملازمت"** جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

گھڑی بطور تحفہ کے شارلمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجین ہارڈ صاحب نے کیا ہے - مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عُمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ یورپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی - گیارہوین کے آخری تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہی ہین اسکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر ایشیا تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہو گئے اور فن زراعت مین تو مثل

تمدن عرب صفحہ ۶۹۰

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے ۔

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑھنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے ۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجھکر اس مین سعی نکرین ۔

[illegible]

ان کے کوئی نہ تھا "

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۶۶ کہا ہے ۔ بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال ومقال ہر کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے ۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت وترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے ۔ مسلمانون کو چاہئے کہ صرف دینی علوم پڑہین ۔ اور علم پڑھکر خدا کی یاد وعبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلائین پڑہین ۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو ان کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین ۔

اس خیال ومقال کے دو جواب مین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اس انجمن[*] نے ان لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت وفارغ البالی حاصل کرنے کے تجویز وتائید نہین کی جو دینی علوم پڑھتے پڑھاتے ہین ۔ اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر ویاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اورون سے کرا دیتا ہے اور پکی پکائی بھجوا دیتا ہے ۔ بلکہ یہہ تجویز وتائید ان لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا واسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے ۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اس دنیا کی

[*] یعنی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور جسکا بمقام رسالہ اشاعۃ السنۃ مین ذکر ہے

اس مضمون شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بہائیون کے (جو اپنی قصور کا الزام مذہب یا قضا و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھہ رہے ہین اور بایں خیال وہ ہاتھہ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس خام عذر کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھہ مین ہین جو اسوقت دخیل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶

ذلیل طور پر اور ذلیل ہوکر حاصل نہ کرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراسی کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کر بیٹھین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر و منزلت ہے) حاصل کر سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہی کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہوجاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندؤن کی زبان ہے۔ فارسی آتش پرستونکی

اور شہر کا رسلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہماہیوہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن گورنر جنرل وایسرے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اُٹھا یا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہاہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) رزولیوشن مورخہ ۱۵ جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہزاکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

نقل حاشیہ صفحہ ۹۶

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پیچھے کر آئی ہین۔

عربی زبان بھی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل وابولہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قران مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافر بولتے تھے نازل نفرماتا۔ قران پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم۔ (ابراھیم ع ۱)	ہے ہم نے کوئی رسول نہین بھیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی

و احکام بیان کرے۔

خدا تعالی کا یہ فرمانا اور قران مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اُتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسناد زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیہود حتی کتبت للنبی صلعم	صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہائے ہائی کورٹ حسب موقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کے لئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

کتبہ واقرأتہ کتبہم - (بخاری ص ۱۰۶۸) مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لئے خط لکھدیتا اور انکے خط پڑھ سناتا اور اگر سبھی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا

وعلم آدم الاسماء کلہا (بقرہ ع ۱۳) - ومن آیاتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (روم ع ۳) جاوی چنانچہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہی جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہی اور آیات قران کا کہ خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے" اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے بہی اسی طرف اشارہ ہی چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا مفصل بیان کیا ہی × × × × تو اس صورت مین آسانی سی جہگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبھی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکھنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی - × × × × ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہوجاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑہتے ہین پابندی مذہب چہوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہہ نہین کہ انگریزی پڑہنے سی لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنیسی انکا انگریزی نہ پڑھنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کی ساتھ مذہبی

[illegible] صفحہ ۹۰

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین - اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸- اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیوشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے - "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو تعلیم کو بھی شامل کردین اوران لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسایل بہی بہم پہنچاوین - جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین - × × × × ×　　ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے - اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و آثار سلف امتین پائے نہین جاتے -

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے - انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہورہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین - الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام - اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے" - انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کرسکتے - قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین - نمبر ۲ اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کیا گیا ہے کہ اگر سبھی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہوکر مفلوک ہوجائین اور کسب و تجارت چھوڑکر ان کی طرح ننگ ہوجاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہوجا سے جبکہ ان کو ہیئی

[illegible] ۹۰

برلانے کے لئے بنگال گورنمنٹ نے رونیو بورڈ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ دریافت کرکے رپورٹ کرین اور یہہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے

روزانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۳۱۵ بجواب اس سوال کے کہ "کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہین" لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اُسمین انکو نوکری (مسلمان کی ہو خواہ اور مذاہب والون کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پھر جب کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجائے خود یا کسیکی نوکری سے کرنا ناجائز نہوگا"

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کرکے اسکے نتائج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۳ کہا ہے "مسلمان (جنکو نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وہ

ملاحظہ حاشیہ صفحہ ۹۶

گرانبار ہین یا نہین ۔

شق اول کی نسبت جو کیفیت بہیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے ۔ کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بہیجی ہے ۔ بہرحال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہو چکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین ۔

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ جو طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین سرگرم ہین یہ عام دنیا دار ہین جو حرفت ۔ تجارت ۔ ملازمت ۔ تحصیل علوم دنیاوی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین ۔ اِن مواعظ و نصائح مین دونو فریق کے لئے مفید نتائج ہین اگر وہ توجہ کرین ۔

فریق اوّل کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی دینگے انکے مذہب و قومیّت کا قیام بھی ناممکن ہے ۔

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبھی مسلمان علما و مشائخ انگریزی پڑھنا شروع کر دین یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل کے

[illegible] صفحہ ۹۶

بنگال کے ۴۲ پرگنہ کے مالی سررشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین - ہوگلی بردوان اور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے - جج ضلع جسکے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جن مین مسلمان صرف ۹ ہین - دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جیل کسٹم ہوس اسٹامپ و اسٹیشنری اور شپنگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے؛

نقطہ اشتباہ ہشتم ۹

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین - جسکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت وشوکت و شریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیت کو قائم رکھین مذہب و قومیت کا قائم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جبتک کہ قوم مین صاحب ثروت وشوکت و شرکار سلطنت پیدا نہون -

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت و شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن و بامن - اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر و ادبار نے گھیر لیا ہو تو اسکو ذکر و درس کیلئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے - اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر و ادبار سے خود ہی قومیت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن وطمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا -

فریق ثانی کو ان مواعظ و نصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب و روز تحصیل علوم و وسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیت کا جزو یا شرط ہے - لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیت مین نقصان متصور ہوگا "

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانون کی رغبت مین پایا جاتا ہے - کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکھنی کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے - انگریزی سیکھنے پر ترجیح دیتے ہین - حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑہاتے ہین - نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلیئے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کرسکتے ہین - یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جسکا وہ واجبی طور پر فخر کرسکتے ہین مگر اسکی اثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہے - رونیولوں ڈ نے لکھا ہے کہ ۱۸۸۵ء تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈہائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر ۱۸۸۹ء مین بی اے مین انکی تعداد سواچہ سے زیادہ تھی - اور بی ایل کی سوا نو سے کچھ کم تھی - اغلب ہے کہ درجہ اوسط کی تعلیم مین اُن لوگون نے اور زاید ترقی کی ہوگی - اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے -

ناہمواری تعداد و برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکہلایا گیا ہے - پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے - حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھے اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے - جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا - اور اسلیئے جناب ممدوح نے تہوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی - بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان [1] مقرر ہین -

---

[1] اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر انڈین انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل یہ ریمارک کیا ہے " لیکن لفٹنٹ گورنر کے اس بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہے ہم قیاس کرتی ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہے اس سبب سے ہم رائے دیتی ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اس بارہ مین کیفیت طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے اصلی حالت منکشف ہوجائیگی " -

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسیقدر ترمیم کیا جاوے کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے - یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑھنے نہ پاوے بنایا گیا ہے - انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کیلئے دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہئے کہ جو فارسی پڑھنی اور لکھنی جانتے ہین - مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست تیار کرلی چاہئے اور تمام حکام کے پاس بھیجنی چاہئے - بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری عہدون پر امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی مسلمان نہین ہے وہان کے افسر کو چاہئے کہ قابل و مستحق مسلمان کو مقرر کرین اور خبرگیران رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نہ کیجاوے - جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے ہین اُنکو خیال رکھنا چاہئے کہ ضرورتِ وقت کے سوا اَور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال رکھا جاوے تاکہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطۂ زوال مین نہ گرے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ وہ جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے"۔

گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر ہم دل سے شکرگذار ہین - اور اپنے تمام اسلامی بھائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا زیب عنوان کرچکے ہین اس احسان گورنمنٹ کا کہ اُسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین - اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی انجمنین - انجمن اسلامیہ - انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ کی خدمت مین اڈریس پیش کرین گی - اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بھائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبھالین اور اپنے آپ کو گرداب ذلت وافلاس سے نکالین - اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑہنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائین گے اور اپنے قصور (کاہلی وسستی) کا الزام گورمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا وقدر کے ذمہ لگائین گے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین۔

رزولیوشن گورمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنۂ ہند نے بطور ریمارک کچھہ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی واحتساب کے مطابق جھوٹی عذرآوری کی خوب خبر لی ہے - اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا -

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۶ مین فرمایا ہے - "جو اہل اسلام انگریزی تعلیم کو کفر اور زندقہ سمجھتے ہین - یہہ بھی شاید یقین کرتے ہون گے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین - اول تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اُس سے اپنے کوٹھے کٹھلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی ہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کھلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین ۔

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ جب آنکھ کھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچارگی کی تصویر کھینچدی ہے - اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا - اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھا دئے - دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہوکر بڑھ رہی ہین سب سے بڑھے ہین تو ہمارے بھائی اہل اسلام کھینچتے کھینچتے گلے بیٹھ گئے - لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہمارے بھائی پارے کی طرح گرے تو پھر اُٹھنا محال -

مسلمان شکایت کرتے ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہو گیا ہے لیکن یہ استحالہ انہون نے خود اپنے ہاتھون جائز اور قائم کیا ہے - انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین - اسکے نیچے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دور سے بلا رہے ہین - لیکن مسلمانون کے اعضاء سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہو گئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی صلاحیت نہین رہی - وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سوداوی مادون کا تنقیہ کرین تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون -

ذیل مین ہزانر سر ریورس ٹامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہے - اس رزولیوشن مین ہز اکسیلنسی نواب گورنر جنرل بہادر وائسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنے کی نسبت کسقدر زور دے رہے ہین - بنگال کے ۴۲ پرگنون کے مالی سرشتون مین ۱۵۴ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین - ننج ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان - کیا یہ بات شرم کے قابل نہین ؟ ہنود مین اہل اسلام سے کون سی بات زیادہ ہے - بلکہ عموماً اہل اسلام "قابلیت جودت ذہن و ذکا مین ہنود سے بڑھی ہوئی ہین - لیکن اُنیسوین صدی مین ہنود اُن سے بڑھ گئے ہین - مسلمانون کے کانشنس کچھہ ایسے بےحس ہو گئے ہین کہ اون مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرت سے بھی متاثر ہونیکی صلاحیت نہین رہی اور زوال و ادبار کی یہی علامت ہے -

فارسی عربی وغیرہ علوم دین کے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کون سی عقلی اور نقلی قباحت[*] ہے - صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین - مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت مین پڑی ہین اور جن لوگون نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کر دیا ہے یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ آب کف افسوس مل رہے ہین ۔ دونو کی حالت افسوس کے قابل ہے - خدا تعالی ہماری حالت پر رحم کرے " -

---

[*] قباحت کوئی نہین ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۵ مین دلائل عقلی و نقلی (قرآن و حدیث) سے ثابت ہو چکا ہے - یہ صرف کچھہ نہ کرنیکی بہانے ہین - کیا اچھا کسی نے کہا ہے ؎ زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ۔ کنجی گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اب بات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جو فسادات ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور۔ لودہانہ۔ دہلی۔ اٹاوہ وغیرہ) مین محرم و دسہرہ پر ہوئے ہین ان کا منشا دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی منشا مسلمانون کی گاؤکشی ہے۔

یہی امر ہمکو قرین عقل و قیاس معلوم ہوتا ہے۔ ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم و خوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ "ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو" یا "ہمارے گھر مین آج غم ہے تم اپنے بیاہ مین کیون خوشیان مناتے اور ڈھول بجاتے ہو" اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے۔

قانون قدرت بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحہ ہستی پہ ایک گھر غم و الم کے سامان درپیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش و طرب مہیا۔ پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکہ جرات ہوسکتی ہے۔

اس عقل و قدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ و محرم کا یکجا آنا نہین ہے۔ بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کرچکے ہین یا کچھ اور۔

واقعات نفس الامریہ کی طرف ہم رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اسی امر پر شہادت پاتے ہین جسپر عموماً اخبار متفق ہین اور عقل و قانون قدرت اس کے مجوز و مصدق

ان واقعات سے سردست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پرانا واقعہ ہے اور ایک تازہ پیش آمد ۔

پرانا واقعہ یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرستی نے اپنی زندگی مین (جنے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم لیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹادین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین ۔ اس امر کو پورا کرنے کے لئے انہون نے ایک میموریل تیار کرنا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا ۔ اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یوروپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پہ مجبور کر دینے والا تھا ۔

اس میموریل پر ان کی زندگی مین بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کورم مفروضہ کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلے پارلیمنٹ مین بلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوسئے ۔

ان کے زمانۂ وفات سے اب تک ان کے چیلے اور دلاور پیرو اسی دھن مین لگے ہوئے ہین ۔ کہ جس طرح ہوسکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اٹھادین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہی ہین ۔

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو ضرورت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو بھارے مفروضہ مقتدا اور ذہنی رعب پیشوا کی خصوصیت تھی) جبر اور بس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ ۔ یہ ہماری ہر سال کی رپٹ اور عدالت کی دار و گیر (جرمانون

اور جبلپور والون) سے اور بھی کمزور ہوکر گاؤکشی چھوڑ دین گے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی تابسانی گاؤکشی چھوڑا دین گے۔

تازہ واقعہ یہ ہے جو ہوشیارپور مین ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۳ - اکتوبر ۱۸۹۴ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

ہوشیارپور مین ہندو مسلمانون کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد ضلع مین برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ دارون نے اپنی خیر دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیان کرالین جن مین سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمد شاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور مین میدان اور بھی صاف ہوگیا اور ہندؤن کو موقع ملا کہ وہ اپنا معمولی جھگڑا گاؤکشی برپا کرین۔ اس بنا پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید مین خفیف سزاؤن پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤن نے ہندو پارٹی مین اور بھی برافروختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑہگیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جب باہم صلح و صفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اسوقت ہندؤن کی طرف سے اوّل یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانون کی طرف سے ہوشیارپور مین بالکل گاؤکشی مسدود کردینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانون نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر یہ امر بھی منظور کرلیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندؤن کے صلاح کارون نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ اُنہون نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کرین کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھین گے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال مین محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمین ایک معزز خاندان چشتیہ مین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندؤن کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسرون کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کرین۔ اس واقعہ سے ہندؤن کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے اور اسی اثنا مین ہندؤون کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے اور بھی ان مخالفت کے خیالات کو

بڑہا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر مکرر بنظر ثانی کے لئے ایسا ہوا - مگر غلبہ قومی نے ہنود وصاحبان پر اسکا کچہہ اثر نہونے دیا - حتی کہ گورنمنٹ کے ایما اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے کمیٹی کو ہندؤون پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ بنا لیا تھا اسلئے یہ کوئی غیر متوقع بات نہ تھی کہ جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی وجہ سے وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین -

یہ تو پہلی تواریخ فساد کی تہی اب اس سال عید الضحی کے موقعہ پر چند ہنود وعہدہ داران نے مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کرکے مسلمانون کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھے سادھے صلح کل انسان ہین انہون نے بڑے زور سے اپنے ہندو ہمعصرون کے حکم کی تعمیل کرانی چاہی - دوپہر تک تو مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کرتے رہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان اردلی نے صاحب بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال معلوم ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بہیجدیا کہ ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت نہین اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندوؤن کے غصہ کی جلتی آگ پر اور بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے چہیڑ چہاڑ کا سلسلہ شروع کیا - ،،

یہ دونو واقعے سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسان ہے) تو اخبار نویسون کی وہ راے جسپر عقل و قانون قدرت کی بھی شہادت پائی جاتی ہے لایق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین اس فساد کے انسداد کی ان دو صورتون مین سے ایک ہی صورت ہے جو ذیل مین معروض ہین

٭ دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر پیرس کے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض سشن کرنیکی بابت مین انہون نے (۲۰) نومبر کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے -

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤکشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنے راے سے معین کرین گے وہ مسلمانونکے حق مین مفید ہوگی تو یکطرفہ اور رعایتی رائے سمجھی جائیگی - بلکہ گورنمنٹ کی خدمت مین یہ دونو صورتین پیش کرتے ہین ان دونو مین سے جس ایک صورت کو گورنمنٹ ممکن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھے عمل مین لاوے -

ایک صورت یہ ہے کہ گاؤکشی کو بالکل بند کردے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون اور کمشنرون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرے - اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہوجائینگے - اور نتیجہ یہ ہوگا کہ گورنمنٹ اور اپنے زیر دست ہم وطنون (مسلمانون) کو محبت کی نگاہ سے دیکھین گے - اور بیچارہ درماندہ گروہ یعنی مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ بکثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض ہونگے جسکی دو وجہ ہین - اوّل یہی انکی کمزوری و بے دست پائی - دوسری یہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائے کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے - کہا نہین تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندؤن کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائے کی جگہ اونٹ ذبح کرلینگے - اونٹ کی قیمت سو پچاس روپیہ میسر نہ آئی تو ناچار اسمین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے -

دوسری صورت یہ کہ گاؤکشی کو ایسا وسیع کرے کہ ہندؤن کو اسکے انسداد و موقوفی کی کسی عمل و تدبیر سے طمع نہ ہے - اس صورت مین ہمارے ہم وطن بھائی صاحب زور و زر (ہندو) مایوس ہوکر اپنے کمزور اور زیر دست ہم وطنون سے صاف سینہ ہوجائینگے اور یہہ خیال فرمائینگے کہ جب ہماری زبردست قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیر دست آزاری سے کیا فائدہ -

وسعت گاؤکشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہوسکتی ہے - ان طرق کو ہم اسوقت عرض کرینگے جبکہ صورت دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے ۔

سردست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رُک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی) کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے ۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بہائیون (ہنود) کو یہ بھی معلوم ہو جاسے گا ۔ کہ وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض و مداخلت چاہتے ہین ۔

وہ طریق یہہ ہے

توسیع گاؤکشی کے لئے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو ۔ اس حکم کو جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین ۔

وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹریلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقا رحکم گاؤکشی کے کہ اسمین ہندؤن کے مذہب اور فعل سے مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے ۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہے گو اس کی مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایک دن شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہوگا کہ مسلمانون کا اذان کہنا اور بتون کی عبادت نکرنا اور عیسائیونکا

پر چون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہے یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے۔ جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے۔ اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا مستحق نہین ہے* ۔ ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گائے کا گوشت ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا دودھ اور گھی۔ بلکہ اس سے بھی بڑہکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کے مذہب مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی یقین ہے۔

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آیندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائیگا وہ مفسد و باغی قرار دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور اس جرم کے بدلے وہ اسقدر (جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا۔

عملی کارروائی یہہ ہوگی جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق) مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین گورنمنٹ مسلمانون کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پیشگی حفاظت کرے۔

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت مقصود ہے جس مین کسی قسم کا مذہب یا فعل ہنود سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانون کی کوئی ناواجبی رعایت

اسمین موجود ہے لہذا اس سے ہندوؤن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے بلکہ گاؤکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہونے اور اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موقوف ہونے اور ملک مین امن قائم ہونے کی کامل امید ہے -

---

اہل حدیث کا خطاب (اُہلحدیث) پُرانا خطاب ہے اور یہہ اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی مذاہب

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چلا آنا اور ان کے اس عمل کا زمانۂ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون "اہل حدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۵ ثابت کر چکے ہین -

اس مضمون مین یہہ **ثابت کرنا** چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قدیم ہے جیسا کہ اِن کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس خطاب سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی مقصود نہین ہے - اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب آب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قدیم مین کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو اہلحدیث کہا جاتا تھا اور آب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہنے ہین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل حدیث نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہے" وہ اسلامی تاریخ اور اسلامی مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے -

اس مدعا کے ثبوت کے لئے ہم سردست تین دلائل پیش کرتے ہین ۔

اوّل یہ کہ یہ خطاب "اہلحدیث" ایک گروہ خاص کے لئے خود ان ہی مذاہب کے اکابر و اعیان نے (جنکا اس خطاب سے دل آزردہ ہونا فرض وخیال کیا گیا ہے) تجویز کیا ہے اور اس خطاب سے اپنے فقہاء مذاہب کو مراد نہین ٹھہرایا ہے (جیسا کہ بعض ناواقفون کو وہم ہوا ہے) بلکہ ان فقہاء کے مقابلہ مین ایک جداگانہ گروہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے ۔ پھر کیونکر ممکن و متصور ہے کہ اس خطاب سے انکی یا ان کے پیروان ومقلدین کی دل آزردگی ہوگی ۔

اس دلیل کی تفصیل مین ہم چند کتب معتبرہ حنفیہ وغیرہ کی عبارات پیش کرتے ہین ۔

فتاوی حمادیہ[1] مین بذیل کتاب حدود اور رد المحتار[2] مطبوعہ مصر کی جلد ۳ مین بصفحہ

حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفة خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترك مذہبہ فیقرء خلف الامام و یرفع یدیہ عند الانحطاط ونحو ذلك فاجابہ فزوجہ فقال الشیخ بعد ما سئل عن ہذہ واطرق راسہ النکاح جائز ۔ (فتاوی حمادیہ ورد المحتار صفحہ ۱۹۰ جلد ۳)

۱۹۰ نقل کیا ہے کہ ابو بکر جوزجانی کے عہد مین امام ابوحنیفہؒ کے ایک پیرو نے ایک اہلحدیث کی بیٹی کا نکاح چاہا تو اسنے کہا تو اپنا مذہب حنفی چھوڑ دے اور نماز مین رفع الیدین اور امین بالجہر کرے تو مین تجھے لڑکی کا نکاح کر دون گا اوس نے ایسا کیا تو اس کا معاملہ شیخ ابو بکر جوزجانی کے سامنے پیش ہوا ۔ تا آخر ۔

اور رد المحتار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ علامہ اکمل کی شرح[3] اصول بزودی

وفی شرح اصول البزودی للعلامة الاکمل قال اکثر اصحابنا واکثر اصحاب الشافعی ان الاشیاء التی یجوز ان یرد الشرع باباحتہا وحرمتہا قبل ورودہ علی الاباحة

مین ہے کہ ہمارے اکثر ہم مذہب (حنفیہ) اور امام شافعیؒ کے اکثر پیرو اس امر کے قایل ہین کہ جن چیزون کی جواز یا ممانعت کی نسبت شرع کا کوئی حکم وارد نہوا وہ مباح الاصل

وهي الاصل فيها حتى ابيح لمن لم يبلغه الشرع ان ياكل ماشاء واليه اشار محمد في الاكراه حيث قال اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهي وهو قول الجبائي وابي هاشم واصحاب الظاهر وقال بعض اصحابنا و بعض اصحاب الشافعي ومعتزلة بغداد انها على الحظر وقالت الاشعرية وعامة اهل الحديث انها على الوقف حتى ان من لم يبلغه الشرع يتوقف ولا يتناول شيئاً

(رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۲۴۴)

ہین ان کے نزدیک اس شخص کو جسکو شریعت نہ پہنچے سب کچھہ کہا لینا مباح ہے ۔ اسی کی طرف امام محمد کے اس قول کا کہ مردار اور خنزیر کو شرع ہی نے حرام کیا ہے اشارہ پایا جاتا ہے انہون نے سب چیزون کو مباح الاصل قرار دیا ہے اور حرمت اشیاء کو نہی شارع کے سبب عارضی ٹھہرایا ہے یہی جبائی اور ابوہاشم اور ظاہریہ کا قول ہے اور ہمارے بعض اہل مذہب اور امام شافعیؒ کے بعض پیرو اور بغداد کے معتزلہ قائل ہین کہ اصل حکم تمام چیزون مین ممانعت ہے اشعریہ اور اکثر اہلحدیث کا مذہب توقف ہے وہ کہتے ہین جسکو کسی چیز کی نسبت شرع سے جواز کا حکم نہ پہونچے وہ اُسکے کہانے سے توقف کرے۔

ایسا ہی مسلم الثبوت(۴) کے متن اور حاشیہ منہیہ(۵) اور ملا مبین کے حاشیہ مسلم مین تمام چیزون کے اصلی حکم حرمت یا اباحت کی نسبت علماء کا اختلاف بیان کیا اور اس مین مذہب اہلحدیث کو مذہب حنفیہ وشافعیہ کے مقابلہ مین ذکر کیا ہے اس مقام مین حاشیہ ملا مبین کی عبارت باترجمہ نقل کیجاتی ہے۔

واما الخلاف المنقول عن اهل السنة ان الاصل في الاحكام الاباحة اي ليس في الفعل ثواب ولا في الترك عقاب كما هو اي الاصل الاباحة مختار اكثر الحنفية والشافعية قال الحاشية منهم العراقيون قالوا واليه اشار محمد فيمن هدد

اہل سنت کا یہ اختلاف کہ اصلی حکم اباحت ہے جسکے عمل پر نہ ثواب ہو نہ عذاب جیسے اکثر حنفیہ وشافعیہ کا مذہب ہے مصنف کی حاشیہ

بالقتل على اكل الميتة وشرب الخمر فلم يفعل حتى قتل بقول خفت ان يكون آثما لان اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهي كذا في التقرير انتهى او الاصل الحظر كما ذهب اليه اى الى الحظر غيرهم اى غير اكثر الحنفية والشافعية قال في الحاشية منهم ابو منصور الماتريدي وصاحب الهداية وعامة اهل الحديث

(حاشیہ مسلم ملا مبین)

مین کہا ہے کہ عراقی فقہا (حنفیہ) اسی مذہب والون مین ہین وہ کہتے ہین اسی مذہب اباحت کیطرف امام محمد نے بھی اپنے اس قول مین اشارہ کیا ہے کہ جسکو مردار کھانے یا شراب پینے پر قتل سے کوئی ڈراوے اور وہ مردار نہ کھائے اور شراب نہ پیئے تو مجھے خوف ہے کہ وہ گناہگار ہوگا۔ کیونکہ مردار و شراب تو صرف حکم شرع سے حرام ہوئے ہین۔ اس قول مین انہون نے اباحت کو اصلی ٹھہرایا ہے اور حرمت کو عارضی۔ یا وہ اصل حکم ممانعت ہے چنانچہ اکثر حنفیہ و شافعیہ کے سوا اور لوگ قائل ہین۔ ان کی تمثیل مین مصنف نے حاشیہ منہیہ مین کہا ہے کہ از انجملہ امام ابو منصور ماتریدی اور صاحب ہدایہ ہین اور اکثر اہلحدیث۔

(۶) اشباہ والنظایر اور (۷) حموی شرح اشباہ والنظایر مطبوعہ کلکتہ مین صفحہ ۱۰۰ کہا ہے کہ بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ اصل حکم اشیاء کا حرمت ہے ان کی دلیل یہہ ہے کہ ملک غیر مین بلا اذن اسکو تصرف جائز نہین ہے۔

وقال بعض اهل الحديث الاصل فيها الحظر ودليله ان التصرف من ملك الغير بغير اذنه لا يجوز۔

(حموی شرح اشباہ والنظایر ص ۱۰۰)

(۸) اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی کتاب الذبائح مین صفحہ ۱۵۳ کہا ہے اگر کوئی معترض کہے کہ تمکو اپنا (اہل سنت حنفیہ شافعیہ وغیرہ کا) سیدھے راہ پر ہونا کیونکر معلوم ہوا حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ شیعہ خارجی وغیرہ بھی دعوی کرتے ہین اس کے

(فان قلت ما وقوفك على انك على صراط مستقيم وكل واحد من هذه الفرق يدعي انه عليه قلت ليس ذلك بالادعاء والتشبث باستعمال الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة هذه الصنعة علماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح الاحاديث في امور رسول الله صلعم واحواله وافعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم باحسان مثل امام البخاري ومسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل المشرق والمغرب على صحة ما اورده في كتبهم من امور النبي صلعم واصحابه رضي الله عنهم

جواب مین مین کہونگا کہ یہ بات صرف دعوی اور وہم کے ساتھ تمسک کرنے سے نہین ہے بلکہ اس امر کے پرکھنے والون او اہل حدیث کی نقل کی شہادت سے ہے جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ وتابعین کے احوال و افعال واقوال مین حدیثین جمع کی ہین ۔

(۸) اور ملا علی قاری کی شرح فقہ اکبر مین ہے کہ از انجملہ ایک یہہ مسئلہ ہے کہ مقلد کا (جو خدا کو بلا دلیل مانے) ایمان معتبر و درست ہے امام حنیفہ رح وسفیان ثوری وامام مالک واوزاعی وشافعی واحمد اوراکثر فقہا

منها ان ايمان المقلد الذي لا دليل معه صحيح قال ابو حنيفة وسفيان الثوري ومالك والاوزاعي والشافعي واحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث رحمهم الله ولكنه عاص بترك الاستدلال الخ (شرح فقه اكبر)

اور اہل حدیث کہتے ہین کہ اسکا ایمان صحیح ہے مگر وہ مقلد تارک بدلیل کے ترک کرنیسے گناہگار رہے ۔

اور رد المختار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۹۳ وصفحہ ۳۰۹ فتح القدیر سے نقل کیا ہے کہ خوارج جو مسلمانون کی خونریزی اور

وذكر في فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث

مالون کو حلال سمجھتے ہین اور صحابہ کو کافر بتاتے ہین اکثر فقہا اور اہل حدیث کے نزدیک باغیون کے حکم مین ہین بعض

حکم البغاة و ذهب بعض اهل الحديث الى انهم مرتدون قال ابن المنذر ولا اعلم احداً وافق اهل الحديث على تكفيرهم وهذا يقتضى نقل اجماع الفقهاء۔

(رد المختار ص۲۹۳ و ص۳۰۹ جلد ۳)

اہلحدیث یہ کہتے ہیں کہ وہ مرتد ہیں امام ابن المنذر فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ان اہلحدیث کا اس تکفیر خوارج میں کوئی اور موافق و ہم خیال گذرا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہا کا عدم تکفیر پر اجماع ہے۔

لنا ان القنوت للنازلة مستمر لم ينسخ وبه قال جماعة من اهل الحديث وحملوا عليه حديث ابى جعفر عن انس ما زال يقنت حتى فارق الدنيا اى عند النوازل۔

(فتح القدير ص۱۸۸)

اور فتح القدیر (۱۰) جلد اول مطبوعہ لکھنؤ میں بصفحہ ۱۰۸ کہا ہے کہ حوادث کے وقت نمازوں میں دعا قنوت پڑھنا برابر جاری رہا ہے اور منسوخ نہیں ہوا۔ اور اسی امر کی ایک جماعت اہلحدیث قائل ہے اور انہوں نے حدیث انس کو کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہوئے اس قنوت حوادث پر محمول کیا ہے۔

اور بحر الرائق (۱۱) کی جلد اول میں بصفحہ ۲۶۴ کہا ہے کہ شرح نقایہ (۱۲) میں بحوالہ غایہ (۱۳) بیان کیا ہے کہ اگر مسلمانوں پر

فى شرح النقاية معزيا الى الغاية وان نزل بالمسلمين نازلة قنت الامام فى صلوة الجهر وهو قول الثورى واحمد وقال جمهور اهل الحديث القنوت عند النوازل مشروع فى الصلوة كلها۔

(بحر الرائق ص۲۶۴)

کوئی حادثہ واقع ہو تو امام جہری نمازوں میں دعا قنوت پڑھے اور یہی سفیان ثوری اور امام احمد حنبل کا قول ہے اور اکثر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ حوادث کے وقت سبھی نمازوں میں سری ہوں خواہ دعا قنوت مشروع ہے۔

اور مستملی (۱۴) کی جلد اوّل میں بصفحہ ۲۰۴ حنفی مذہب میں بجز وتر دعا قنوت کا

او يحمل على قنوت النوازل كما اختاره

مسنون نہ ہونا بیان کرکے کہا ہے کہ جس قنوت کا

بعض اهل الحديث انه عليه الصلوة والسلام لم يزل يقنت في النوازل (مستملی صفحہ ۲۲)

ذکر حدیث میں ہے اس سے وہ قنوت مراد ہی جو حوادث کے وقت پڑھا جاتا ہے چنانچہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔

اور رد المختار مطبوعہ مصر کی جلد اول مین صفحہ ۴۵۱ ۔ اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی جلد

وقيل في الكل قد علمت ان هذا لم يقل به الا الشافعي وعزاه في البحر الى جمهور اهل الحديث فكان ينبغي عزوه اليهم لئلا يوهم انه قول في المذهب ۔ (رد المختار و طحطاوی)

اول مین صفحہ ۴۴ کہا ہے کہ یہ جو در مختار مین کہا ہے کہ بقول بعض سبھی نمازون مین (سری ہون خواہ جہری) قنوت پڑھے اس سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول بھی حنفی مذہب مین ہے مگر یہ تو جان چکا ہی

کہ اس مسئلہ کا بجز شافعی کوئی امام قائل نہین ۔ اور بحر الرائق مین اس مسئلہ کو جمہور اہلحدیث کیطرف منسوب کیا ہے اسصورت مین صاحب در مختار کو مناسب تھا کہ اس مسئلہ کو امام شافعی اور اہلحدیث کی طرف منسوب کرتا تا کہ اسکے کلام سے یہ وہم نہو تا کہ یہ حنفی مذہب مین ایک قول ہے ۔

اور خلاصہ کیدانی (۱۵) مین ہے نماز مین دسوان فعل حرام (حنفی مذہب مین)

العاشر الاشارة بالسبابة كاهل الحديث (خلاصہ کیدانی)

انگلی سے اشارہ کرنا ہے جیسے اہل حدیث کرتے ہین ۔

علامہ تفتازانی کی شرح خلاصہ کیدانی (۱۶) مین ہے رفع یدین اس محل مین جہان

ورفع اليدين في غير ما شرع اراد به نفي الرفع بعد الركوع في القومة الى الصدر نحو القبلة كما يرفع للدعاء (شرح خلاصۃ کیدانی)

شرع کا حکم نہین اس سے رکوع کے بعد قومہ مین رفع یدین کرنے کی جیسا کہ شافعی اور اہلحدیث کرتے ہین نفی کرنا مراد ہے ۔ کیونکہ وہی لوگ قومہ مین سینہ تک قبلہ کی طرف ہاتھ اٹھاتی

ہین جیسے دعا مین اٹھائے جاتے ہین۔

یہہ سولہ کتب مذہب حنفی کی عبارتین ہین جن مین متوفی علما حنفیہ متقدمین و متاخرین کی اس امر پر شہادتین پائی جاتی ہین کہ ان علماء نے ایک خاص فرقہ کو جو نہ حنفی کہلاتا نہ شافعی اہلحدیث کہا ہے اور حنفیہ و شافعیہ وغیرہ اہل مذاہب کے مقابلہ مین اُن کا ذکر کیا ہے۔

ایسی ہی ہمنے موجودہ علماء حنفیہ ہندوستان و پنجاب کے (جن مین بعض علماء کا حنفی مذہب مین پیشوا ہونا تمام ہندوستان مین مسلم ہے اور بعض علماء کا پنجاب مین) شہادتین حاصل کی ہین۔ ان علماء کے نام نامی ہم تب ظاہر و مشتہر کرینگے جب ان کے فتوے کی نسبت اور علماء حنفیہ کی بلا روسے رعایت رائے حاصل کرلین گے۔ اور اُن کے انصاف و بے تعصبی کا امتحان کرین گے۔ بالفعل صرف ان کا فتوی ذیل مین نقل کرتے ہین۔

سوال

اہلحدیث قدیم ہین یا جدید اور ان کا یہ خطاب فقہاء حنفیہ وغیرہ نے اپنی کتابون مین مسلم رکھا ہے یا نہین۔

جواب

اہلحدیث قدیم ہین جنکے اکابر امام بخاری و امام مسلم وغیرہ ہین۔ اور یہ خطاب اُن کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے اور اپنی پُرانی کتابون مین انکے حق مین استعمال کیا ہے شرح نقایہ۔ بحر الرائق۔ طحطاوی۔ فتح القدیر۔ اشباہ و النظایر۔ مستملی وغیرہ مین بذیل مسئلہ قنوت نوازل۔ اور فتاوی حمادیہ مین بضمن کتاب الحدود۔ اور طحطاوی مین بذیل کتاب الذبایح۔ اور حاشیہ صحیح مسلم مین بضمن مسئلہ حکم قبل بعثت۔ در مختار۔ و شامی۔ و صراط مستقیم وغیرہ مین اس گروہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے۔“

ان شہادتون کو پڑھکر پاینکہ موجودہ مسلمانان ہندوستان و پنجاب سی جو غالباً حنفی المذہب

ہین ہرگز ممکن و متوقع نہین ہے کہ وہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے پر دل آزردہ ہون اور
اُن کے اس خطاب مین اپنے اہلحدیث ہونے کیطرف اشارہ سمجھین یہہ ہوتا تو وہ اس خطاب کو
اپنے لئے مقرر کرتے اور اپنے سوائے کیکو اہلحدیث نہ کہتے خصوصاً بالمقابلہ جسمین وہ اپنے
آپ کو فقہاء و حنفی و شافعی کہتے ہین اور اپنے مقابلہ مین ایک فرقہ کو اہلحدیث کے خطاب
سے یاد کرتے ہین - اس سے کس و ناکس کو بشرطیکہ فہم و انصاف رکھتا ہو یقیناً سمجھہ مین آسکتا
ہے کہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے سے وہ اپنی توہین نہین سمجھتے -

ایک شہادت اس مقام مین ایسے شخص کی پیش کی جاتی ہے جو نہ حنفی کہلاتا ہے نہ شافعی
بلکہ عام مسلمانون مین اسکا مذہبی خطاب کچھ اَور ہی ہے و لہذا اسکی شہادت عام اہل اسلام پر
مؤثر نہین و لیکن چونکہ اسکی رائے گورنمنٹ کی نظر مین وقعت و اعتبار سے دیکھی جاتی اور
وہ ایک اسلامی رائے سمجھی جاتی ہے - لہذا اس کی شہادت اس مقام مین پیش کرنا فائدہ
سے خالی نہین -

وہ آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر سی - ایس - آئی ہین جو اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر
مین صاف فرماتے ہین کہ اہل حدیث اُس گروہ پُرانا کا نام ہے - جس سے وہ زمانہ تقرر
مذاہب اربعہ مین مشہور تھے -

اصل کلام آنرایبل یہہ ہے

مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشا صرف
ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کی دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت
علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اُس کے چار فرقہ قائم کئے گئے یعنی حنفی و شافعی و مالکی
و حنبلی اور کچھ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسی کے
مسلک کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے

تو اونہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین کو کسی ایک فرقہ کی تمام مسلکون کو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تھے اونکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اسی جبری حکم کے باعث سے آزادانہ رائے کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہراً اُن کی یہ جرات نہ تھی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اس زمانہ مین اہل حدیث کہلاتے تھے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسلکون کے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکورۃ الصدر اور زیادہ تشدد کے ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخرکار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا ایک بڑا اصول ہوگیا اور پھر اہلحدیث سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیئے گئے - غرضکہ سنہ ۱۷ء کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی"۔

اس شہادت سے بھی ہمارے دعوی کا جز اول کہ "اس گروہ کا یہ خطاب قدیم ہے" بخوبی ثابت ہے گو اسکا جز ثانی کا کہ اس خطاب سے اَورونکی دل آزردگی متصور نہین اسمین صریح ثبوت نہین ہو

بالجملہ اس بیان سے ہماری پہلی دلیل کی کافی تفصیل ہوئی اور یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ اس گروہ کا خطاب اہلحدیث خود ان ہی لوگون کے پرانی اور نئے کتب مذہبی مین تجویز و مسلم ہوچکا ہے جنکی دل آزردگی کا اندیشہ و خطرہ ناواقفون کے خیال مین گذرتا ہے - اور درحقیقت یہ خطاب ان کی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا اگر وہ اپنے کتب و مذہب کے پابند رہین اور اپنے مقتداؤن کو عزت و تسلیم کی نگاہون سے دیکھین -

دوسری دلیل

اہلحدیث کا اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا اس غرض و مراد سے نہین کہ حدیث نبوی سے خاصکر ان ہی لوگون کو تعلق ہے - دوسرے اسلامی گروہ حنفی شافعی وغیرہ حدیث سے سروکار نہین رکھتے (جس سے ان گروہون کی دل آزردگی متصور ہو) بلکہ ان کا اہلحدیث کہلانا اس نیت و مراد سے ہے کہ وہ زیادہ تر نقل و روایت حدیث سے مشغول رہتے ہین - اور استنباط مسایل خفیہ کیطرف توجہ کم رکھتے ہین - اور تخریج اقوال ایمہ مذاہب سے کام نہین رکھتے اور بلا واسطہ ایمہ مجتہدین ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور کسی مذہب حنفی شافعی کیطرف منسوب ہونے کو ضروری نہین جانتے - جیسا کہ دوسری اسلامی فرقہ جو فقہاء یا اہل الرائے کہلاتے ہین زیادہ تر استنباط و تخریج سے مشغول رہتے ہین اور نقل و روایت حدیث کی طرف کم توجہ رکھتے ہین اور حدیث پر بواسطہ مجتہدین عمل کرتے ہین اور مجتہدین کے اقوال سے تخریج مسایل کرتے ہین اور اسی وجہ سے وہ اپنے آپ کو مجتہدین کیطرف منسوب کر کے حنفی شافعی وغیرہ کہلاتے اور ان ہی القاب کو اپنا مذہبی خطاب ٹھہراتے ہین - بجائے ان خطابات کے وہ اہلحدیث کہلانا نہین چاہتے اور نہ کہلاتے ہین -

اس بیان کی تصدیق و تائید مین ہم ایسے شخص کی شہادت پیش کرتے ہین جسکو ہندوستان کے سبھی اہل مذاہب سنیہ کیا اہلحدیث اور کیا حنفیہ وغیرہ اپنا مقتدا پیشوا سمجھتے ہین اور ان کی تحقیق و کلام کو مستند خیال کرتے ہین - وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث و فقیہ دہلوی ہین - جو حنفی خاندان مین ہوئے - اور فقہ و حدیث دونون مین اعلے رتبہ کمال کو پہنچے - اور اسی وجہ سے اہلحدیث و اہل فقہ دونو گروہ مین وہ امام تسلیم کئے گئے ہین -

اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۴۹ سے صفحہ ۱۵۷ تک ایسی تقریر

کی ہے جو ہمارے بیان کے لفظ بلفظ مصدق ہے بلکہ سچ پوچھو تو ہمارا کلام اسی بیان سے مستفاد ہے۔

ہم اس کلام کو اپنے ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد اول کے متعدد نمبرون (۸-۹-۱۰) مین تمام نقل کر چکے ہین۔ اس مقام مین اپنی عادت عدم تکرار کے موافق اس کا خلاصہ نقل کرتے ہین جن شائقین کو ملاحظہ تمام کلام کا شوق ہو وہ حجۃ اللہ البالغہ ملاحظہ کرین وہ میسر نہو تو ضمیمجات اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ جلد ۱ طلب فرما کر ملاحظہ فرمائین۔ جناب ممدوح بصفحہ ۱۵۰ کتاب مذکور فرماتے ہین۔ اہل حدیث و اصحاب الراے مین

باب الفرق بین اهل الحدیث واصحاب الرأی اعلم انه کان من العلماء فی عصر سعید بن المسیب وابراهیم والزهری وفی عصر مالك وسفیان و بعد ذلك قوم یکرهون الخوض بالرأی ویهابون الفتیا والاستنباط الا لضرورة لا یجدون منها بدا وکان اکبر همهم روایة حدیث رسول الله صلعم × × × × × فوقع شیوع تدوین الحدیث والاثر فی بلدان الاسلام وکتابة الصحف والنسخ من حاجتهم لموقع عظیم فطاف من ادرك من عظائهم ذلك الزمان بلاد الحجاز والشام والعراق والمصر والیمن والخراسان و

فرق کا بیان۔ جو علما سعید بن مسیب و زہری و مالک و سفیان وغیرہ کے ہم عصر تھے وہ سب بلا ضرورت شدید قیاس و استنباط و فتویٰ کو پسند نہ رکھتے تھے۔ انکا خیال بہت اسطرف رہتا کہ جب کوئی ان سے سوال کرتا اسکے جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث نقل کرتے + + + پھر احادیث کی تصنیف و تالیف شروع ہوئی اور حدیث کی کتابت جاری ہوئی اور اکثر علما ملک حجاز۔ شام عراق۔ مصر۔ یمن کے شہرون مین پہنچے اور کتب احادیث بہم پہنچا کر تالیف کرنے لگے پس انکی کوشش و اہتمام سے اسقدر حدیثین جمع ہوئین جو پہلے نہ تھین اور حدیث کی اسنادمین اسقدر کثرت

وجمعوا الكتب وتتبعوا النسخ واجتمع
باهتمامهم اولئك من الحديث والآثار
مالم يجتمع لاحد قبلهم وتيسر لهم مالم
يتيسر لاحد قبلهم وخلص اليهم من
طرق الحديث شئ كثير حتى كان يكثر
من الاحاديث عندهم مائة طريق
فما فوقها وظهر عليهم احاديث صحيحة
كثيرة لم تظهر على اهل الفتوى من
قبل - × × × فكان رؤس
هولاء عبد الرحمن بن مهدى ويحيى
بن سعيد القطان ويزيد بن هارون
وعبد الرزاق وابو بكر بن ابى شيبه
ومسدد وهناد واحمد بن حنبل و
اسحاق بن راهويه والفضل بن
دكين وعلى بن المدينى واقرانهم
وهذه الطبقة هى الطراز الاول من
طبقات المحدثين فرجع المحققون
منهم بعد احكام فن الرواية ومعرفة
مراتب الاحاديث الى الفقه فلم يكن
عندهم من الرأى ان يجتمع على تقليد
رجل من مضى مع ما يرون من الاحاديث

ہوئی کہ ایک ایک حدیث سو سو سند سے بہم
پہنچنے لگی اور حدیث کا موقع کہ وہ شاذ ہے
یا مشہور انکو معلوم ہوا اور ان کو بہت سی
ایسی حدیثیں صحیح معلوم ہوئیں جو پہلے اہل
فتویٰ پر مخفی تہیں × × × اس
طبقہ کے سردار یہہ لوگ تھے عبد الرحمن بن
مہدی - یحیی ابن سعید - یزید بن ہارون
عبد الرزاق - ابو بکر بن ابی شیبہ -
مسدد - ہناد - احمد بن حنبل - اسحاق بن
راہویہ - فضل بن دکین - علی بن مدینی
وغیرہ - یہ طبقہ محدثین کے طبقات سے
اوّل نشان تھے - اس طبقہ کے محقق لوگ
فن روایت کو مضبوط کرنے اور مراتب
حدیث پہنچانے کے بعد فقہ کی طرف متوجہ
ہوتے ان کے نزدیک فقہ اسکا نام نہ تھا
کہ کسی ایک شخص کی تقلید کیجاوے باوجودیکہ
مذاہب متقدمین سے ہر مذہب میں احادیث
و آثار متناقضہ نظر آرہے ہیں - پس وہ
کتاب اللہ و سنت رسول و آثار صحابہ و
اقوال تابعین و مجتہدین کے سبب تفیے اعد
ذیل تفحص کرنے لگے -

والآثار المتناقضة في كل مذهب
من ثلاث المذاهب فاخذوا يتتبعون
احاديث النبي صلعم وآثار الصحابة
والتابعين والمجتهدين على قواعد
احكموها في نفوسهم وانا ابينها لك في
كلمات يسيرة كان عندهم انه اذا
وجد في المسئلة قران ناطق فلايجوز
التحول منه الى غيره واذا كان القران
محتملاً لوجوه فالسنة قاضية عليه
فاذا لم يجدوا في كتاب الله اخذوا
سنة رسول الله صلعم سواء كان
مستفيضاً دايرا بين الفقهاء او
يكون مختصا باهل بلد او اهل بيت
او بطريق خاصة وسواء عمل بالصحابة
والفقهاء اولم يعملوا به ومتى كان
في المسئلة حديث فلايتبع فيها خلاف
اثر من الآثار ولا اجتهاد احد من
المجتهدين واذا افرغوا جهدهم في
تتبع الاحاديث ولم يجدوا في المسئلة
حديثاً اخذوا باقوال جماعة من
الصحابة والتابعين ولايتقيدون

(۱) ان کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسئلہ مین
قران ناطق پاتے تو پھر کسی کی طرف توجہ
نہ کرتے ۔ اور اگر قران کئی معانی کا محتمل
ہوتا تو قران کا فیصلہ حدیث سے کرتے ۔
(۲) جب کتاب اللہ مین کوئی حکم نہ پاتے تو وہ حکم
سنت (یعنی حدیث) سے لیتے خواہ وہ حدیث فقہا مین مشہور
ہوتی خواہ کسی شہر یا لوگون سے مخصوص ہوتی ۔
کسی صحابی یا تابعین کے نزدیک معمول بہ
ہوتی خواہ نہ ہوتی جب وہ کسی مسئلہ مین
حدیث پاتے تو پھر اثر صحابی و اجتہاد مجتہد
(جو اسکے خلاف ہوتا) کے پیچھے نہ جاتے
(۳) اور جب باوجود بہت تلاش و نہایت
کوشش کے کوئی حدیث نہ پاتے تو جماعت
صحابہ و تابعین کے اقوال کو لیتے بلا خصوصیت
اسکے کہ وہ کسی قوم یا شہر یا گھر کے لوگ ہون
جیسا کہ ان سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے ۔
پس جس امر پر اکثر خلفا و فقہاء کے اقوال
متفق ہوتے اسپر اعتماد کرتے اگر کسی امر
مین علماء کا اختلاف پاتے تو ان مین سے
جو بڑا عالم یا متقی یا بہت ضابط ہوتا اسکے
قول کو اعتبار کرتے ۔ اور جس مسئلہ مین

يقوم دون قوم ولا بلد دون بلد
كما كان يفعل من قبلهم فان اتفق جمهور
الخلفاء والفقهاء على شئ فهو المقنع
وان اختلفوا اخذ بحديث اعلمهم
واورعهم ورعاً واكثرهم ضبطاً او ما اشتهر
عنهم فان وجد شيئاً يستوى فيه
قولان فهى مسئلة ذات قولين فان
عجزوا عن ذلك ايضاً تاملوا فى عمومات
الكتاب والسنة وايماءاتهما واقتضاءاتهما
وحملوا نظير المسئلة عليها فى الجواب
اذا كانتا متقاربتين بادى الرأى
لا يعتمدون فى ذلك على قواعد من
الاصول ولكن على ما يخلص الى الفهم
ويثلج به الصدر كما انه ليس ميزان
التواتر عدد الرواة ولا حالهم ولكن
اليقين الذى يعقبه فى قلوب الناس
كما نبهنا على ذلك فى بيان حال الصحابة
وكانت هذه الاصول مستخرجة
عن صنيع الاوائل وتصريحاتهم۔
۱۵۵
وكان ترتيب الفقه على هذا الوجه
يتوقف على جمع شئ كثير من الاحاديث

دو قول مساوی پاتے اسکو دو طرح کا
مسئلہ قرار دیتے۔
(۴) اور اگر ایسا مسئلہ بھی نہ پاتے تو کتاب
و سنت کے عموم و اشارہ و اقتضاء وغیرہ
مین تامل کرتے پس جو نص سے سمجھ مین
آتا اس کی نظیر کو اسپر محمول کرتے اگر دونو
کو بادی الرائے مین باہم ملتا جلتا دیکھتے
اسباب مین وہ قواعد اصولی پر بھروسہ
نکرتے بلکہ اپنی سمجھ اور دل کے اطمینان
پر اعتماد کرتے چنانچہ تواتر مین مدار صدق
و اعتبار راویون کی کثرت اور عدالت
نہین بلکہ طمانیت و یقین قلب ہے جیسا کہ
ہم نے تفصیل حال صحابہ کے ضمن مین
بیان کیا ہے اور اس طور پر فقہ بنانا بہت
سی جمیعت احادیث و آثار پر موقوف ہے
یہان تک کہ امام احمد حنبلؒ سے کسی نے
پوچھا کہ فتویٰ دینے کے لئے انسان کو
ایک لاکھ حدیث کافی ہے؟ آپ نے
فرمایا نہین ہے آخر کہا گیا کہ پانچ لاکھ حدیث
کافی ہے۔ آپ بولے ہان امید کرتا ہون
ایسا ہی کتاب غایۃ المنتہیٰ مین بیان کیا ہے

والآثار حتى سُئل احمد يكفي للرجل مائة
الف حديث حتى يفتي قال لا حتى قيل
خمس مائة الف قال ارجو كذا في غاية
المنتهى ومراده الافتاء على هذا الاصل
ثم انشأ الله تعالى قرناً آخر فرأوا اصحابهم
قد كفوا مؤنة جمع الاحاديث وتمهيد
الفقه على اصولهم فتفرغوا الفنون
اخرى كتمييز الحديث الصحيح المجمع عليه
بين كبراء اهل الحديث كيزيد بن
هارون ويحيى بن سعيد القطان واحمد
واسحاق واضرابهم وكجمع احاديث
الفقه التي بنى عليها فقهاء الامصار
وعلماء البلدان مذاهبهم وكالحكم على
كل حديث بما يستحقه وكالشاذة والفاذة
من الاحاديث التي لم يرووها او طرقها
التي لم يخرجوا من جهتها الاوائل مما فيه
اتصال او علو سند او رواية فقيه عن
فقيه او حافظ عن حافظ ونحو ذلك
من المطالب العلميه - وهؤلاء هم
البخاري ومسلم وابو داؤد وعبد بن
حميد والدارمي وابن ماجة وابو يعلى

اس سے انکی مراد ان اصول و قواعد کے
موافق فتوی دینا ہے جنکا بیان اوپر ہو چکا
ہے -
انکے بعد خدا تعالی نے اور (محدث)
لوگون کو پیدا کیا - اونہون نے دیکھا کہ
ہم سے پہلے محدثون نے حدیث کو جمع کر دیا
ہے اور قواعد اہل حدیث کے موافق فقہ
کی بنا بھی قایم کر دی ہے تو انہون نے
اور علوم حدیث کے لئے فارغ ہوکر اہتمام
کیا جیسے حدیث صحیح کو جسپر اکابر اہلحدیث
(امثال یزید بن ہارون ویحیی بن سعید
واحمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ) کا
اتفاق ہو غیر سے علیحدہ وممیز کرنا اور ان
احکامی وفقہی احادیث کو جنپر مجتہدین
وفقہا ربلاد نے اپنے مذہب کی بنا قایم
کی ہے اکٹھا کرنا اور ہر ایک حدیث پر اسکے
موافق حکم لگانا اور شاذ و نادر حدیثون کو
جنکو پہلون نے روایت نہین کیا یا انکی
خاص اسنادون سے تعرض نہین کیا - اور
ان مین اتصال یا علو اسناد یا فقیہ کی فقیہ
سے یا حافظ الحدیث کے حافظ الحدیث سے

والترمذی والنسائی والدارقطنی والحاکم
والبیهقی والخطیب والدیلمی وابن عبدالبر
وامثالهم وکان اوسعهم علماً عندی
وانفعهم تصنیفاً واشهرهم ذکراً رجال
اربعة متقاربون فی العصر اولهم
ابوعبدالله البخاری وثانیهم مسلم
النیشاپوری وثالثهم ابوداؤد
السجستانی ورابعهم ابوعیسی الترمذی
× × × وکان بازاء هولاء فی
عصر مالک وسفیان وبعدهم قوم لایکرهون
المسائل ولایهابون الفتیا ویقولون
علی الفقه بناء الدین فلابد من
اشاعته ویهابون روایة حدیث
رسول صلعم والرفع الیه حتی قال الشعبی
علی من دون النبی صلعم احب الینا
فان کان فیه زیادة اونقصان کان
علی من دون النبی صلعم وقال ابراهیم
اقول قال عبدالله وقال علقمة احب
الینا - وکان ابن مسعود اذا حدث
عن رسول الله صلعم تربد وجهه و
قال هکذا اونحو هکذا اونحوه

روایت پائی جاتی ہے یا ایسے ہی اور علمی
مطالب انکو بیان کرنا - وہ لوگ یہ آئمہ
ہین امام بخاری - مسلم - ابوداؤد - عبد
بن حمید - دارمی - ابن ماجہ - ابویعلی
ترمذی - نسائی - دارقطنی - حاکم بیہقی
خطیب (بغدادی) دیلمی ابن عبدالبر
اوران کے امثال واقران ان سب مین
سے ہمارے خیال بڑے وسیع العلم اور
تصنیف سے خلایق کو نفع رسان اور مشہور
چار شخص ہین جو باہم قریب زمانہ تھے -
اول ابوعبد بخاری دوم امام مسلم نیشاپوری
تیسرے امام ابوداؤد السجستانی - چوتھے
امام ابوعیسی ترمذی - × × ×
ان لوگون کے مقابلہ مین امام مالک اور
سفیان کے زمانہ مین اوران کے پیچھے ایسے
لوگ بھی ہوئے (جو استنباط واجتہادی)
مسایل بتانے اور فتوی دینے سے نہ ڈرتے
اور یہ خیال کرتے کہ دین کی بنا فقہ (و اجتہاد)
پر ہے اسکی اشاعت ضرور چاہیے اور آنحضرت
سے حدیث کرنے سے ڈرتے شعبی کا قول
ہے کہ آنحضرت سے ورے کسی اور کا قول

× × × فوقعوا تدوين الحديث والفقه
والمسائل من حاجتهم بموقع من وجه آخر
وذلك انه لم يكن عندهم من الاحاديث
والآثار ما يقدرون به على استنباط
الفقه على الاصول التي اختارها اهل
الحديث ولم تنشرح صدورهم للنظر في اقوال
علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا
انفسهم في ذلك وكانوا اعتقدوا في ائمتهم
انهم في درجة العليا من التحقيق وكان قلوبهم اميل شيء
الى اصحابهم × × × × فمهد والفقه
على قاعدة التخريج وذلك ان يحفظ كل حد
كتاب من هو لسان اصحابه واعرفهم باقوال
القوم واصحهم نظرا في الترجيح فيتامل في
كل مسئلة وجه الحكم فكلما سئل عن شيء
او احتاج الى شيء رأى فيما يحفظ من تصريحات
اصحابه فان وجد الجواب فبها والا
نظر الى عموم كلامهم فاجراه على هذه
الصورة او اشارة ضمنية لكلام فاستنبط
منها وربما كان لبعض الكلام ايماء و
اقتضاء يفهم المقصود وربما كان
للمسئلة المصرح بها نظير يحمل عليها وربما

بیان کرنا مجھے پسند ہے کیونکہ اسمین کمی بیشی
بھی ہوجائے تو اسی (وبال) سے الشخص پر
ہوگی نہ رسول اللہ پر ابراہیم کا قول ہے کہ مین
جواب مسائل مین صرف یہ کہدون کہ عبد اللہ
نے یون کہا ہے تو مجھے بہت پسند ہے -
اور ابن مسعود جب حدیث آنحضرت سے روایت
کرتے انکا چہرہ (کمی بیشی ہو جانے کے خوف
سے) متغیر ہوجاتا اور یہ کہتے کہ آنحضرت نے
ایسا فرمایا ہے یا مثل اسکی اور کچھہ ×
× × پس حدیث اور فقہ اور مسائل کی
تصنیف انکی حاجت کے مطابق اور طور سے
ہوئے جسکا بیان یہ ہے کہ ان کے پاس احادیث
وآثار تو اسقدر نہ تھے جس سے وہ اہل حدیث
کے اصول پر استنباط مسایل فقہ کرسکتے اور
علما کے اقوال مین نظر اور بحث کرنا انہون نے
پسند نہ کیا اس امر مین وہ اپنی نسبت بدگمان
رہے اور اپنے آپکو اس امر کے لایق نہ سمجھے اور اپنے
ائمہ کے حق مین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ بڑی
عالی رتبہ تحقیق پر تھے - اور ان کے دل
ان کی طرف بہت مائل تھے - × × ×
انہون نے اس قاعدہ تخریج (بات سے بات نکالنی)

نظروا فی علۃ الحکم المصرح بہ بالتخریج
او بالیسر والحذف فادار وا حکمہ علی
غیر المصرح بہ وربما کان لہ کلامان
لو اجتمعا علی ھیئۃ القیاس الاقترانی
او الشرطی انتجا جواب المسئلۃ وربما
کان فی کلامھم ماھو معلوم بالمثال
والقسمۃ غیر معلوم بالحد الجامع
المانع فیرجعون الی اھل اللسان و
یتکلفون فی تحصیل ذاتیاتہ وترتیب
حد جامع مانع لہ وضبط مبہمۃ تمیز
مشکلہ وربما کان کلامھم محتملا لوجھین
فینظرون فی ترجیح احد المحملین وربما
یکون تقریب الدلایل خفیاً فیبینون
ذلک وربما استدل بعض المخرجین
من فعل ائمتھم وسکوتھم ونحو ذلک
فہذا ھو التخریج ویقال لہ القول المخرج
لفلان کذا ویقال علی مذھب فلان
او علی اصل فلان او علی قول فلان
جواب المسئلۃ کذا وکذا ویقال لھولاء
المجتہدون فی مذھب وعنی ھذا
الاجتہاد علی ھذا الاصل من قال من

پر فقہ کی پٹری جمائی تخریج کی صورت یہ ہے کہ
کسی ایسے شخص کی جو اقوال مذاہب ائمہ سے خوب
واقف ہو کتاب کو یاد کر لیا اور ہر مسئلہ میں حکم کسو جگہ
صحیح رکھا پس جب کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اگر
اس کتاب میں ایمہ کا صحیح قول پایا تو اسکو جواب
میں پڑھ سنایا یا نہیں تو کسی قول کے عموم کو
دیکھا اسمیں وہ مسئلہ داخل سمجھا تو اسپر وہ حکم
جاری کیا اور اگر اس قول میں کوئی اشارہ پایا
تو اس سے مسئلہ نکال لیا اور بعض اقوال میں کچھ
اقتصار و ایما بھی پائی جاتی ہے جس سے
مطلب کا سمجھنا ممکن ہوتا ہے اور بعض مسایل
کی نظیر ملجاتی ہے جسپر وہ مسئلہ محمول ہو سکتا ہے
اور کبھی علما ائمہ کے کسی صریح حکم سے علت
نکالتے ہیں اور اسپر اسکی نظیر کو قیاس کرتے ہیں
اور بعضے اماموں کے ایسے دو قول پائے جاتے
ہیں جنکو بطور قیاس اقترانی یا شرطی ملانے سے
جواب مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مجتہد کی
کلام میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو بطور مثال
معلوم ہوتی ہیں انکی پوری حقیقت و تعریف
مذکور نہیں ہوتی۔ پس اس مجتہد کے پیرو
علما ان باتوں کے جاننے میں محاورہ اہل

حفظ المبسوط کان مجتهدا ای وان لم یکن له علم بروایة اصلا ولا بحدیث واحد فوقع التخریج فی کلّ مذهب وکثر (حجة الله البالغه صفحہ وغیرہ)

زبان کی طرف رجوع کرکے اپنی طرف سے بتکلف انکی حدین وتعریفین مقرر کرتے ہین اور ان مثالون کو قواعد کلیہ بنا دیتے ہین اور کبھی ان کے اقوال دو معنے کے محتمل ہوتے ہین تو وہ ایک معنے کو ترجیح دیتے ہین کبھی انکے دلایل کا بیان وسیاق خفی ہوتا ہے تو وہ اسکو واضح کردیتے ہین اور بعض اوقات تخریج کرنے والے اپنے امامون کے فعل وسکوت سے کوئی بات نکال لیتے وعلی ہذا القیاس تخریج اسی فعل کا نام ہے اور اس بات کو جو نکالی جاتی ہے قول مخرج (نکالی ہوئی بات) کہا جاتا ہے اور اسکو یون بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ بات فلانے مجتہد کے مذہب یا قول یا اصول سے نکالی ہوئی ہے اور ان لوگون کو جو ایسی بات نکالتے ہین مجتہد فی المذہب* کہا جاتا ہے اسی طور پر اجتہاد کرنا اس شخص کے قول مین مراد ہے جسنے کہا ہے کہ جسنے کتاب مبسوط یاد کرلی وہ مجتہد ہے - یعنی اگرچہ اس کو ایک روایت یا حدیث کا علم بھی نہو - اس طور سے تخریج سب مذاہب مین ہوچکی ہے "۔

اور جناب ممدوح اس کتاب مین **بصفحہ ۱۶۶** فرماتے ہین کہ منجملہ ان مسایل کے جنمین

ومنها (ای من مسائل ضلت فی بوادیها الافهام وزلت الاقدام وطفت الاقلام) انی وجدت بعضهم یزعمون ان هنالک فرقتین لا ثالث لهما اهل الظاهر واهل الرای وان کل من قاس واستنبط فهو من اهل الرای کلا والله بل لیس المراد بالرای نفس الفهم والعقل فان ذلک لا ینفک من احد من العلماء ولا الرای الذی لا یعتمد

فہم چوک گئی اور قدم پھسل گئے اور قلم تیر گئی ہین ایک یہ مسئلہ ہے کہ مینے بعض علما کو اس خیال پر پایا ہے کہ اہل سنت کے یہان دو ہی فرقے ہین اہل ظاہر اور اہل الرائے تیسرا کوئی فرقہ نہین) اور جسنے قیاس یا استنباط مسایل کیا وہ اہل الرای ہوگیا - اور درحقیقت بخدا ایسا ہرگز نہین ہے اور رائے سے صرف سمجھ اور عقل مراد نہین اس سے تو کوئی بھی عالم خالی نہین اور نہ وہ رائے

* یہہ بھی ایک اصطلاح ہے اور جو ان کمال اشا نے مجتہدین کی سات طبقہ ٹھہرای ہین اور ازانجملہ مجتہد فی المذاہب کو دوسرے طبقہ مین

على سنته اصلاً فانه لا ينتحله مسلم البتة ولا القدرة على الاستنباط والقياس فان احمد واسحق بل الشافعي ايضاً ليسوا من اهل الرائ بالاتفاق وهم يستنبطون ويقيسون بل المراد من اهل الرائ قوم توجهوا بعد المسائل المجمع عليها بين المسلمين او بين جمهورهم الى التخريج على اصل رجل من المتقدمين فكان اكثر امرهم حمل النظير على النظير والرد الى اصل من الاصول دون تتبع الاحاديث والآثار والظاهري من لا يقول بالقياس ولا بآثار الصحابة والتابعين كداؤد وابن حزم وبينهما المحققون من اهل السنة كاحمد واسحٰق ۔ (حجة الله البالغة ص۱۶۶)

مراد ہے جو حدیث کی طرف مستند نہو ایسی رائے کو تو کوئی بھی مسلمان نہین لے سکتا اور نہ استنباط و مسایل اور قیاس پر قادر ہونے کا نام رائے ہے ۔ یہہ رائے تو امام احمد و اسحاق مین بھی پائی جاتی ہے جنکو بالاتفاق اہل الرای نہین کہا جاتا ۔ بلکہ اہل الرائے سے وہ لوگ مراد ہین جو اتفاقی مسایل کے بعد متقدمین و متاخرین سے کسی ایک امام کے اقوال سے تخریج مسایل کیطرف متوجہ ہوئے انکا کام غالباً یہہ تھا کہ ایک چیز کا حکم اسکی نظیر سے نکالین اور انکو اصول کی طرف رجوع کرین نہ یہ کہ احادیث و آثار کی تلاش مین لگین اور ظاہری سے وہ شخص مراد ہے جو نہ قیاس کا قائل ہو نہ آثار صحابہ و تابعین کا قائل ہو جیسے داؤد اور ابن حزم تھے ان دونون فرقون اہل سنت کے مابین تیسرا فریق محققین اہل سنت کا ہے جیسے امام احمد و اسحاق تھے (جو احادیث و آثار سے بھی تمسک کرتے اور قیاس و استنباط کے بھی قائل تھے)“۔

اس بیان سے ہماری دوسری دلیل کی بھی پوری تائید و تفصیل ہوئی ۔ اور یہہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل حدیث کا ”اہلحدیث“ کہلانا اور دوسرے لوگون کو اہل الرائے کہنا اس معنے و مراد سے نہین جس سے دوسرے لوگون کا حدیث سے بے تعلق ہونا اور رائے محض غیر مستند بحدیث پر چلنا مفہوم ہو اور اس سے ان

لوگون کی دل آزردگی منصور ہو۔ بلکہ اس معنی دمراد سے ہے جسکو دوسرے لوگ بخوشی تسلیم کرتے ہین اور ان ہی معنے کی نظر سے وہ اصحاب ظواہر کو اہلحدیث کہتے ہین اور خود بڑی فخر کے ساتھ اصحاب الرائے کہلاتے ہین۔

ہماری دلیل دوم اور اسکی موئیدات کو ہماری غائبانہ دوست اڈیٹر سراج الاخبار جہلم غور سے ملاحظہ فرماوین اور اپنی اس سوء ظنی سے جو سراج الاخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء مین ظاہر کر چکے ہین درگزر فرماوین اپنے منصب ریفارمیشن کو پیشِ نظر رکھکر دشمنون کو دوست بنائین دوستون کو دشمن نہ بنائین ولنعم ماقیل

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ۔ دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام ۔ کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

تیسری دلیل

نام مین اگر وہ بامعنی ہو یہ دعوی کسیکو نہین ہوتا ہے کہ معنے مسمے کے سوائے کسی دوسری مین پائے نہین جاتے اور اسپر اس معنی کا اطلاق صحیح نہین اسمین صرف یہ دعوے ہوتا ہے کہ اس معنی کو اس شخص سے جسکا نام مقرر کیا گیا ہے تعلق ہے گو دوسری سے بھی اسکا تعلق ہو۔

مثلاً کوئی اسلامی سوسائیٹی اپنا نام محمڈن ایسوسی ایشن مقرر کرے تو اس کا دعوی و مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائیٹی کو محمدی مذہب سے تعلق ہے یہ دعوی و مقصود ہرگز نہین ہوتا کہ اہل اسلام کی دوسری سوسائیٹیان جو اس شہر یا ملک مین قائم ہین انکو محمدی مذہب سے تعلق نہین ہے۔

ہمارے شہر لاہور مین اسوقت تین اسلامی سوسائٹیان قائم ہین۔ انجمن اسلامی۔ انجمن ہمدردی اسلامی۔ انجمن حمایت اسلام۔ اوّل کا اپنے نام مین یہ دعوے نہین کہ دوسری

انجمنین اسلامی نہین - دوسری کا یہ دعوی نہین کہ باقی ہین ہمدردی نہین تیسری کا یہ دعوی نہین کہ دوسری دو مین جماعت اسلام نہین - ایسا ہی باقی بامعنے اسما کو سمجہنا چاہئیے *

یہی وجہ ہے کہ نام اور وجہ تسمیہ کا تعریف کی مثل جامع و مانع ہونا ضروری نہین سمجہا جاتا اور کسی نام کی نسبت اگر وہ بامعنے ہو کوئی یہ دعوے نہین کرتا کہ جس چیز مین اس نام کے معنے پائے جاوین اسپر اس نام کا اطلاق ضروری ہے اور جس فرد مسمے مین وہ معنی پائے نہ جاوین اسپر اس نام کا اطلاق جائز نہین ہے -

بناءً علیہ خطاب "اہلحدیث" کا قدیم ہونا اور خود کتب حنفیہ و شافعیہ مین بحق اہلحدیث مستعمل ہونا (جو دلیل اوّل مین بیان ہوا ہے) تسلیم نہ بھی کیا جاوے اور اس فرق اور وجہ تسمیہ اہلحدیث کو جسکا ذکر دلیل دوم مین ہوا ہے نیز صحیح نہ سمجہا جاوے تب بھی یہ نام و خطاب دوسرے فرقون کے اہلحدیث نہونے کی طرف مشعر اور ان کی دل آزردگی کا موجب نہین ہوسکتا - اس نام و خطاب کا مفہوم و مفاد صرف یہی ہوتا ہے کہ اس فرقہ کو حدیث سے کوئی تعلق ہے گو وہ تعلق دوسرے فرقون کو بھی ہو - ان دلائل ثلاثہ سے ہمارے دعوی کا کہ "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا موجب نہین ہوسکتا - ہر ایک جز بخوبی ثابت ہوا - پہلی اور دوسری دلیل سے دونون جز - اور تیسری دلیل سے جز دوم - **اب ہم اپنے ناظرین** (خصوصاً اپنے علاتی بہائی سنیہ حنفیہ سے) **انصاف** کے طالب و منتظر ہین اور امید رکھتے ہین کہ وہ اہل اسلام کی حالت ضعف و تفرقہ پر رحم فرما کر اور تنازعات جزئیہ سے جو فریقین کے نادان و ناعاقبت اندیش و کیلون کی جانب سے برپا ہو رہے ہین نظر اوٹہا کر ہمارے دعوی اور اسکے دلائل ثلاثہ سے اتفاق رائے کرینگے - اور اس اتفاق سے اس باب منازعت کو بند کرائینگے *

اِس مضمون کی تحریر اور گروہ عاملین کے لئے خطاب اہلحدیث کی تجویز سے ہمارا مقصود صرف باہمی اتحاد و امن قایم کرنا ہے اور تنابز بالالقاب کو (کہ ایک فریق دوسرے کو وہابی ولامذہب یا غیر مقلد کہتا ہے - اور وہ دوسرا اسکو لہابی وبدعتی) دور کرنا - اگر ہمارے علاتی بہائی حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا رنے گروہ عاملین بالحدیث کے لئے خطاب اہلحدیث پسند کرلیا جیسا کہ ان کے اکابر آئمہ مذاہب نے تسلیم وتجویز کیا ہوا ہے تو جانب ثانی سے بھی انکا لقب سنی حنفی یا شافعی جسکو وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنا لقب ٹہراتے ہین بخوشی تسلیم کرلیا جائے گا - پھر نہ کوئی کسیکو وہابی ولامذہب یا غیر مقلد کہیگا نہ کوئی کسیکو لہابی وبدعتی - چنانچہ اسوقت فریقین ایک دوسرے کو ان ہی مکروہ وناجائز القاب سے یاد کرتے ہین - اور فریقین مین امن و اتحاد قایم ہوگا اور ہر ایک فریق دوسرے کو اپنا بہائی سمجھیگا - اور ایک کا دوسرے کے مذہب سے بے جا مقابلہ موقوف ہوگا - فروعات جزئیہ مین اختلاف رہا تو اُسی صورت و پیرایہ مین رہیگا جیسا کہ سلف صالحین مین تھا -

اس رفع نزاع اور وقوع اتفاق کا جو نتیجہ ظاہر ہوگا وہ مخفی نہین ہے - خصوصاً ایسی حالت اور ایسے وقت مین کہ اہل اسلام دین ودنیا مین تحتانی درجہ انحطاط کو پہنچ گئے ہین - اور باہمی تنازعات کے سبب ان کے جان ومال تباہ ہورہے ہین - اسی باہمی تنازعات اور ان کے انحطاط کا نتیجہ ہے کہ وہ اس وقت دوسری اقوام کی نظرون مین ذلیل وخوار ہین - اور بہت سی تکالیف کے زیر بار -

مسلمانون مین باہمی اتحاد ہوتا اور اس اتفاق کے ذریعہ سے انکی دین ودنیا کو عروج ہوتا تو کیا ممکن تھا؟ کہ وہ ہندؤن کے ہاتھون سے جوتیان کہاوین مارین جاوین اپنی جورو بیٹیون کی بے حرمتی کرائین پھر وہی عدالتون سے مجرم قرار پاکر جیل خانہ کو بھرپور کرین - چنانچہ آج کل پنجاب وہندوستان کے متعدد

شہرون (ہوشیارپور - لودیانہ - انبالہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین ہورہا ہے۔

یہ سبہی باہمی تنازع بے جا کا نتیجہ ہے جس سے بانی اسلام نے قرآن کی اُس آیۂ

ولاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم (انفال رکوع ۷)

مین جس مین ارشاد ہے کہ تم آپسمین نہ جہگڑو تم بُزدل ہوجاوگے اور تمہاری باوا (عزت) جاتی رہیگی - اس کی پیشین گوئی کی ہے - اب بھی اہل اسلام اپنا آپ سنبہالین اور پچہلے تنازعات بیجا پر خاک ڈالین اور فروعات جزئیہ سے نظر اوٹھاکر اصل اصول اسلام کی نظر سے باہمی اتحاد پیدا کرین توپہران کو وہی جمعیت وہی شوکت وہی عزت وہی ثروت حاصل ہوسکتی ہے - جوکسی زمانہ مین مسلم تھی -

ان مضار و منافع کو ہمارے اخوان دین اہلحدیث اور حنفیین غور وانصاف سے سوچین تو ممکن نہین ہے کہ ہمارے اس مضمون مین اور اسی قسم کے دوسرے مضامین صُلح آمیز مین نزاع کرین - اور ان کی تائید وتصدیق مین ایک آن بھی توقف کرین - گو اسمین کوئی علمی یا مذہبی غلطی پاوین -

اسلام کی پولیٹکل ہدایتون وتعلیمون سے وہ آشنا ہون تو اس علمی یا مذہبی غلطی کو بھی بالائے طاق رکھکر بہ نظر مصلحت وقت ومقتضائے حالت ہماری اس قسم کی تجویزون سے اتفاق کرین اور اُس غلطی پر ہمکو دوسرے وقت مین اورکسی اور پیرایہ مین متنبہ کرین - مگر جب تک توفیق رفیق نہو یہہ بات ان کے خیال مین کب آتی ہے -

ہمارے خیال مین ہمارے بہائیون کو اس مضمون مین کوئی علمی یا مذہبی غلطی نکالنے کی گنجایش نہین - اس مضمون مین جو دعوے ہے اور اسکے دلایل یہ سب مسلمات ہے مین اس لایق ہین کہ وہ انکو بلاچون وچرا تسلیم کرلین - اس مضمون مین **انکا عذر** ہے تو یہی ہے

کہ زمانہ حال کے اہلحدیث ان اہلحدیث مین داخل نہین جنکا اہل حدیث ہونا ہمارے نزدیک مسلم
ہے اور ہماری کتب مذہبی مین انکو اہلحدیث کہا گیا ہے۔ مگر یہ عذر ہمارے دعوی اور اسکے دلائل
کے مخالف نہین ہے کیونکہ اس مین اہل حدیث زمانہ حال سے خاصکر بحث و تعرض نہین ہوا
وبعہذا اس عذر کا جواب ہمارے پچھلے مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر (۱۱)
(جلد ۸) ادا ہو چکا ہے علاوہ برآن ایک جواب اسکا ہم اور دینا چاہتے ہین جسکو آئندہ "اشیو"
مین شائع کرینگے وہ جواب انشاء اللہ تعالی ایسا ہوگا کہ اس مین ہمارے بہائیون کو سر
ہو مقال کی مجال نہ ہوگی۔

اس مضمون حال سے یہہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اہل اسلام مین کوئی فرقہ
اہلحدیث بہی کہلا چکا ہے جسکو مقلدین مذاہب مشہورہ خصوصا حنفیہ نے اپنے اور دیگر
اہل مذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اہل حدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ اور یہ خطاب کسی
دوسرے فرقہ کے حق مین (اس مین اہل حدیث زمانہ حال داخل ہون خواہ خارج) استعمال
کرنا انکی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا۔ وہو المدعا۔

سرمہ چشم آریہ

یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف
ہے جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہماری پاس بہجوائی ہے اس مین جناب
مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر
بمقام ہوشیارپور ہوا تہا۔ اس مباحثہ مین جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور
عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ مین آریہ سماج کی کتاب
(وید) اور اسکی تعلیمات وعقاید (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے ہم
بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین
کرتے ہین۔ وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید کہ عطار بگوید" خود شہادت دینگے

کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہیگی

مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے اس مقدمہ مین بصفحہ ۱۲۳ لکھا یا فرمایا "سمجھا چاہیے کہ جو لوگ شق القمر کے معجزہ پر حملہ کرتے ہین انکے پاس صرف یہی ایک ہتھیار ہے اور وہ بہی ٹوٹا ہوا کہ شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اول ہم انکے قانون قدرت کی کچھ تفتیش کرکے پہر وہ تاریخی ثبوت پیش کرین جو اس واقعہ کی صحت پر دلالت کرتے ہین سو جاننا چاہیے کہ نیچر کے ماننے والے یعنی قانون قدرت کے پیرو کہلانے والے اس خیال پر زور دیتے ہین کہ یہ بات بدیہی ہے کہ جہانتک انسان اپنی عقلی قوتون سے جان سکتا ہے وہ بجز قدرت اور قانون قدرت کے کچھ نہین یعنے مصنوعات و موجودات مشہودہ موجودہ پر نظر کرنے سے چارون طرف یہی نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز مادی یا غیر مادی جو ہم مین اور ہمارے ارد گرد یا فوق و تحت مین موجود ہے وہ اپنے وجود اور قیام اور ترتیب آثار مین ایک سلسلہ انتظام سے وابستہ ہے جو ہمیشہ اوسکی ذات مین پایا جاتا ہے اور کبہی اس سے جدا نہین ہوتا۔ قدرت نے جس طرح پر جسکا ہونا بنا دیا بغیر خطا کے اسی طرح ہوتا ہے اور اسیطرح ہمیشہ ہوگا پس وہی سچ ہے اور اصول بہی وہی سچے ہین جو اس کے مطابق ہین۔ مین کہتا ہون کہ بلاشبہ یہہ سب سچ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قدرت آلہی کے طریقے اور اوس کے قانون اسی حدتک ہین جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ مین آچکے ہین اس سے زیادہ نہین۔ جس حالت مین آلہی قدرتون کو غیر محدود ماننا ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جو اسی سے نظام کارخانہ الوہیت وابستہ اور اسی سے ترقیات علمیہ کا ہمیشہ کے لیے دروازہ کہلا ہوا ہے تو پہر کسقدر غلطی کی بات ہے کہ ہم یہ ناکارہ حجت پیش کرین کہ جو امر ہماری سمجھ اور مشاہدہ سے باہر ہے وہ قانون قدرت سے بہی باہر ہے بلکہ جس حالت مین ہم اپنے مونہہ سے اقرار کر چکے ہین کہ قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہین تو ہمارا یہ اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور مین آوے پہلے ہی اپنے عقل سے بالاتر دیکہ

اسکو رد نکرین بلکہ خوب متوجہ ہوکر اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لین اگر وہ ثابت ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست مین اسکو بہی داخل کرلین اور اگر وہ ثابت نہو تو صرف اتنا کہدین کہ ثابت نہین مگر اس بات کے کہنے کے ہم ہرگز مجاز نہین ہونگے کہ وہ امر قانون قدرت سے باہر ہے - بلکہ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجہنے کے لیے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک دائرہ کیطرح خدا تعالے کے تمام قوانین ازلی و ابدی پر محیط ہوجائین اور بخوبی ہمارا فکر اس بات پر احاطہ تام کرے کہ خدا تعالے نے روز اول سے آجتک کیا کیا قدرتین ظاہر کین اور آیندہ اپنے ابدی زمانہ مین کیا کیا قدرتین ظاہر کرے گا - کیا وہ جدید در جدید قدرتون کے ظاہر کرنے پر قادر ہوگا یا کوہلو کے بیل کیطرح انہین چند قدرتون مین مقید اور محصور رہیگا جنکو ہم دیکہہ چکے ہین اور جنپر ہمارا الجزئی احاطہ ہے اور اگر انہین مین مقید اور محصور رہیگا تو باوجود اس کے غیر محدود الوہیت وقدرت اور طاقت کی یہ مقید اور محصور رہنا کس وجہ سے ہوگا کیا وہ آپ ہی وسیع قدرتون کے دکہلانے سے عاجز آئیگا یا کسی دوسرے قاسر نے اسپر جبر کیا ہوگا یا اوس کی خدائی کو انہین چند قسم کی قدرتون سے قوت پہونچتی ہے اور دوسری قدرتون کے ظاہر کرنے سے اوسپر زوال آتا ہے - بہرحال اگر ہم خدا تعالے کی قدرتون کو غیر محدود مانتے ہین تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتون پر احاطہ کرنیکی امید رکہین کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ مین محدود ہوسکین تو پہر غیر محدود اور غیر متناہی کیونکر رہین اور اس صورت مین نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدا کے ازلی و ابدی کی تمام قدرتون کا حد بست کرنے والا ہوگا بلکہ ایک بڑا بہاری نقص یہ بہی ہے کہ اوسکی قدرتون کے محدود ہونے سے وہ خود بہی محدود ہوجائیگا اور پہر یہ کہنا پڑیگا کہ جو کچہ خدا تعالے کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کرلی ہے اور اس کے گہراؤ اور تہ تک ہم پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بہری ہوئی ہے وہ ظاہر ہے حاجت بیان نہین سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا

قانون قدرت خیال کر لینا اور اسپر غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آیندہ کی نئے
اسرار کہلنے سے نا امید ہو جانا ان پست نظروں کا نتیجہ ہے جنہوں نے خدائے ذوالجلال کو
جیسا کہ چاہیئے شناخت نہیں کیا اور جو اپنی فطرت میں نہایت منقبض واقعہ ہوئے ہیں
یا شک کہ ایک کنوئیں کی مینڈک ہو کر یہ خیال کر رہے ہیں کہ گویا ایک سمندر ناپیدا کنار
یہ انکو عبور ہو گیا ہے تمام خوشیاں عارفوں کی اور تمام راحتیں غم زدوں کی اس میں ہیں
کہ خدا تعالے کی قدرتوں کا کنارہ لا یدرک ہے میں یہ نہیں کہتا کہ بے تحقیق اور بے ثبوت عقلی
یا آزمائشی یا تاریخی کسی نئی بات کو مان لو کیونکہ اس عادت سے بہت سے رطب یابس کا
ذخیرہ اکٹھا ہو جائے گا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ خدائے ذوالجلال کی تعظیم کر کے اس کے نئے
کاموں کی نسبت (جو تمہاری محدود نظروں میں نئے دکھائی دیتے ہیں) بیجا ضد مت
کرو کیونکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں خدا تعالے کی عجائب قدرتوں اور فائق حکمتوں اور
پیچ در پیچ اسراروں کے ابھی تک انسان نے کلی حد بست نہیں کی اور نہ آگے کو اسکی
لیاقت و طاقت ایسی نظر آتی ہے کہ اس مالک الملک کے وراء الورا بھیدوں کی ایک
چھوٹے سے رقبہ زمین کی طرح پیمایش کر سکے یا کسی ایک چیز کے جمیع خواص پر احاطہ
کرنیکا دم مار سکے مجھے ان صاحب وطن لوگوں کے آگے منطقی دلائل کی حاجت نہیں
جو اپنے اوس پیارے مالک سے دلی محبت رکھتے ہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خود انکو وہی انکی
سچی محبت یہ طریق ادب سکہلاوے گی کہ ذات جامع الکمالات حضرت احدیت کے
علم کے ساتھ اپنے محدود علم کو برابر جاننا اور اسکی ازلی ابدی قدرتوں کو اپنے مشاہدات
یا معلومات سے زیادہ نہ سمجھنا بہت برا اور نالائق خیال ہے جو ادب اور تعظیم اور محبت
اور عبودیت کی حقیقت سے نہایت دور پڑا ہوا ہے لیکن میں ان خشک فلسفیوں کو جو
عشق الہی اور اسکی بزرگ ذات کی قدر شناسی سے غافل ہیں جہانتک مجھے طاقت عقلی
دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں

کہ اُنکی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہوگئی ہے اور اونکی بیجا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی
برا اثر انکے ارادت باطنی اور اونکی دینی اولوالعزمی اور اونکی اندرونی حالت پر ڈالا ہے
اور عجیب طور پر اُنہوں نے ضلالت کو صداقت کے ساتھ ملا دیا ہے۔" پھر ان فلسفیوں
کی فہمائش کے لیے بصفحہ ۴۵ فرمایا ہے۔ کہ قانون قدرت کوئی ایسی شے نہیں ہے
کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹھہر سکے کیونکہ قانون قدرت خدا تعالے کے ان
افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور میں آئے یا آئندہ آئینگے لیکن چونکہ ابھی خدا
تعالے اپنی قدرتوں کے دکھلانے سے تھک نہیں گیا ہے اور نہ یہہ کہ اب قدرت
نمائی سے بے زور ہو گیا ہے یا کسی طرف کو جھک گیا ہے یا کسی خارجی قاسر سے
مجبور کیا گیا ہے اور مجبوراً آئندہ کے عجائب کاموں سے دستکش ہوگیا ہے اور ہمارے
لیے وہی چند صدیوں کی کارگذاری یا اس سے کچھ زیادہ سمجھ لو چھوڑ گیا ہے اس لیے ساری
عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسی میں ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ
قدرتوں کو جن میں ابھی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نکر
بیٹھیں اور ایسے نادان لوگوں کیطرح ضد نکریں کہ ہمارے مشاہدات سے خدا تعالے
کا فعل ہرگز تجاوز نہیں کرسکتا کیونکہ یہ صرف احمقانہ دعوی ہے جو ہرگز ثابت نہیں کیا
گیا اور نہ ثابت کیا جاسکتا ہے ہمنے مانا کہ مذہب نیچر کا نقیض نہیں ہے مگر یہ آپ
کیونکر ہم سے تسلیم کراتے ہیں کہ سب خواص نیچر پر انسان محیط ہوچکا ہے کیا اوسپر کوئی
دلیل بھی ہے یا نرا تحکم ہی ہے سو یہہ بند کرنا چاہتے ہیں یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر تجارب
و مشاہدات جو آجتک قلمبند ہو چکے ہیں صحیح اور کامل ہوتے تو علوم جدیدہ کو قدم رکھنے
کی جگہہ نرہتی حالانکہ آپ لوگ بھی کہا کرتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے
کھلا ہے میں سوچ میں ہوں کہ کیونکر ایسی چیزیں کامل اور قطعی طور پر مقیاس الصداقت
یا میزان الحق ٹھہر سکتی ہیں جنکے اپنے ہی پورے طور کے انکشاف میں ابھی بہت سی منازل

باتین مین اور اس ہیچ در ہیچ معمانے یہان تک حکما کو حیران اور سرگردان کر رکہا ہے کہ بعض ان
مین سے حقائق اشیاء کے منکر ہی ہو گئے (منکرین حقائق کا وہی گروہ ہے جسکو سوفسطائی
کہتے ہین) اور بعض ان مین سے یہہ بہی کہہ گئے کہ اگرچہ خواص اشیا ثابت ہین تاہم
دائمی طور پر اُن کا ثبوت نہین پایا جاتا پانی آگ کو بجہا دیتا ہے مگر ممکن ہے کہ کسی ارضی
یا سماوی تاثیر سے کوئی چشمہ پانیکا اس خاصیت سے باہر آجاوے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے
مگر ممکن ہے کہ ایک آگ بعض موجبات اندرونی یا بیرونی سے اس خاصیت کو ظاہر نہ کر سکے
کیونکہ ایسی عجائب باتین ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین حکما کا یہہ بہی قول ہے کہ بعض تاثیرات
ارضی یا سماوی ہزارون بلکہ لاکہون برسون کے بعد ظہور مین آتی ہین جو ناواقف
اور بیخبر لوگون کو بطور خارق عادت معلوم دیتی ہین اور کبہی کبہی کسی کسی زمانہ مین
ایسا کچہ ہو رہتا ہے کہ کچہ عجائبات آسمان مین یا زمین مین ظاہر ہوتے ہین جو بڑے بڑے
فیلسوفون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور پہر فلسفی لوگ انکے قطعی ثبوت اور مشاہدہ سے
خیرہ اور متندم ہو کر کچہ نہ کچہ تکلفات کر کے طبعی ماہیت مین انکو گہسیڑ دیتے ہین تا ان کے
قانون قدرت مین کچہ فرق نہ آجاوے ایسا ہی یہ لوگ ادہر کی ادہر لگا کر اوزبی باتون
کو کسی علمی قاعدہ مین جبڑا دبا کر گذارہ کر لیتے ہین جب تک پیدا ر مچہلی نہین دیکہی گئی
تہی تب تک کوئی فلسفی اسکا قائل نہ تہا اور جب تک متواتر دُم کے کٹنے سے دم کٹے
کتے پیدا نہ ہونے لگے تب تک اس خاصیت کا کوئی فلاسفر اقراری نہ ہوا اور جب تک بعض
زمینون مین کسی سخت زلزلہ کی وجہ سے کوئی ایسی آگ نہ نکلی کہ پتہرون کو پگہلا دیتی تہی مگر
لکڑی کو جلا نہین سکتی تہی تب تک فلسفی لوگ ایسی خاصیت کا آگ مین ہونا خلاف
قانون قدرت سمجہتے رہے جب تک اسپیریٹیہ کا آلہ نہین نکلا تہا کس فلسفی کو
معلوم تہا کہ عمل ٹرینشن فیوژن آف بلڈ یعنے ایک انسان کا خون دوسرے انسان
مین داخل کرنا قانون فطرت مین داخل ہے پہلا اُس فلاسفر کا نام لینا چاہیے جو ایلکگ

مشین یعنے بجلی کی کل نکلنے سے پہلے اس بجلی لگانے کے عمل کا قائل تھا۔

فلسفی کہ منکر حق بین بحث نابینا بود۔ گرچہ بیکن باشد و یا بوعلی سینا بود۔

یہ ثابت ہو چکا اور ہمیشہ مشاہدہ مین آتا ہے کہ جو لوگ خواہ نخواہ قانون قدرت کے پابند کہلاتے ہین وہ اپنی رائے مین بہت کچے ہوتے ہین اگر دس بیس معتبر اور نہایت عقلمند اور انکے ہم رتبہ آدمی کوئی عجیب بات ہنسی کے طور پر بہی بیان کر دین مثلاً یہ کہدین کہ ہم ایک پر دار آدمی کو بچشم خود دیکھہ آئے ہین یا ایک پتھر مین سے شہد بتر شح ہوتا ہم نے دیکھا کیا بلکہ کہا یا ہے یا آسمان سے ہم نے پہول برستے دیکھے اور پہولون مین سے سونا نکلا یا شاید کوئی واقعہ صحیح ہی پیش آوے جیسے آجکل کے بعض اخبارون مین شایع کیا گیا ہے کہ یورپ کے ایک ملک مین ایک پتھر تین سن وزنی برساجس مین ہڈیان بہی ملی ہوئی ہین شاید اون کی ہڈیان ہین جو چاند کے کرہ مین رہنے والے ہین تو فی الفور ایک فلاسفر صاحب کے دل مین ایک دہڑکا سا شروع ہو جائیگا تو یہہ دہڑکا اور اضطراب اس کم بخت کا اس کے نقصان عقل اور فہم پر صریح شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ اسکا ظن ہے کیونکہ کسی قطعی ثبوت مین انسان کبہی تردد نہین کرسکتا مثلاً اگر کسی زندہ آدمی کو دس بیس آدمی ملکر یہ کہین کہ تو زندہ نہین بلکہ مرا ہوا ہے۔ تو اسکو اس قدر کیا وہ دس ہزار آدمی کی شہادت سے بہی اپنی زندگی سے شک مین نہین پڑے گا بلکہ بے شمار اشخاص کا مجمع بہی اپنے حلفی گواہون سے اسکو اضطراب مین نہین ڈالے گا کیونکہ اسکو اپنی زندگی پر پورا پورا الیقین ہے۔ یہہ بہی دیکہا گیا کہ فلسفہ مین جو واقعی دانا ہین وہ تجارب فلسفہ پر بہت ہی کم یقین رکہتے ہین کیونکہ انکے معلومات وسیع ہین اور انکو اپنے فلسفہ کی اندرونی حقیقت معلوم ہے۔

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بہاری فلسفی ہے ایک جگہہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے جو یونانیون مین یہہ قصے بہت مشہور ہین جو بعض عورتون کو جوانی تین

عفیفہ اور صالحہ تہین بغیر صحبت مرد کے حمل ہوکر اولاد ہوئی ہے پہر علامہ موصوف بطور
رائے کے لکھتا ہے کہ یہہ قصے افترا پر محمول نہین ہوسکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف
افراد اور مہذب قومون مین ایسے دعاوی ہرگز رونق نہین پا سکتے ہین اور نہ عورتون
کو جرأت ہوسکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت مین اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کرین جس
سے اور بہی ہنسی کرائین اور ہمین ایسی باتون سے پرہیز کرنا چاہیے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام
عورتون پر زنا کا الزام لگائین جو مختلف ملکون اور قومون اور زمانون مین مستور الحال
گذر چکی ہین کیونکہ طبعی قواعد کے رو سے ایسا ہونا ممکن ہے وجہ یہ کہ بعض عورتین جو
بہت ہی نادر الوجود ہین بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہین کہ انکی منی دو نوطور
قوت فاعلی و انفعالی رکہتے ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش مین آکر خود بخود
حمل ٹہرنیکا موجب ہو جائے "مین کہتا ہون کہ ایسے قصہ ہندون مین بہی مشہور ہین
سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کے انہین قصون پر بنیاد پائی جاتی ہے۔

غرض یہ خیال ہندوؤن مین بہی پڑا چلا آتا ہے یہانتک کہ رگ وید مین
لکہا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو فقط اندر دیوتا کی ہی توجہ سے حمل ہوگیا تہا
اور ایسا ہی شمس و قمر سے بہی شرفا آریہ کی پاک دامن لڑکیون کو حمل ہوتا رہا ہے اب
ان قصون اور کہانیون کو جو بکثرت مختلف قومون مین پائی جاتی ہین یک مرتبہ مردود
اور باطل سمجہکر پایہ اعتبار سے ساقط کر دینا حکیمانہ طریق نہین ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر ان
قصون کو انکے زوائد سے الگ کرکے دیکہا جائے تو انکے نیچے وہی ایک دقیق خاصہ
علم طبعی کا چہپا ہوا نظر آتا ہے جسکی طرف علامہ نے اشارہ کیا ہے اور ایسی باتوں پر چند
نہین کرنی چاہیے کہ اگر یہ بات کچہ حقیقت رکہتی ہے تو پہر عام طور پر کیون وقوع مین
نہین آتی کیونکہ اول تو یہہ سوانح ایسے نادر الوقوع نہین ہین جیسے آجکل کے نئے فلسفی
انکو خیال کر رہے ہین بلکہ مختلف قومون مین انکے آثار سلسلہ وار چلے آئے

ہین اگرچہ عبرانیون مین تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدائش مین بیان کیے گئے ہین لیکن
یونانیون اور آریون کی کتابون مین اس کی نظیرین بہت پائی جاتی ہین۔ اور حال کے
زمانہ اور اس کے قریب قریب ہی بعض ممالک کی عورتین حملدار ہوکر ایسا کچھ بیان کرتی
رہی ہین اب ان سب قصون کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی رائے ہو مگر صرف ان
کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب رد نہین کیے جاسکتے اور ان کے ابطال پر کوئی
دلیل فلسفی قائم نہین ہوسکتی بلکہ اکثر یونانی فلسفی (آسمانون کے ماننے والے) اور انہین مین
سے افلاطون اور ارسطو بھی اسبات پر متفق ہین کہ حادث چیزون کی مبادی
آسمانون کی حرکتین اور انکے مختلف دورے ہین۔ اسی جہت سے علوی اور سفلی چیزون
کی حکم اور حال مختلف ہوتے ہین اور اسی بنا پر انکے مذہب کے رو سے ممکن ہے کہ ایک
دور مین ایسی عجائب چیزین یا عجائب شکلون کے جانور پیدا ہون کہ نہ تو دورہ سابق
مین اور نہ دور لاحق مین انکی نظیر پائی جاسکے غرض نادر الظہور اشیاء کا سلسلہ اس
وضع عالم کو لازمی پڑا ہوا ہے۔ اور علامہ موصوف نے اس مقام مین ایک تقریر بہت
ہی عمدہ لکھی ہے وہ لکھتے ہین کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع مین ہونے کی وجہ سے باہم
متناسب الطبع واقعہ مین مگر پھر بھی ان مین سے بعض کو نادر طور پر کبھی کبھی کسی کسی زمانہ
مین خاص خاص طاقتین یا کسی اعلے درجہ کی قوتین عطا ہوتی ہین جو عام طور پر دوسرون
مین نہین پائی جاتین جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ مین
تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے اور بعض کی قوت حافظہ
یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہونچی ہے جو اسکی نظیر نہین پائی گئی اور اس قسم کے
لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہین جو صدہا یا ہزارون برسون کے بعد کوئی فرد ان مین
سے ظہور مین آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر
ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام لوگون کی نگاہ مین جو باتین کثیر الوقوع اور متواتر

الظہور ہوں وہ بطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہین اور انہین کی سچائی پر پہہ
اعتقاد ہوتا ہے اس لیے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہین وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے
نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ مین دکہائی دیتے ہین اسیوجہ سے عوام کیا بلکہ
خواص کو بہی ان کے وجود مین شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہین سو بڑی غلطی جو حکما
کو پیش آئی ہے اور بڑی بہاری ٹہوکر جو اون کو آگے قدم رکہنے سے روکتی ہے یہی ہے کہ وہ امور
کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہین ہوتے اور جو کچہہ ان کے آثار
چلے آتے ہین انکو صرف قصہ اور کہانیان خیال کر کے اپنے سر سے ٹال دیتے ہین حالانکہ یہہ
قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتہہ نادر الوقوع عجائبات بہی کبہی کبہی ظہور
مین آتے رہتے ہین اسکی نظیرین بہت ہین جنکا لکہنا موجب تطویل ہے اور حکیم بقراط
نے اپنی ایک طبی کتاب مین چند چشم دید بیماریون کا بہی حال لکہا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ
اطبا کی رو سے ہرگز قابل علاج نہین تہین مگر ان بیمارون نے عجیب طور پر شفا پائی جسکی نسبت
انکا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے ۔ اس جگہہ ہم اس قدر
اور لکہنا چاہتے ہین کہ یہ بات صرف نوع انسان مین محدود نہین کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع
خواص کا اسمین سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور کر کے دیکہین تو یہ دوسرا سلسلہ ہر یک نوع
مین پایا جاتا ہے ۔ مثلاً نباتات مین سے اک کے درخت کو دیکہو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے
مگر کبہی مدتون اور برسون کے بعد ایک قسم کی نبات اس مین پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیرین
اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبہی نہ دیکہا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکہتا
آیا ہو بے شک وہ اس نبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجہے گا ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزون
مین بہی دور دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور مین آجاتا ہے" ۔ پہر اس مقدمہ
کو ختم کرنے کے بعد اصل اعتراض مخالفین کا کہ معجزہ شق القمر قانون قدرت کے مخالف ہے اور
تاریخی واقعات مین اسپر شہادت پائی نہین جاتی ۔ پہلی عقلی جواب دیا ہے اور پہر الہ مقدمہ

اسکا قانون قدرت کے مخالف نہ ہونا ثابت کیا ہے اس کے بعد اسپر تاریخی شہادتوں
کا ثبوت دیا اور بعض صفحہ ۹۳ مین کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے عام اور
علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تھا کہ میرے ہاتھہ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور
کفار نے اسکو بچشم خود دیکھہ بھی لیا ہے مگر اسکو جادو قرار دیا اپنے اس دعوی مین سچے
نہین تھے تو پہر کیون مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ مین تھے جنکو یہ خبرین گویا نقارہ کی
آواز سے پہنچ چکی تھی چپ رہے اور کیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا
کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکہا یا اور کب ہم نے اسکو جادو کہا اور اسکی قبول
سے موںھ پھیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور موںھہ بند رکہا یہانتک کہ
اس عالم سے گزر گئے کیا انکی یہ خاموشی جو ان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل
برخلاف تھی اس بات کا یقین نہین دلاتی کہ کوئی ایسی سخت روک تھی جسکی وجہ سے کچھہ
بول نہین سکتی تھی مگر بجز ظہور سچائی کے اور کون سی روک تھی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا
تھا۔ اور مسلمان ابھی بہت کمزور اور غریب اور عاجز تھے پھر تعجب یہ کہ انکے مٹیون پوتون
نے بھی انکار مین کچھہ زبان کشائی نکی حالانکہ اونپر واجب و لازم تھا کہ اتنا بڑا دعوے اگر
افترا محض تھا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تھا اس کے رد مین کتابین لکھتے اور دنیا
مین شائع اور مشہور کرتے اور جب کہ لاکھون آدمیون عیسائیون عربون یہودیون مجوسیون
وغیرہ مین سے رد لکہنے کی کسی کو جرات نہ ہوئی اور جو لوگ مسلمان تھے وہ علانیہ ہزارون
آدمیون کی روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جنکی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون
مین مندرج پائی جاتی ہین تو یہ صریح دلیل اسبات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ
کر چکے تھے اور رد لکہنے کے لیے کوئی بھی گنجایش باقی نہین رہی تھی اور یہی بات تھی
جس نے انکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تھا سو جب کہ اسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات
مین شق القمر معجزہ شیوع پا گیا مگر ان لوگون نے خجالت زدہ ہو کر اس کے مقابلہ پر دم

بہی نہ مار اتو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر
کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اسبات کا جواب مخالفین اسلام کے
پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکھنا چاہیئے تہا انہون نے کیون نہین
لکھا انحضرت کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ
ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچہ حملہ نہین کیا حیقر توجہی کے لائق تہا
بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس
صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے ۔ ماسوا اسکے
یہ بہی کچہ ضروری معلوم نہین ہوتا کہ واقعہ شق القمر جو چند سیکنڈ سے کچہ زیادہ نہین تہا
ہر ایک ولائت کے لوگ اطلاع پا جائین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی
تفاوت اور کسی جگہہ مطلع ناصاف اور پر غبار ہونا اور کسی جگہہ ابر ہونا ایسا ہی کہی
اور ایک موجبات عدم رویت ہو جاتے ہین ۔ اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور
عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کیطرف نظر لگائی رکہے
بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنیکا اور بعض موسمون مین اندر بیٹہنے
کا وقت ہے ایسا التزام بہت بعید ہے ۔

پہر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندؤن
کی معتبر کتابون مین بہی شہادت پائی جاتی ہے مہابہارت کے دہرم پربا مین
بیاس جی صاحب لکہتے ہین کہ ان کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پہر مل گیا تہا اور
وہ اس شق القمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین
لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے
پایا جاتا ہے کہ مہابہارت وغیرہ پران کچہہ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض
پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹہہ سو اور نو سو برس ہوا ہے اب قرین قیاس

ہے کہ مہابہارتہہ یا اسکا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کی اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤن مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقت مین بھی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اسنے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریائے بہنبل صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اب اسکو شاید دہارانگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایکبارگی اوسنے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہوگیا اسملک کے لوگ اوسکے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تہے اور اسی گرد نواح کے ہندوؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور تہا جس بنا پر ایک محقق مولف نے اپنی کتاب مین لکہا - بہرحال جب آریہ دیس کے راجون تک یہ خبر شہرت پاچکی ہے اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہہ مین درج بہی ہوگئی اور پنڈت دیانند صاحب پر انکے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلیدہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو انکی سمجہ پر ہمین بڑے بڑے افسوس ہین گے -)

پہر صفحہ ۸۴ سے آریہ کے اصول تناسخ پر دلچسپ بحث کی ہے پہر صفحہ ۹۱ سے ۱۰۲ تک آریہ کے اصول اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہونے پر بحث کی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے

جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹہانا چاہتے ہین وہ اصل کتاب بقیمت عہ ۱۲ از جناب مصنف کے جو قادیان ضلع گورداسپور مین مقیم ہین طلب فرماکر ملاحظہ فرماوین -

اور **حمیت و حمایت اسلام** تو یہی چاہتی ہے - کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس

دس بیس ہیس نسخہ خرید کر ہندو مسلمانون مین تقسیم کرے - ہمین **ایک فائدہ** تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائیگی - اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیون کو جو اسلام کے مقابلہ مین وہ کرتے ہین روک ہوگی -

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی -

ہمنے **سنا** ہے کہ ہنوز تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا مین ہے اور اسکی مصارف طبع کے لیے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو مسلمانون کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت مین تمام جہان کے اہل مذاہب سے مقابلہ کے لیے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت مین یہ حال ہے - شاید ان خام خیالون کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جسکو انہون نے **مخالفین اسلام** کو مقابلہ پر **انعام** دینے کے لیے رکھا ہوا ہے فروخت کرکے صرف کرلین تو پیچھے گروہ انکو مالی مدد دینگے اگر ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بھی افسوس کے لائق ہے - اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور انہون نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتہون ہاتہہ اٹھاکر مصارف طبع سراج منیر کے لیے روپیہ مہیا نہ کردیا تو ہمکو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑےگا - **اے خدا تعالی** تو ایسا نہ کر مسلمانون کو دل ہمت سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین -

---

بقیہ مضمون

"بغض و تہاجر"

(جو نمبر تین مین ناتمام رہا ہے)

یہ بات محتاج ثبوت نہین ہے کہ بغض و تہاجر باہمی تراحم کے مخالف ہیں جسکا اس آیۃ (نمبر ۴) مین مفصل ارشاد ہے۔

(۵) اور خدا نے تعالے نے فرمایا ہے "خدا کو پوجو اور اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذي القربى واليتمى والمساكين والجار ذي القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا (نساء رکوع ۷)

اور ماں باپ سے احسان کرو اور قرابت والون – اور یتیمون – اور مسکینون – اور ہمسائیون سے جو نزدیک ہون اور جو دور ہون اور مسافرون اور غلامون سے جنکے تم مالک ہو احسان کرو خدا اون سے خوش نہین جو متکبر ہو اور فخر کرے"۔

یہ حکم احسان ایسا عام ہے کہ ما فوق اہل ایمان قرابتیون و ہمسائیون وغیرہ کے علاوہ کفار ہمسایہ و قرابتیون وغیرہ کو بھی شامل ہے – اور یہ بات بھی ظاہر ہے و محتاج بیان نہین ہے کہ تہاجر اس احسان کے مخالف ہے کیونکہ خوش خلقی سے کلام کرنا و خندہ پیشانی سے ملنا احسان کا ادنی درجہ ہے۔

اس قسم کی بیسیون عمومات قرآن مین جن سے عموماً اہل ایمان کے ساتھ (جن مین گنہگار مومن بھی داخل ہین) یہ احسان کا حکم ہے جو بغض و تہاجر کے صریح مخالف ہے اور اس مضمون کی احادیث نبوی و آثار سلفی بہت ہی کثرت سے وارد ہین از انجملہ چند احادیث و آثار کی نقل پر اقتصار کیا جاتا ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے اوسپر رحم نہ کرے گا جو لوگون پر رحم نہین کرتا ۔

عن جریر قال رسول اللہ صلعم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۔ (بخاری صفحہ ۸۸۹ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۳ مسلم)

(۲) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے رحم والون پر رحم کرتا ہے تم زمین والون پر رحم کرو تمپر وہ رحم کرے گا جو آسمان مین ہے ۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۔ (ابوداؤد صفحہ ۳۱۹ ترمذی صفحہ ۱۵ جلد ۲)

اس مضمون کی احادیث اور بہت ہین جنہین عموماً خلق خدا پر رحم کا حکم ہے کسی مسلمان سے اوسکی خصوصیت نہین ہے بلکہ جس رحم کا ان احادیث مین ذکر ہے اس رحم کے مستحق زیادہ تر وہی لوگ ہین جو گناہون کی بلا مین مبتلا ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بغض و تہاجر اس رحم کے مخالف ہی رحم کا مقتضا یہی ہے کہ انکو پیار سے ملین اور بملاطفت سے انکو گناہون سے نکالین ۔ نہ یہ انکو مطرود اور مردود رہنے دین ۔ پس جو کسی مبتلا گناہ (خصوصاً مسلمان گنہگار) سے بغض اختیار کرکے بے پرواہ ہوا اسپر ترس کہا کہ اسکی ہدایت کا طالب ہوا اسنے ان احادیث کا صریح خلاف کیا ۔ اس بیان کا پورا موید شیخ کا قول ہے نمبر (۲۱) پر نقل ہوگا

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو مومنون کو باہم رحم و محبت کرنے اور ایک کو دوسرے کیطرف بدل مائل ہونے مین ایسا پائیگا جیسے ایک جسم ہے جس کا ایک عضو دکھے تو تمام جسم اسکی ہمدردی مین بے خوابی و بخار مین شریک ہوتا ہے ۔

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی ۔ (بخاری صفحہ ۸۸۹ مسلم صفحہ ۳۲۱ جلد ۲)

پہلی دو حدیثین عموماً خلق خدا پر رحم کو واجب کرتے ہین اور یہ حدیث خاص کر مومنون

(جنہیں اہل معاصی بہی شامل ہیں اور وہ زیادہ تر ترحم کا محل ہیں) کو باہم رحم و پیار کرنا خوب کرتی ہیں اور باہم بغض و تہاجر سے مانع ہیں -

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شب سے اوپر (مسلمان) بہائی سے ترک

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلعم لا یحل لاحد ان یهجر اخاه فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وخیرهما الذی یبدأ بالسلام (بخاری ص۸۹۶ مسلم ص۳۱۶ جلد۲)

کلامی حلال نہیں ہے - ایک دوسرے کو ملتا ہے تو ایک ادہر سونہہ پہیرتا ہے دوسرا اودہر اور ان دونوں سے اچہا وہ ہے جو پہلے سلام کرے

ایک روایت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے

عن ابی هریرة عن النبی صلعم من هجر فوق ثلث فمات دخل النار (احمد وابوداؤد ص۳۱۶ ج۲)

تین دن سے اوپر ترک کلامی کی اور وہ مرگیا تو آگ میں داخل ہوا -

اور ایک روایت میں فرمایا ایک برس تک بہائی سے ترک کلامی کرنا ایسا

عن ابی خراش عن النبی صلعم من هجر اخاه سنة فهو کسفك دمه (ابوداؤد ص۳۱۶ ج۲)

ہے - جیسے اس کی خون ریزی کرنا -

(۶) اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظن سے بچو ظن بڑی جہوٹی

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا (بخاری ص۸۹۶ مسلم ص۳۱۶ جلد۲)

بات ہے اور کسی کی نیکی اور بدی تلاش نکرو اور کسیکو ضرر دینے کے لیے کبہی چیز کے دام نہ بڑہاؤ اور آپس میں حسد عداوت - قطع کلامی (یا بدگوئی) نکرو اور خدا کے بندے آپس میں بہائی ہوجاؤ -

(۷) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے حکم بہیجا ہے

عن عیاض قال قال رسول اللہ صلعم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعو حتی لا یفخر احد علی احد (ریاض الصالحین ص۲۱۵ و مسلم ص۳۸۵ جلد ۲)

کہ تم آپس میں فروتنی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر فخر نہ کرے یعنی اپنے آپ کو اس سے اچھا نہ سمجھے ٭

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت میں نہ جائیگا جس کے دل میں ذرہ کی برابر تکبر ہوگا ۔ کسی نے عرض

عن ابن مسعود قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہ حسنا قال اللہ تعالی جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس ترمذی ص۲۲ جلد ۲ و مشکوۃ ص۴۲۲ و مسلم ص۶۵ ج ۱

کیا یا رسول اللہ یہ تو سب کوئی چاہتا ہے کہ میرا کپڑا اچھا ہو اور میری جوتی اچھی ہو آپ نے فرمایا خدا تعالی با جمال ہے وہ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے یعنی خوبصورتی تکبر نہیں ہے تکبر یہ ہے کہ حق کے سامنے اتراویں اور لوگوں کو حقارت سے دیکھیں ٭

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول صلعم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ و مالہ ودمہ التقوی ھھنا بحسب المرء من الشر ان یحقر اخاہ (مسلم ص۳۱۷ جلد ۲ و ترمذی ص۱۵ جلد ۲)

نہ وہ اس کی خیانت کرے نہ اسی سے جھوٹ کہے نہ اسکو ذلیل کرے مسلمان کا مسلمان پر سبھی کچھ (آبرو ، خون و مال) حرام ہے پرہیزگاری کا محل دل ہے انسان کو بُرا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ٭

اور یہ بات ظاھر ہے کہ جو شخص کسی گناہ کے سبب دوسرے کو بُرا جانتا ہے اور اسکو بُرا سمجھکر اس سے ترک کلامی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اس سے بہتر جانتا ہے اور

اور اُس پر فخر کرتا ہے - وہ اپنے آپ کو اسکی مثل کسی گناہ کا مرتکب سمجھے تو اسکو ایک
گناہ کے سبب مطلقاً بُرا نہ جانے اسکو اپنی مثل مبتلا ر گناہ سمجھکر ترس کہائے اور
پیار کے ساتھ اُنکو گناہ سے ہٹائے حضرت مسیح علیہ السلام کا قول جو نمبر (۲۱) پر منقول
ہوگا ہمارے اس بیان کا بھی پورا مؤید ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین نے کسی سے کسی گناہ کے سبب
ترک کلامی کی ہے تو فخر و تکبر سے نہین کی اور نہ اس اعتقاد سے کہ وہ شخص ایک گناہ کے
سبب مطلقاً بُرا ہوگیا ہے انکی ترک کلامی صرف نصیحۃً و صناعۃً و ہدایۃً تھی چنانچہ ان
احادیث کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے ٭

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھہ
حق ہین ملے تو سلام کرنا - دعوت کرے تو اُس کی دعوت قبول کرنا - کچھ پوچھے تو
خیر خواہی کی بات کہنا - چھینک مار کر
حمد کہے تو رحمت کی دعا دینا - بیمار ہو تو اُسکو
پوچھنا مر جائے تو اُس کے جنازہ کے
ساتھ جانا ٭

عن ابی هريرة قال قال رسول صلی الله
عليه واله وسلم حق المسلم على المسلم
ست اذا لقيته فسلم عليه واذا عطس
فحمد الله فشمته واذا مرض فعده
واذا مات فاتبعه (مسلم ص۲۱۳ جلد۲)

ان احادیث مین جو مومن اور مسلم
کا ذکر اور اس کے حقوق کا بیان ہے یہ گناہگار اہل ایمان کو بھی اپنے عموم سے
شامل ہے جو شخص گناہگار اہل ایمان کو مذہب خوارج کا مقلد ہوکر دایرہ ایمان و اسلام سے
خارج کرے یا مذہب معتزلہ کے موافق انکے ایمان مین توقف کرے وہ ان دلایل کتاب و سنت کا جواب دے
جنکو ہم مضمون "کفر و کافر" مین ضمیمہ جلد چہارم بیان کر چکے ہین ٭

(۱۱) آنحضرت نے فرمایا ہے کسی نیکی کو ہلکا یعنی تہوڑا نہ سمجھو اور نہین تو یہی
سہی کہ اپنے بہائی (یعنے مسلمان) کو

عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم

لا تحقرن من المعروف شيئاً ولو ان تلقى اخاك بوجه طلق صحيح مسلم جلد ۲ ص ۳۲۹

خندہ پیشانی سے ملو۔

عن عائشة ان رجلا استاذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وانبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت عائشة يا رسول الله قلت له كذا وكذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت اليه فقال رسول صلى الله عليه واله وسلم متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من تركه الناس اتقاء شره - (بخاری ص ۸۹۱ مسلم ص ۳۲۳ جلد ۲)

(۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہونا چاہا آنحضرت صلعم نے اسکو اذن دیا اور اس کے آنے سے پہلے فرمایا کہ یہ شخص برا ہے جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا تو آپ نے خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے اس سے بات کی وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رض نے سوال کیا کہ اے حضرت پہلے تو آپ نے اس کی نسبت ایسا کہا اور جب وہ آیا تو اس سے خندہ پیشانی وانبساط سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عائشہ تو نے مجھے بدخلق یا بدگو کب پایا ہے قیامت کے دن سب سے برے درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکو لوگ اسکی بدخلقی یا بدگوئی سے بچنے کے لیے چھوڑ رکھین ؛

عن ابی ذر قال قال رسول صلعم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن - (ابن ماجه والترمذی ص ۲۱ جلد ۲

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو فرمایا ہے خدا سے ڈرو جہان کہین ہو اور بدی کے پیچھے بھلائی کو لگا اس سے تو بدی کو مٹاوے گا اور لوگون سے اچھے خلق کے ساتھ میل جول رکھ ؛

(۱۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لوگون مین ملا رہے اور

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذٰھم افضل من الذی لا یخالطھم ولا یصبر علے اذٰھم۔ (ترمذی وابن ماجہ صـ۱۹۳ جلد ۲ عـ۴۳۳)

اور انکی تکلیف پر سہار اکرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو ان سے جدا ہو اور انکی تکلیف پر سہار انکرے ✦

(۱۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اچھا شخص وہ ہے جو خوش خلق ہے ✦

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم خیارکم احسنکم اخلاقاً (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ صـ۴۹۲ عـ۴۲۳)

ان احادیث مین خوش خلقی کا حکم عام ہے متقی مسلمانون سے مخصوص نہین اور گناہگار اہل ایمان اس حکم سے مستثنی نہین ہین بلکہ حدیث نمبر ۱۳ تو خاصکر ان ہی لوگون کے حق مین ہے جو مسلمانون کو تکلیف دیتے ہین اور اس تکلیف دہی کے سبب وہ گناہگار ہوتے ہین ✦

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین ایک اعرابی نے آکر

عن ابی ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلا من الماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین (بخاری صـ۳۵ و صـ۹۰۳ وغیرہ)

بول کردیا اور لوگ اسکے گرد ہوئے تو آپ نے فرمایا اسکا بول بند نکرو جب وہ بول کرچکا تو اوسکو آپ نے نرمی سے سمجھایا اور لوگون سے کہا کہ تم کو خدا نے آسانی کے لئے بھیجا ہے مشکل ڈالنے کے لئے۔

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

عن عائشةؓ قالت دخل رهط من اليهود
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالوا السام عليك ففهمتها فقلت
عليكم السام واللعنة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مهلاً يا عائشةؓ
فان الله يحب الرفق في الامر كله۔
(بخاری ص۸۹۰) وفي رواية قال يا عائشة
ان الله تعالى رفيق يحب الرفق ويعطي
على الرفق ما لا يعطي على العنف (مسلم ص۳۲۲)
وفي رواية عليك بالرفق واياك
والعنف والفحش (مسلم ص۳۲۲ ومشکوٰۃ ص۴۲۳)
وعن جرير من يحرم الرفق يحرم الخير
(مسلم ص۳۲۲ ومشکوٰۃ ص۴۲۴)

نے جواب مین کہا کہ تم ہی پر موت اور
لعنت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ان کو سخت گوئی سے منع کیا اور
فرمایا اے عائشہ نرمی کر خداوند تعالےٰ
نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک حدیث مین
ہے خدا تعالیٰ رفیق ہے وہ رفق (نرمی) کو
پسند کرتا ہے۔ نرمی پر وہ عنایت کرتا ہے
جو سختی پر نہین کرتا۔ ایک حدیث
مین فرمایا اے عائشہ نرمی اختیار کر اور درشتی
سختی اور بیہودگی سے بچ حدیث مین ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ بھی خیر
سے محروم رہا۔ اور ظاہر ہے کہ جو لوگ
بغض و تہاجر اختیار کرتے ہین ان کو
مسلمان گناہگارون کے ساتھ نرمی و
آسانی نہین ہوتی جب وہ ان سے بولین گے سخت کہین گے اور جب انکو دیکھینگے
قہر کی نگاہ سے دیکھین گے ✦

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس مین درستی نماز و روزہ

عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الا اخبركم بافضل من
درجة الصيام والصدقة والصلوة
قال قلنا بلى قال اصلاح ذات البين
وفساد ذات البين هي الحالقة۔

صدقہ سے بہتر ہے اور آپس مین فساد
دین کو مونڈنے والا ہے اور ایک
حدیث مین فرمایا کہ حسد اور بغض پہلی
امتون کی مرض تم مین چلی آئی ہے بغض
مونڈنے والی چیز ہے مین یہ نہین کہتا کہ

(ابوداؤد والترمذی صـ۸۳ جلد۲)

وعن الزبیر قال قال رسول الله صلعم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین (احمد والترمذی صـ۸۳ جلد۲)

بال کو مونڈتا ہے وہ تو دین کو مونڈ ڈالتا ہے۔

(۱۹) حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے۔ لوگون مین ایسے ہو رہو جیسے پرندون مین شہد کی مکھیان ہین جنکو سبھی پرندہ حقیر سمجھتے ہین۔ وہ اگر جانین جو انکے پیٹون مین برکت (شہد) ہے تو

عن علی رض قال کونوا فی الناس کالنحلة فی طیر انه لیس من الطیر شیٔ الا وهو یستضعفها ولو یعلم الطیر ما فی اجوافها من البرکة لم یفعلوا ذلک بها خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزایلوهم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وهو یوم القیمة مع من احب (دارمی صـ۵)

اونکو حقیر نہ سمجھین۔ تم لوگون کے ساتھ زبانون اور جسمون سے ملے رہو اور عملون سے اور دلون سے (یعنے اگر وہ بدعمل بداعتقاد ہون) جدا رہو ہر ایک کو اس کا بدلہ ملے گا جو اس نے کمایا۔ اور ہر شخص قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جس کو اس نے دل سے دوست رکھا یعنے اسکے دلی اعتقاد اور اعمال کو پسند کیا*

(۲۰) حضرت ابو الدرداء صحابی کا قول ہے ہم ایسے لوگون سے ہنس ہنس

ویذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوه اقوام وان قلوبنا لتلعنهم او تقلیهم (البخاری صـ۹۰۵)

باتین کرتے ہین جن سے ہمارے دل خوش نہین ہوتے یا ان کو لعنت کرتے ہین*

راقم کہتا ہے وہ لوگ ایسے ہی ہون گے جنہین حضرت ابو درداء نے کوئی وجہ محبت نپائی لعنت ہے اسکے مناسب حال سمجھی جب ایسے لوگون سے بلا صالحین کے مداراة و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا ثابت ہے تو مسلمان

اہل معاصی سے مداراۃ و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا کیون جائز نہیں۔ سلف صالحین کے خیال اور اس زمانہ کے متدینون کے حال کی وہ رباعی کیا عمدہ حکایت ہے جو بصفحہ (۱۴۱) منقول ہوچکی ہے:۔

رشنیدم کہ مردان راہِ خدا۔ الخ

(۲۱) حضرت مسیح ارشاد فرمایا کرتے لوگو! ذکرالٰہی کے سوا بہت نہ بولا کرو

انہ بلغہ ان عیسی بن مریم کان یقول لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسو قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافا فارحموا اھل البلاء و احمدوا اللہ علی العافیۃ۔

(موطا امام مالک ص۳۸۶)

اس سے تمہارے دل سخت ہوجائین گے اور سخت دل خدا سے دور ہوجاتا ہے۔ پر تمکو علم نہیں ہوتا۔ اور تم لوگون کے گناہونکو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم خدا ہو (یعنے اپنے آپ کو گناہون سے پاک اور گناہگارونکو واصلِ جہنم سمجھنے والے) تم اپنے گناہونکی طرف ایسا دیکھو کہ گویا تم بندے ہو (یعنے جو گناہ کرتے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین)

تمام لوگ دوہی قسم کے ہین ایک مبتلا بگناہ۔ دوسرے گناہون سے عافیت مین۔ پس تم مبتلاؤن پر ترس کھاؤ۔ اور خود گناہون سے عافیت مین ہو تو اسپر خدا کا شکر بجالاؤ (نہ یہہ کہ اپنی عافیت پر اتراؤ اور لوگون کو حقارت سے دیکھو اور جہنمی بتاؤ)

حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد اس ارشاد آنحضرت صلعم کے موافق ہے جو ابوذر غفاری کو آپنے فرمایا ہی کہ جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہون

عن ابی ذر فی حدیث طویل قلت اوصنی یا رسول اللہ قال لیحجزک عن

ما تعلم من نفسك ۔ (شعب الایمان بیہقی ومشکوۃ ص)	جو تجھے لوگون کی عیب بینی سے روکین ۔

ان ہی ارشادات انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کو ان کے پیر نے فرمایا تھا ۔ جسکو شیخ علیہ الرحمۃ نے رباعی ذیل مین بیان کیا ہو ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ۔۔۔ دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ۔۔۔ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش

آپنے اس ارشاد کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کا عمل ایسا تھا کہ آپ لوگون کی کہلم کہلی اور چشم دید برائیون سے چشم پوشی کر لیتے اور صرف انکے ایمان و بیان پر حسن ظنی فرما کر اس برائی سے انکو بری کرتے ۔

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ حضرت مسیح نے ایکدفعہ کسی کو چوری کرتے ہوئے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی سرقت قال کلا والذی لا الہ الا ھو فقال عیسی امنت باللہ وکذبت نفسی (صحیح مسلم ص ۲۶۵ ج ۲)	دیکھا تو اس سے کہا ۔ کیا تو نے چوری کی ہے ؟ وہ بولا خدا کی قسم ہے جسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہین مین نے چوری نہین کی تو آپ نے صاف فرما دیا کہ مین خدا تعالے پر ایمان لایا اور مینے اپنے آپ کو اس گمان مین جہوٹا قرار دیا ۔

اس معاملہ مسیح علیہ السلام کی وجہ ہمارے خیال مین وہی اہل ایمان پر حسن ظنی

تنبیہ ایسا ہی امام نووی نے شرح مسلم مین بیان کیا ہو جو ہماری نظر سے بعد تحریر توجیہ مذکور گذرا ۔ آپ فرماتے ہین

قال القاضی ظاہر الکلام صدقت من حلف باللہ تعالی وکذبت ما ظہر لی من ظاہر فعلہ فلعلہ اخذ ما لہ فیہ حق او باذن صاحبہ اولم یقصد الغصب والاستیلاء او ظہر لہ من مدہ انہ اخذ شیئا فلما حلف لہ اسقط ظنہ ورجع عنہ (شرح مسلم ص ۲۶۵)

ہے اور اپنے نفس پر بدگمانی - اُنہون نے اس شخص کی قسم اور کلمہ توحید سے یہ سمجھا کہ جو ہم نے اس شخص پہ چوری کرنے کا گمان کیا تھا وہ بُرا گمان تھا - اسپر یہ نیک گمان بھی ہو سکتا تھا کہ جس چیز کو اُس نے لیا تھا اُسکے لینے کا باجازت مالک یا اَور وجہ وہ مستحق و مجاز تھا -

یہہ تو آپ کی اہل ایمان کے آگے فروتنی اور حسن اخلاقی ہے آپ نے خنزیر جیسے حیوانات سے تخاطب کیا ہے تو اس مین بھی اپنی خوش خلقی اور حسن کلامی کو ترک نہین کیا - جسمین اہل ایمان کے لئے صاف ہدایت و نصیحت ہے کہ وہ اپنے ہم جنس انسان خصوصاً اہل ایمان سے تو خوش کلامی سے پیش آوین - ان کو خنزیر سے بدتر نہ سمجھین - جیسا کہ آج کل متدینون کا عمل ہے -

موطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسٰی بن مریم خنزیر کو ملے تو اس سے فرمانے لگے تو سلام یا سلامتی کے ساتھ نکل جا - کسی نے پوچھا آپ خنزیر کو ایسا فرماتے ہین - آپ نے جواب مین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ میری زبان سے کوئی بُری بات نہ نکلے *

عن مالك عن يحيى بن سعيد ان عيسى بن مريم لقي خنزيرا فقال له انفذ بسلام فقيل له تقول هذا لخنزير فقال عيسى بن مريم اني اخاف ان اعود لساني المنطق بالسوء

(موطا ص ۳۸۶)

حضرت مسیح کا یہ قول کہ تم لوگون کے گناہون کو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم رب ہو الخ آج کل کے متدین اہل تباغض کے عین حسب حال ہے وہ دوسرے گنہگاران اہل ایمان کو ایسے غضب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ گویا وہ خود خدا قہار ہین اور انکو جہنم کے سوا کہین جگہ نہ ملیگی - اور اپنے گناہون سے وہ ایسے آنکھ بند کئے ہوئے ہین کہ گویا وہ جنت کے مالک ہین - ایسے خود بینون کا مآل اس شخص کا حال ہے جسکا ذکر

اس حدیث نبوی میں ہے کہ بنی اسرائیل میں دو شخص دوست تھے ایک بڑا عابد تھا

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدھما مجتھد فی العبادۃ والاخر یقول مذنب فجعل یقول قصر عما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا ولا یدخلک الجنۃ فبعث اللہ الیھما ملکا فقبض ارواحھما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للاخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب فقال اذھبوا بہ الی النار۔

(مشکوۃ بروایت احمد ص ۱۹۷)

دوسرا کہتا تھا کہ میں تو گنہگار ہوں وہ عابد گنہگار کو گناہ سے روکتا تو وہ جواب میں کہتا کہ تو مجھے میرے ربّ کے سپرد کر ایکدن اسنے اسکو ایک ایسے گناہ پر پایا جسکو اسنے بہت بڑا سمجھا تو اس سے منع کیا اسکے جواب میں گنہگار نے وہی کلمہ کہکر کہا کہ کیا تو میرا محافظ ہے؟ اسپر اس عابد کو غیظ آیا اور اس نے اسکو یہ کہدیا کہ قسم ہے تجھے خدا نہ بخشے گا۔ اور تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ خدا نے ان دونوں کیطرف ملک الموت کو بھیجا اور انکو اپنے پاس بلالیا پھر اس گنہگار کو تو فرمایا تو میری رحمت سے بہشت میں داخل ہو اور عابد کو کہا کہ تو میری رحمت کو میرے بندہ سے روک سکتا ہے

اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اسکو جہنم میں لے جاؤ۔

ہمارے متدین بھائی اس حدیث کو عبرت کی آنکھ سے دیکھیں اور حضرت مسیح کی اس نصیحت پر عمل کریں۔

بعض حضرات متدین اس خودبینی کے علاوہ غیر کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش ہوتے ہیں اور اس بلا سے انکی مخلصی نہیں چاہتے۔ ان کے حال و مال سے

(۲۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس حدیث مین ڈرایا اور فرمایا ہے کہ تو

عن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلعم لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک ۔ ترمذی ص ۔ ج ۲	بھائی کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش نہو ایسا کرے گا تو خداوند تعالے اسکو عافیت دے گا اور تجھے اس بلا مین

مبتلا کرے گا ٭

اس قسم کی احادیث و آثار اور بہت ہین جن کے عموم یا خصوص سے مسلمانون پر عموماً اور گناہگار مومنون پر خصوصاً ترحم اور اون سے خوش خلقی اور کشادہ پیشانی سے میل جول کی فضیلت ثابت ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل دین تراحم وخوش خلقی وحسن معاشرت وطلاقت چہرہ ہے نہ غضب و بغض ومہاجرت و بدگوئی و ترشروئی جو صرف ضرورت کے وقت بعض مواقع مین سلف صالحین کی استعمال مین آئی ہے ۔ اسی نظر سے امام نووی نے اس طریق میل جول کو تمام انبیا اور سلف صالحین طریق ٹھیرایا ہے چنانچہ کتاب ریاض الصالحین مین بصفحہ (۱۶۲ فرمایا ہے ٭

الباب السبعون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور جمعہم وجماعتہم ومشاہد الخیر ومجالس الذکر معہم وعیادۃ مریضہم وحضور جنائزھم ومواساۃ محتاجہم و ارشاد جاھلہم وغیر ذلک من مصالحہم	لوگون سے میل جول رکھنے ۔ اوران کے جمعہ جماعتون اور نیک مجلسون مین اوران کے ساتھ ذکر کی مجلسون مین حاضر ہونے اوران کے بیمارون کی عیادت کرنے اوران کے جنازون مین شریک ہونے اوران کے محتاجون سے احسان کرنے اوران کے نادانون کو راستہ بتانے

لمن قدر على الامر بالمعروف والنهي عن
المنكر وقمع نفسه عن الايذاء وصبر
على الاذى اعلم ان الاختلاط
بالناس على الوجه الذي ذكرته هو
المختار الذي كان عليه رسول الله
صلعم وسائر الانبياء صلوات الله و
سلامه عليهم وكذلك الخلفاء الراشدين
ومن بعدهم من علماء المسلمين و
اخيارهم وهو مذهب اكثر التابعين و
من بعدهم وبه قال الشافعي واحمد
واكثر الفقهاء رضي الله
عنهم اجمعين - قال الله تعالى وتعاونوا
على البر والتقوى والايات في
معنى ما ذكرته كثيرة معلومة -
(رياض الصالحين ص۲۶)

ایسے ہی اور نیک کامون کے افضل
ہونے کا بیان - اس شخص کے حقمین
جو اچھی بات کا لوگون کو حکم کرے اور بری
بات سے منع کرے اور لوگون کو تکلیف
رسانی سے نفس کو روکے - اور لوگون
کی تکالیف اپنے نفس پر سہارے -
ایسے طور پر لوگون سے میل جول ایسا
طریق ہے جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور تمام انبیا تھے ایسے ہی
خلفاء راشدین اور ان کے سوا اور
صحابہ و تابعین اور ان سے پچھلے
علماء مسلمین اور برگزیدہ صالحین -
اور یہی اکثر تابعین کا مذہب ہے اور
تبع تابعین کا اور یہی امام شافعی اور
اور امام احمد اور اکثر فقہاء کا
قول ہے۔

اس مذہب پر دلیل وہ آیت قران ہے جسمین ارشاد ہے کہ نیکی اور
پرہیزگاری پر لوگون کی مدد کرو - اور اسباب مین بہت سے آیات ہین جو لوگون کو
معلوم ہین۔

راقم کہتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم سے (کفار تھے خواہ مومنین
گناہگار) ملے جلے رہنا - ان سے جدا نہونا - اور ان کے جفاؤن پر تحمل کرنا اور

کمال خلق و ملاطفت و اخلاص و محبت سے ان کے ساتھ پیش آنا ایسا یقینی اور بدیہی امر ہے جیسا کہ انبیاء کا وجود یا ان کی نبوت۔ جسمین کسی مسلمان کو جو انبیا پر ایمان اور کتب سماوی خصوصاً قرآن مجید بین نظر رکھتا ہو شک و تردد نہین ہے ✤

قرآن مین بہت سے انبیاء کا حال منقول ہے کہ ان کی قوم نے ان کو زبان سے برا (مجنون کاذب وغیرہ) کہا ہاتھون سے مارنے کا قصد کیا بلکہ بعض انبیاء کو قتل ہی کر دیا پھر بھی انبیاء نے ان کے جفا پر سہارا کیا اور یاقوم یاقوم کہکر ملاطفت و خوش خلقی سے اُن کو جواب دیا ✤

صحیحین کی حدیث مین ایک نبی کے حال کی حکایت ہے کہ ان کو قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا وہ اپنے چہرہ سے خون پوچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا میری قوم کو تو معاف کر وہ مجھے جانتے (پہچانتے) نہین ✤

عن عبد اللہ بن مسعود رض قال کانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیاً من الانبیاء وضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانہم لایعلمون (بخاری ۹۵ و مسلم [illegible])

اس طریق انبیاء اولین و آخرین اور سیرت سلف صالحین کو دیکھنے اور اُن آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور آثار سلف اور مذاہب و اقوال ائمہ کی طرف خیال کرنے سے صاف طور پر اور آسانی سے یقین ہو سکتا ہے کہ جو آیات قرآنیہ مین (جن سے اہل تہاغض تمسک کرتے ہین) ظالمون اور کافرون سے محبت نکرنی اور بغض و بیزاری ظاہر کرنے کا حکم ہے وہ عام نہین ہے کہ ہر ایک کافر کو ہر ایک موقع و ہر حالت مین شامل ہو ایسا ہی جو احادیث و آثار متمسک بہا ان حضرات بین آنحضرت و صحابہ و تابعین کا بعض اہل معاصی

سے کلام وسلام ترک کرنا پایا جاتا ہے وہ بھی ہر موقع وہر شخص کے لئے عام عمل و سنت ورنہ تھا - بلکہ اس حکم قرآنی اور عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ تابعین کے لئے خاص خاص مواقع اور خاص خاص محل تھے جو ان آیات قرآنی واحادیث کے جواب مین بضمن نمبر ۱ جلد ۸ و نمبر ۳ جلد ۹ بیان ہو چکے ہین +

عام حکم اور عام طریق جبپر اگلے اور پچھلے انبیاء اور ان کے صالحین اتباع چلے آئے ہین یہی خوش خلقی وحسن معاشرت اور صبر وتحمل سے اختلاط اور کشادہ پیشانی سے کس وناکس کی مداراۃ ہے +

پس جن لوگون نے صرف بعض موقع پر بعض اشخاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سلف صالحین کی ترک کلامی پیش نظر رکھکر عموماً بغض وتہاجر کو دین ٹہرالیا ہے اور اس کے مقابلہ صدہا عمومات وخصوص قرآن وحدیث سے آنکھ بند کرکے باہمی عفو وتراحم وخوش خلقی وملاطفت وخندہ پیشانی کو بیدینی قرار دیا ہے - ان لوگون نے تہوڑے حصہ قرآن وحدیث وآثار کو لے لیا ہے اور اکثر حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیۃ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء کا مورد ومصداق بنکر دکہایا ہے - عصمنا اللہ وایاہم ویاخذ باید ینا وایدیہم اجمعین +

اس مضمون مین ہمارے اصلی مخاطب ہمارے عینی بہائی اہلحدیث پنجاب امرتسر ہین - اور انہی پر ہمکو زیادہ افسوس ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے مدعی اور قال اللہ وقال رسول اللہ سے مشتغل ہوکر اپنے عینی بہائیون اہلحدیث (چہ علاتی اخوان حنفیہ وغیرہ اہل تقلید) سے صرف بعض جزئی امور پر

(جیسے خطبہ جمعہ یا عیدین ہین عربی عبارت کا ہندی زبان ہین ترجمہ کرنا یا نہ کرنا
وعلی ہذا القیاس) ملاقات وسلام وکلام ترک کر بیٹھے ہین اور عیدین کی جماعت
علیحدہ کراتے ہین اور اس مہاجرت اور علیحدگی کو کمال ایمان سمجھ بیٹھے ہین۔
وہ اس خیال ہین بیٹھے ہین تو وہ ہم کو کم سے کم ایک آیت یا ایک حدیث
یا کسی صحابی یا تابعی کی ایک روایت ایسی دکھاوین جس سے صراحۃً
یا اشارۃً یہہ ثابت ہو کہ "خدا تعالی کی رحمت سے اسکا غضب غالب ہے۔
ولہذا وہ اپنے بندون خصوصاً مسلمانون کے باہمی بغض اور سر پھٹول یا پھوٹ
مین (جسکا سبب کسی کا کوئی ایک گناہ ہو) انکے باہمی تراحم ومحبت سے (جس کے
اسباب ومقتضیات صدہا حسنات توحید اسلام۔ نماز روزہ وغیرہ ہین) زیادہ
خوش ہوتا ہے"۔ یا یہہ کہ "خدا تعالی اور اسکے رسول اور اسکے پیرون کے نزدیک
جزئیات (کوئی عمل نیک یا بد) اصول ہین۔ اور کلیات (ایمان وعقاید اسلام)
فروع ہین ولہذا انکے نزدیک جزئیات (ایک آدہ گناہ) کی رعایت کلیات
(ایمان اسلام امہات حسنات) کی رعایت سے مقدم ہے"۔ یا یہہ کہ "ہر شخص
سے اسکے کفر یا فسق کے سبب بہرحال بغض ومہاجرت واجب ہے کسی سے
عفو ومسامحت ومداراۃ جائز نہین ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وانبیا وسابقین اور ان کے اتباع وسلف صالحین نے کسی گناہگار کے ساتھ
عفو ومسامحت وخلق ومداراۃ کا معاملہ نہین کیا"۔ یا یہہ کہ "بعض لوگون سے
بعض منکرات کے سبب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ وتابعین نے
ترک کلامی کی ہے وہ صرف ظاہری طور پر اور بنظر تنبیہ وہدایت ومصلحت
وقت نہ تھے بلکہ وہ ترک کلامی دلی بغض وعداوت کے سبب سے اور بطور حد و
عقوبت تھی"۔ آنحضرت اور اون کے پیرون نے ان لوگون کو ان منکرات کے

سبب اسلام سے خارج کر کے محض بغض و عقوبت کے لایق سمجھا تھا - انکی کسی نیکی ایمان و اسلام کو لحاظ فرماکر ان کو لایق عفو و مسامحت نہ جانا تھا" ۔

جب تک وہ ان مضامین سے کوئی ایک مضمون کسی آیت یا حدیث یا قول صحابی یا تابعی سے ثابت نکرین گے وہ آنحضرتؐ یا صحابہ و تابعین یا ائمہ مجتہدین کے کسی موقع کی ترک کلامی سے اپنے بغض و تہاجر کے جواز پر استدلال نہین کرسکتے ۔

ان آیات سے وہ استدلال کرینگے تو علاوہ اس کلام کے جو ہم ان آیات کے جواب مین کر چکے ہین ان آیات کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ وہ آیات عمومات ہین جنکے مخالف و معارض اور عمومات بھی موجود ہین جو بغض و تہاجر کے مخالف حب و ترحم و ملاطفت کے مثبت ہین - پھر دونو قسم کے عمومات کی تطبیق سے جو تنویع[1] سے ہوسکتی ہے وہی بات ثابت ہوگی جو ہمنے کہی ہے کہ حکم مہاجرت و ترک کلام و سلام عام حکم نہین ہے ۔

اور اگر وہ کسی خاص واقعہ سے (جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ و تابعین سے ترک کلامی پائی جاتی ہے) استدلال کرین گے تو اسکے

[1] تنویع کی لغوی معنی قسم قسم کرنا ہے - اصولیون کی اصطلاح مین تنویع یہ ہے کہ دو عامون سے ایک عام کو بعض افراد سے مخصوص کرین دوسرے کو بعض اور افراد سے مثلاً جن نصوص مین کفار سے دوستی کی مخالفت وارد ہے انمین کفار سے وہ کفار مراد لین جو مسلمانون کو ستاوین - اور جن نصوص سے کفار کی دوستی کا جواز نکلتا ہے ان مین کفار سے وہ کافر مراد قرار دین جو مسلمانون کی محسن و مربی ہون اس تنویع سے دو متعارض عامون مین تطبیق کرنا کتب اصول مین بیان ہوا ہے - چنانچہ مُسلّم مین کہا ہے ثم الجمع فی العامین بالتنویع -

مقابلہ مین وہ خاص واقعات پیش کئے جائینگے جن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کی مرتجبین منکرات سے ملاطفت اور حسن اخلاقی ثابت ہوتی ہے ۔ (چنانچہ کعب بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاطب بن ابی بلتعہ سے باوجود ارتکاب جاسوسی ومخبری کے ملاطفت سے پیش آنا اور حضرت عمرؓ کو اُن کی مزاحمت وسختی سے روکنا ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ ۹۰) اور حضرت ابن الزبیر سے حضرت عایشہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین حضرت ابن الزبیر کا یہ قول کہ حضرت عائشہ کو مجھ سے ترک کلامی حلال نہین ہے - اور خود حضرت عائشہ کی اس فعل پہ افسوس وندامت ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو اشاعۃ السنۃ ۔۔۔ جلد ۹ صفحہ ۸۷) وعلی ہذا القیاس) اس سے بھی وہی بات ثابت ہوگی کہ یہ ترک کلامی عام حکم نہین ہے بلکہ بعض مواقع اور بعض حالات سے مخصوص ہے ۔

الحاصل اُن عمومات قرانیہ اور واقعات خاصہ سے (جنکے مقابلہ ومعارضہ مین دوسری عمومات اور واقعات ثابت ہین) اُن کا خیال ومقال ہرگز ثابت نہوگا جب تک کہ وہ ان عمومات وواقعات کے ساتھ ان مضامین کو بھی ثابت نکرینگے جنکا ثبوت ہم نے طلب کیا ہے - اور بلا اثبات مضامین معروضہ بالا انکا اپنے معمولی بغض وتہاجر کو (جسکی تشریح ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۴۴ کر چکے ہین) دین قویم وصراط مستقیم ٹھہرانا اور اس کی تائید وثبوت مین بن سمجھے بوجھے الفاظ قران احادیث وآثار کو ہاتھ مارنا بجز اس کے کسی امر کا ثبت نہوگا کہ ان کو قران وحدیث سے بجز اوراق گردانی اور الفاظ خوانی کوئی تعلق نہین ہے - ہم حسبۃً للہ ونصیحۃً لخلق اللہ ان کی خدمت مین بڑے ادب و انکسار سے ملتمس ہین کہ آب بھی وہ غور وتامل وفہم وفکر سے کچھ کام لین اور

ان آیات و احادیث و آثار کو جو ان کے متمسکات کے معارضہ مین ہم نے پیش کئے ہین اور ان کے نظایر کو جو قران و کتب حدیث مین اور بہت کثرت سے موجود ہین انصاف سے دیکھین اور جانبین کے دلایل کا میزان عدل مین موازنہ کرین اور ان مین تطبیق و توفیق کیصورت نکالین - اس غور و تامل و فہم و انصاف و موازنہ و تطبیق کے بعد امید ہے کہ وہ اپنی معمولی تباغض و تہاجر کو چھوڑ دینگے اور آپس مین ترک سلام و کلام وہ اسی حدتک اور اسی غرض سے کرینگے جس حدتک اور جس غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین صحابہ تابعین نے کی تھی (جسکو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۵۶ و صفحہ ۳۶۲ و نمبر ۳ جلد ۹ مین بصفحہ ۶۸ وغیرہ عرض کر چکے ہین)

ہمارے علاتی بھائی حنفیہ وغیرہ مقلدین اہل سنت بلکہ اہل تشیع وغیرہ اہل اسلامی ملت بھی ہمارے خطاب کے احاطہ سے خارج نہین ہین ۔

ان لوگون کے حق مین جو ہم اپنے عینی بھائیون اہل حدیث سے چاہتے ہین وہ ہم نمبر ۱۲ جلد (۸) اور نمبر ۳ جلد ۹ مین عرض کر چکے ہین کہ "وہ کسی اسلامی فرقہ کو (اہل سنت کہلاتے ہون خواہ اہل بدعت) دین سے خارج نہ سمجھین اور ان سے بغض و عداوت اختیار نہ کرین - گو ان کے بعض عقاید و اعمال کو برا سمجھین اور خصوصاً حنفیہ و شافعیہ وغیرہ کو تو وہ اپنی مثل اہل سنت سمجھین ان کو بدعتی و مشرک کہنے سے احتراز کرین - چنانچہ انکے پیشوا سے طریقت اور امام مذہب حضرت مولانا اسمعیل شہید رح ایضاح الحق مین وصیت فرما گئے ہین ۔"

اس مقام مین علاوہ بران ہم یہ کہنا بھی ضروری اور اپنا منصبی فرض جانتے ہین کہ ہمارے اہل حدیث بھائی اپنے علاتی بھائیون

حنفیہ کو (جوان کے ہم وطن وہم جوار ہین) اسی محبت کی نگاہ سے دیکھین جیسے اپنے حقیقی بھائیون اہل حدیث کو دیکھتے ہین اور اُن کے اکابر مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اکابر اتباع کو اسی عظمت کی نگاہ سے دیکھین جس نگاہ سے وہ اپنے آئمہ اہل حدیث امام بخاری و امام مسلم وغیرہ کو دیکھتے ہین گو ان مین اُن مین بعض فروعات جزئیہ رفع الیدین وآمین بالجہر و قرأۃ فاتحہ خلف الامام وغیرہ مین فرق ہے ۔

ہمارے تیز مزاج بھائی جو اصول و فروع مذہب سے بے خبر ہین اور صرف سنی سنائی باتون پر ایمان لا کر حنفیہ کی بدگوئی اور ان کے آئمہ مذاہب سے بدظنی کے خوگیر ہین ہماری اس ناصحانہ التماس کو سنکر یکایک چونک پڑین گے اور حیرت و تعجب سے کہین گے کہ "صاحب اشاعۃ السنۃ نے یہ کیا غضب ڈہایا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کو یکسان کر دیا ۔ اور امام ابو حنیفہ کو امام بخاری کا ہمسر بنا دیا ۔ کُجا آسمان و کُجا ریسمان" ہم لوگ حدیث پر عامل اور حنفیہ مقلدین حدیث کے تارک بلکہ منکر ۔ اور امام بخاری علم حدیث مین امام اور امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث بلا کلام حتی کہ اُن کی نسبت ہماری جماعت مین مشہور ہے کہ اُن کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین" ولیکن اگر وہ صبر و تحمل سے ہمارے پورے مضمون کو پڑہین گے تو اپنے اس تعجب پر افسوس کرینگے ۔ اور اپنے ان خیالات کو جو حنفیہ اور ان کے امام مذہب کی نسبت وہ رکھتے ہین افترا و بہتانات سمجھین گے اور ہماری وصیت کو افراط و تفریط سے بری اور عین انصاف پر مبنی خیال کرین گے ۔

نصیحت مساوات محبت اہلحدیث و اہل التقلید ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ مقلدین حنفیہ اور اہلحدیث اپنے فروعی مذہب اور حدیث صحیح پر عمل کرنے مین مساوی ہین ۔ بلکہ اس سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ اصول عقائد مین

متفق ہین گو بعض فروعات مین مختلف بھی ہین۔ ان فروعات اختلافیہ مین بھی اُن سب کا اصل اصول ایک ہے۔ مقلدین حنفیہ بھی اپنے فروعات مین ویسا ہی اتباع قران وحدیث کو پیش نظر رکھتے ہین جیسا کہ عاملین بالحدیث، گو ان مین اُن مین یہ فرق ہو کہ وہ بواسطہ مجتہدین قران وحدیث پر عمل کرتے ہین یہ بلاواسطہ +

(۳) جن احادیث پر مقلدین عمل واستدلال کرتے ہین وہ غالباً اُنھی لوگون کے نزدیک صحیح یا لائق عمل ہین۔ اور احادیث معمول بہا اہلحدیث غالباً فریقین کے نزدیک صحیح و لائق عمل ہین

(۴) قران وحدیث سے کسی مسئلہ کی دلیل نہ ملنے کے وقت وہ محض تقلید ائمہ پر اکتفا کرتے ہین یہ اسوقت بھی کسی کی تقلید نہین کرتے اپنی رائے سے اباحت اصلیہ وغیرہ پر عمل کرتے ہین۔ ایسا ہی اور وجوہ فرق ہین جن سے کوئی منصف مزاج یہ نہین نکال سکتا کہ حنفیہ قران وحدیث سے متمسک نہین ہین اور اُن کا اصل اصول اہلحدیث کی اصل اصول کے مخالف ہے۔

ہان حنفیہ مین بعضے لوگ ایسے ضدی اور ہٹ دہرم بھی ہین جن پر بعض احادیث کی صحت ثابت ہو جاتی ہے اور اُس مین دعوے نسخ یا تاویل کی گنجایش بھی نہین ہوتی۔ ومعہذا وہ حدیث پر عمل کرنے کو برا جانتے۔ اور حدیث کے مقابلہ مین تقلید کو واجب سمجھتے ہین ایسے حنفیہ ہماری بحث وخطاب سے خارج ہین۔ بلکہ خود منصف حنفیہ ان کو خارج از بحث سمجھتے ہین چنانچہ ہمارے زمانہ کے منصف مزاج حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی (جنکو ہم اسی محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے اپنے گروہ اہلحدیث کے اعیان واکابر کو دیکھتے ہین اور اپنے گروہ کی ان نوجوانون پر جوان کو نا ملائم الفاظ اہل بدعت وغیرہ سے یاد کرتے ہین سخت افسوس

کہتے ہین اپنے رسالہ فوایدبہیہ فی تراجم الحنفیہ کے صفحہ ۴۹ مین امام عصام بن یوسف شاگرد امام ابویوسف کے نماز مین رفع الیدین کرنے کی روایت نقل

ویعلم ایضاً ان الحنفی لو ترک فی مسئلة مذهب امامه لقوة دلیل خلافه لا یخرج به عن ربقه التقلید بل هو عین التقلید فی صورة ترک التقلید الا ترى الى ان عصام بن یوسف ترک مذهب ابی حنیفة فی عدم الرفع ومع ذلک هو معدود فی الحنفیة ویؤیده ما حکاه اصحاب الفتاوی المعتمدة من اصحابنا من تقلید ابی یوسف یوما الشافعی فی طهارة القلتین والی الله المشتکی من جهلة زماننا حیث یطعنون علی من ترک تقلید امامه فی مسئلة واحدة لقوة دلیلها ویخرجونه عن مقلدیه ولا عجب عنهم فانهم من العوام انما العجب ممن یتشبه بالعلماء و یمشی مشیهم کالانعام ۔

(فواید بہیہ صفحہ ۴۹)

کرکے فرماتے ہین ۔ کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حنفی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب بلحاظ قوت دلیل مذہب مخالف چھوڑ دے تو وہ اسکی تقلید سے خارج نہین ہوتا ۔ بلکہ اس ترک مذہب مین (جسمین دلیل قوی پر عمل کیا جاوے) عین تقلید مذہب پائی جاتی ہے (کیونکہ دلیل قوی پر عمل کرنا عین ارشاد امام ہے) دیکھو امام عصام بن یوسف نے مسئلہ رفع یدین مین امام ابوحنیفہ کا مذہب چھوڑ دیا ۔ اور باوجود اس کے وہ حنفیون مین شمار ہوتے ہین ۔ اسی کا موید ہے جو ہمارے معتبر اہل فتاوی نے نقل کیا ہے ۔ کہ امام ابویوسف نے ایکدن مسئلہ طہارت قلتین مین امام شافعی کے قول پر عمل کرلیا تھا ۔ پس ہمارا گلہ (یا فریاد) اپنے زمانہ کے جاہلون کی طرف سے خدا کی جناب مین ہے ۔ کیونکہ وہ اس شخص کو جو بلحاظ قوت دلیل کسی مسئلہ مین اپنے امام کی تقلید ترک کرے طعنے کرتے ہین اور اسکو اسکے

مقلدون سے نکال دیتے ہین۔ ان کے اس فعل پر کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی ہین تعجب تو اُن لوگون سے آتا ہے جو علما بن بیٹھے ہین اور جانورون کی طرح اون جاہلون کی چال چلتے ہین"۔

ولیکن یہ یاد رہے کہ ایسے ضدی حنفی اس ملک مین بہت کم ہین ان کے سبب کل حنفیہ بدنام نہین ہو سکتے۔

ایسا ہی **نصیحت مساواۃ تعظیم** ائمہ سے ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ وہ سب ائمہ جملہ کمالات و صفات مین مساوی ہین۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ وہ سب واجب التعظیم ہونے مین مساوی ہین۔ گو بعض کمالات سے بعض ائمہ کو مزید خصوصیت ہے جیسے کثرت حدیث سے امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث کو خصوصیت ہے اور مزید قوت استنباط و اجتہاد سے امام ابو حنیفہ وغیرہ آئمہ فقہاء کو وعلی ہذا القیاس * اور اس تفاوت صفات و خصوصیات سے کسیکی تعظیم کے وجوب مین فرق نہین آتا۔ اس تفصیل مقصود سے ہماری نصیحت کا انصاف پر مبنی ہونا ثابت ہوا۔ اور اس کے ضمن مین یہ بھی بیان ہوا کہ عموماً حنفیہ کو تارک یا منکر حدیث کہنا محض افترا ہے۔ اور اُسکا تفصیلی ثبوت جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنۃ مین موجود ہے جسکا خلاصہ رسالہ نمبر (۵) جلد (۹) مین منقول ہوا ہے *

رہا ہمارے بھائیون کا یہ کہنا کہ امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث ہین اور ان کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین" ۔ اسکا پہلا حصہ تو مصنفین حنفیہ کے نزدیک بھی مسلم ہے وہ صاف تصریح کر چکے ہین کہ پچھلے آئمہ مجتہدین امام شافعی و امام احمد بن حنبل اور آئمہ محدثین کی نسبت امام ابو حنیفہ کو احادیث کم پہنچی ہین۔ امام شعرانی نے کتاب میزان کے صفحہ ۲ وغیرہ مین کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے وقت حدیثین جمع نہوئی تہین اسلئے حدیثین اُن کو کم ملی۔ دوسرے امامون کے وقت

حدیثین جمع ہوگئین توان کو زیادہ میسر آئین جسکو ہمارے زمانہ کے مصنف حنفی مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے اپنی کتاب النافع الکبیر کے صفحہ (۱۸) مین نقل و تسلیم کیا ہے اور یہ سب عبارتین ہمارے ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۹۹ء مین منقول ہین ۞

مگر اس کا دوسرا حصہ **محض افترا** ہے جسکا منشا ان لوگون کی بے علمی و نافہمی ہے۔ اس امر کا کوئی اہل عقل قایل نہین اور نہ ہوسکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کو صرف سترہ حدیثین صحیح پہنچی تہین ۞

ان لوگون کے اس **افترا** کا منشا یہ ہے کہ **ابن خلدون** حضرمی نے اپنی تاریخ العبر مین کہا ہے (جسکو نواب صاحب بہوپال نے اپنے رسالہ حطہ مین بصفحہ ۴۳ نقل کیا ہے) کہ امام ابو حنیفہ کی روایت حدیث سترہ تک پہنچی ہے۔

> فابو حنیفة رح یقال بلغت روایة
> الی سبعة عشر حدیثا او نحوه -
> (تاریخ ابن خلدون و حطه)

جسکے صحیح معنے یہ ہین کہ جو حدیثین امام ابو حنیفہ رح نے لوگون کو سنائین اور روایت کی ہین انکی تعداد سترہ ہے اس سے ہماری بے علم بھائیون نے یہ سمجھ لیا کہ جو حدیثین امام ابو حنیفہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی ہین اُن کی تعداد سترہ ہے اور ان بیچارون نے نہ سوچا کہ ایک شخص کا لوگون کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو روایت کرنا اور امر ہے اور اس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث کا پہنچنا دوسرا امر ہے۔ اُنہون نے امر اوّل کو امر دوم سمجھ لیا اور لوگون یہ سنایا اور سمجھایا کہ ابو حنیفہ رح کو صرف سترہ حدیثین پہنچی تہین۔ ان کے اس **افترا کا جواب خود ابن خلدون** کی اسی کلام مین موجود ہے جسکا ایک ٹکڑا یہ حضرات سے بھاگے ہین کلام سابق کے متصل ہی **ابن خلدون** نے کہا ہے (چنانچہ حطہ مین بھی

بصفحہ ۳۴ منقول ہے) کہ بعض دشمنون اور ظالمون سے یہ بکواس کی ہے کہ آئمہ

وقد تقول بعض المبغضين المتعسفين الى ان منهم من كان قليل البضاعة فى الحديث فلهذا اقلت روايتة ولا سبيل الى هذا المعتقد فى كبار الائمة لان الشريعة انما توخذ من الكتاب والسنة ومن كان قليل البضاعة من الحديث فيتعين عليه طلبه روايته والجد والتشمير فى ذلك لياخذ الدين عن اصول صحيحة ويتلقى الاحكام عن صاحبها المبلغ لها وانما قلل منهم من قلل الرواية لاجل المطاعن التى تعترضه فيها والعلل التى تعترض فى طرقها سيما والجرح مقدم عند الاكثر فيؤديه الاجتهاد الى ترك الاخذ بما يعرض مثل ذلك فيه من الاحاديث وطرق الاسانيد ويكثر ذلك فتقل روايته لضعف فى الطرق۔

(تاریخ ابن خلدون صفحہ ۳۴)

مجتہدین مین سے جس نے روایت حدیث کم ہے اس کی بضاعت علم حدیث مین کم تھی (یعنے اس کو حدیث کم پہنچی تھی) اسی لئے اس نے روایت بھی کم کی ۔ اور درحقیقت اکابر آئمہ کی جناب مین ایسے (بد) اعتقاد کو کوئی راہ نہین ہے ۔ کیونکہ شریعت تو کتاب وسنت سے لیجاتی ہے پہر جس امام شریعت کی علم حدیث مین پونجی کم تھی اسپر واجب تھا کہ اسکی طلب وتحصیل مین کوشش کرتا تاکہ صحیح اصول سے دین کو اخذ کرتا ۔ ان آئمہ سے جس نے روایت حدیث کم کی ہے اس نے اسور طعن کے سبب جو صحت حدیث پر عارض ہوتے ہین روایت حدیث کم کی ہے اس کا اجتہاد احادیث محل اعتراض کے ترک روایت پر باعث ہوا ہے اسی وجہ سے انکی نقل روایت مین کمی ہوئی +

راقم کہتا ہے ۔ ابن خلدون نے جو اس قلت روایت کی علت بیان کی ہے ۔ اس سے ہمکو

اتفاق نہین ہی (چنانچہ ضمیمہ سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۸۶۸ء مین ہم اس امر کا اظہار کرچکے ہین) ہمارا اتفاق ابن خلدون کی اس بات سے ہے کہ امام ابوحنیفہ کے سترہ احادیث روایت کرنے سی یہہ سمجھ لینا کہ ان کے معلومات بھی اسیقدر قلیل تھے حق و انصاف نہین ہے۔

اب امید ہی ہماری نا واقف بہائی اہلحدیث امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ بات کہ اُن کو صرف سترہ حدیثین پہنچی ہین نہ کہینگی۔ اور اس غلط بیانی سے باز آئین گے۔

ایسا ہی ہم اپنے علاقی بہائیون حنفیہ سے اپنے عینی بہائیون **اہلحدیث** کے حقین یہ چاہتے ہین کہ وہ ان کو فروعی اختلاف کے سبب دین سے خارج نہ سمجھین اور بنظر اصول و عقائد انکو اسی محبت کی نگاہ سی دیکھین جس سی وہ اپنی بہائیون حنفیہ یا اور علاتی بہائیون شافعیہ وغیرہ مخالفین فی الفروع کو دیکھتے ہین اور اپنی کتب اصول و فروع کیطرف مراجعت فرماکر یہ خیال کرین۔ کہ ان کے اکابر مذہب نے ان **اہل قبلہ** کی جو اصول و فروع دونو مین ان کے مخالف ہین (جیسے شیعہ خوارج وغیرہ) تکفیر نہین کی۔ اور صاف تصریح کردی ہی۔ کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے **اہلحدیث** تو صرف بعض فروعات مین ان کے مخالف ہین جنکے خلافیات کی نسبت ان کے متشدد علما نے بھی یہ کہدیا ہے کہ وہ ایسے خطا ہین جن مین صواب کا احتمال ہے۔

اور یہ بھی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ اجتہادیات مین خطا محل عفو ہی بلکہ یہ خطا صواب کی مثل ہی جسپر ایک ثواب ملنی کی امید ہے۔

لا نکفر احدا من اهل القبلة۔
(شرح عقائد وغیرہ)
اذا سئل عن مذهبنا و مذهب خصومنا قلنا مذهبنا صواب یحتمل الخطاء و مذهب خصومنا خطاء یحتمل الصواب۔
(اشباہ وغیرہ)

شاید ہماری علاتی بہائی حنفیہ یہ عذر پیش کرین کہ جس حالت مین آج کل کے اہلحدیث

ہمکو بدعتی و مشرک و بیدین سمجھتے ہیں تو ہم اُن کو کیون بیدین نہ کہین - اس عذر کے
جواب مین اوّلاً تو ہم یہ کہتے ہین کہ بدگوئی کے بدلہ بدگوئی مردانگی نہین فتوت و مروت یہ
ہے کہ بدگوئی کا جواب نکوئی سے دین ؀

بدی را بدی سہل باشد جزا		اگر مردی احسن الی من اسار

بنا بریں علیہ ہمارے علاقی بہائی حنفیہ کو جو اپنے اصول و فروع کے پابند ہین مناسب ہی کہ اگر
کوئی نادان گروہ اہلحدیث سے انکو بُرا بھی کہے تو اُس کے بدلے وہ ہمکو بُرا نہ کہین اور
اسمین اپنے اسلاف کی پیروی کرین جو خوارج جیسے متشدد و مکفرین خلایق اور روافض
جیسے مکفرین طبقہ اعلی اہل اسلام کو کافر نہین کہتے ؀

اس التماس کو ہمارے علاقی بہائی حنفیہ معرض قبول مین جگہ نہ دین تو ان کے اس عذر کے
جواب مین ثانیاً ہم یہ گذارش کرتے ہین کہ اگر ہمارے بہائی بدگوئی کے بدلے بُرا کہنا چاہتے
اور قصاص لینا ہی پسند کرتے ہین تو خاصکر ان اشخاص گروہ اہلحدیث کو جو انکو بُرا کہتے
ہین یا اُن کے آئمہ مذاہب کی توہین کرتے ہین جو کہنا چاہتے ہین کہین - چند نا لایق
افراد کے سبب کل گروہ پر بدگوئی کا گمان نکرین - اور نہ کل گروہ کو بُرا کہین ؀

اس گروہ کے اکابر و خواص مذہب حنفی کے مقلدین اور انکے آئمہ کو ہرگز بُرا نہین کہتے
بلکہ ان کے بدگوؤن اور طاعنون کو بُرا سمجھتے ہین ؀

شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے (امتع اللہ المسلمین
بطول حیاتہ) اپنے فتوون مین جو مقلدین کے رسایل مین درج ہوکر چھپ چکے ہین صاف
فرمایا ہے کہ جو شخص پیروان مذہب خاص کو مطلقاً گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے - اور آپ
باتباع و توافق رائے اپنے شیخ مولانا محمد اسحاق مرحوم یہ بھی فرمایا کرتے ہین کہ جو شخص آئمہ
مجتہدین کو بُرا کہے وہ چھوٹا رافضی ہے ؀

نواب صاحب بہوپال نے اسباب مین ایک سو چار[۱۰۴] صفحہ کا ایک مستقل رسالہ

"تالیف کیا ہے جسکا نام "جلب المنفعۃ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین الاربعۃ" ہے اور اور اسکا خلاصہ مطالب اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ مین منقول ہو چکا ہے - اسمین آپنے طاعنین ائمہ مجتہدین کو جاہل و شوریدہ کہا ہے - اور اس مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نص کے مقابلہ مین تقلید کو شرک جانتے ہین مگر کسی مقلد پر کفر و شرک کا فتویٰ نہین لگاتے - جسکا سر وہی ہے جو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۲) جلد (۹) کے صفحہ (۴۸) و نمبر ۱۲ جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ مین بیان کر چکے ہین

اشاعۃ السنۃ سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ وغیرہ آئمہ مجتہدین کی بدگوئی بیدینی ہے اور مقلدین مذہبی حنفی وغیرہ کو کافر یا مشرک یا بدعتی کہنا جائز نہین ہے (دیکھو ضمیمہ سفیر ہند مطبوعہ ۳۱ مارچ ۱۸۷۶ء و ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱ و اشاعۃ السنۃ جلد ۲ نمبر ۹ و جلد ۸ نمبر ۶ و جلد ۰۰ نمبر ۵)

اِن تصریحات کے ساتھ ہمارے علاقی بھائی حنفیون کو کب مناسب ہے کہ چند جہلاء کی بدگوئی کے سبب کل طائفہ پر بدگوئی کا گمان کرین - اور سب کو برا کہین آیندہ ان کو اختیار ہے - وما علینا الا البلاغ ●

"مشاورت کا مشورہ" اس مضمون کو ہم جگہ نہونے کے سبب نہین لکھ سکے - وہ کبھی ہی بالفعل ہم ایک رسالہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جسمین مشاورت کے متعلق ایک مختصر مضمون مندرج ہے اور علاوہ بران اسمین رسوم مروجہ شادی وغیرہ پر دلچسپ بحث ہے - وہ رسالہ غنچہ مرادہے جسکے مولف ہماری دلی دوست مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب ساکن آرہ ضلع شاہ آباد ہین اور وہ بقیمت ۲ / ۶ پائی بشمول محصول ڈاک مؤلف سے ملسکتا ہے ●

تلخیص رسالہ علم الٰہی عقلی

(جسکا سلسلہ نمبر ۵ جلد ۹ سے شروع ہے)

بقیہ فصل اول باب اوّل

۸ - اگر کوئی کہے کہ تم نہیں جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہے ہین تو بس تمہین کیا معلوم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنا بانی ہے رد نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہے - جاننا چاہئے کہ ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ؛

فصل دوسری

بیان مذکور چلا جاتا ہے

۱ - فرض کرو کہ اس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہے کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور کوئی اسکا بانی ہے ؛

۲ - وہ یہ بھی سمجھا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہے تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اس سے نکلین سبھون کا بانی وہ ہے ؛

۳ - اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور یون سلسلہ ہمیشہ جاری ہے اس سے ہرگز ثابت نہوگا کہ کوئی بانی نہین ہے یہ نتیجہ قائم رہیگا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ ان کا بانی کون ہے ؛ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی

جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب
کرنے والے کے نہین ہو سکتی ہے سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا
کافی جواب نہین ہے ؛

۴ - شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دَور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑون گھڑیاں
بنتی چلی آئی ہین تو بھی عقل کو کچھ تسلی نہین کیونکہ عقل چاہتی ہے کہ یہ حکمت کہان سے
آئی اِس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے
اور یہان پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اِسکی
حکمت کہان سے آئی حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اور اگر
کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی دوسری گھڑی سے نکلی اور اسی طرح کروڑون نکلین
تو کیا ہوا یہی معاملہ ہے کہ حکمت تو ہے لیکن حکیم نہین کاریگری ہے لیکن کاریگر نہین
ترتیب ہے لیکن کوئی ترتیب کرنیوالا نہین سو نا سپک مت والون کے دعوےٰ سے
یہی نتیجہ نکلتا ہے جو کہ بالکل عقل کے خلاف ہے؛

دوسرا باب

اثبات دلیل مذکورہ کو خلقت کے بیان مین

دلیل یہ ہے کہ حکمت سے حکیم اور کاریگری سے کاریگر اور ترتیب سے ترتیب کرنیوالا
ثابت ہوتا ہے - جاننا چاہئے کہ جیسی گھڑی مین حکمت اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے
ایسی ہی خلقت مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اب ہم ایک قدرتی
چیز کیطرف کہ وہ آنکھ ہے غور کرین گے اور اوسکو انسان کے ایک اوزار کے مقابلہ
مین کہ دوربین ہے رکھین گے ؛

اب دیکھو کہ جو مطلب اور حکمت دوربین مین ہے وہی آنکھ مین بھی ہے۔

ہمعصرونکو دوستانہ نصیحت

ہمارے ہمعصر احباب بخوبی جانتے ہین کہ باہم جنگ جدال کو ہم ایکمدت سے ترک کرکے باہمی مصالحت اصلا
کیطرف متوجہ ہین الیسے حالتین ان لوگون کو جو ہماری طرح اصلاح یا ریفارمیشن کو منصب پیشین
کے مناسب ہے کہ وہ ہمسے چھیڑ چھاڑ رکھین ۔ اور وہ بھی ایسے امورمین جنمین چھیڑ چھاڑ کو وہ کندن کیا ہے
برآوردن ہے بڑہکر کوئی ثمرہ ندے ؟

ایک ہمعصر ثابت ان امور کو ثابت کرنیکے درپئے ہین کہ مولف اشاعۃ السنۃ[1] امام
ابوحنیفہ کا توہین کنندہ ہے اور اسنے[2] نوح بن الفرغانی کو نوح ابن مریم قرار دیا ہے ۔ اور امام بخاری سے[3]
دو بچون نے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت کا فتویٰ دیا تھا جسکی سبب انکا بخارا سے اخراج ہوا ۔

ہر چند ہم انکو بلا تخاطب تجاہر دو دفعہ (نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۱ جلد ۹) مین سمجھا چکے ہین کہ ہم امام ابوحنیفہ
کی توہین کو بیدینی جانتے ہین اور اس امام والاشان کے بدل معتقد ہین ۔ اور ہمنے نوح بن الفرغانی کو
نوح بن ابی مریم قرار نہین دیا ۔ نوح بن الفرغانی کی نسبت جو کچھ کہا ہے تعلیقاً و شرطیہ طور پر کہا ہے ۔
اور امام بخاری نے بکری کے دودہ سے رضاعت ثابت ہونیکا فتویٰ نہین دیا ہے بخارا سے انکے اخراج کا سبب اور
ہے جو ثقات اہل سیر نے بیان کیا ہے" ۔ ولیکن وہ صاحب نہین مانتے اور اپنی اسی بدگمانی و غلط بیانی پر
اصرار کئے جاتے ہین ۔

ومعہذا وہ اپنی بدگمانی و غلط بیانی کا اثبات ایسے بیان و دلایل سے کرتے ہین جنمین نظر
کرنا (چہ جائیکہ انکا جواب دینا) محض لاطایل نظر آتا ہے ۔ اسکی تمثیل مین ہم انکا ایک بیان پیش کرتے ہین ۔
ہمنے انکے الزام دوم (کہ مولف اشاعۃ السنۃ نے نوح ابن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دیا ہے") کے جواب
مین نمبر ۱۲ جلد ۸ مین کہا تھا کہ ہمنے ابن الفرغانی کو ابن ابی مریم قرار نہین دیا بلکہ تعلیقاً اور شرطی طور پر
کہا ہے کہ اگر یہ نوح وہ نوح ہے تو یہ شخص لائق اعتبار نہین ہے اور شرطیہ مین امکان مقدم ضروری نہین ہے
تعلیق بالمحال بھی جائز ہے" ۔ اسکے **جواب** مین **آپنے** یہ نہین سوچ کے **دیا تھا** کہ
یہان تعلیق بالمحال نہو وہان مقدم کا وجود ضروری ہے" اسکے **جواب** مین ہمنے نمبر ۱ جلد ۹ مین

لکھا تھا کہ اگر ہماری قضیہ اَن کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یحل الاعتماد علیہ، مین تعلیق بالمحال نہین اور تعلیق بالممکن ہی اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلّم ہے تو پھر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہی" اور اسکی ساتھہ یہہ بھی عرض کیا تھا کہ افسوس بیفہم و علم اور یہہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ" جسمین اس امر کیطرف اشارہ تھا کہ آپ ہماری بلکہ اپنی مونہہ کی نکلی ہوئی بات کو نہین سمجھتے تو پھر آپکو ہوس نکتہ چینی کب زیبا ہی۔ اسکی جواب مین آپ نے فرمایا ہی کہ قضیہ ان کان نوح بن الفرغانی الخ مین حکم فرضی و تقدیری ہی نہ واقعی و نفس الامری اور واقعی طور پر یہہ قضیہ کاذب ہی اور اسکی تائید مین اس عبارت سلّم کو پیش کیا ہی قال العلامۃ الدوانی کذب التالی فی جمیع الاوقات الواقعیۃ لا یلزم منہ کذبہ فی الاوقات التقدیریۃ فالنار یقتہ فی جمیع اوقات قدر (ای فرض) فیہا حماریۃ زید ثابتۃ لہ و انکانت بحسب الاوقات الواقعیۃ مسلوبۃ عنہ" جس سی یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ وہ حضرت نہ حکم کے معنی جانتی ہین اور قضیہ شرطیہ کے کذب و صدق کی معنے سی واقف ہین اور نہ اس عبارت سلّم کی (جسکو انکی مدعا سی بال کی برابر تعلق نہین ہی) معنے سمجھتے ہین۔

لہذا ہم اب ان کو درپیش دہ بھی مخاطب نہین بناتے اور انکی کسی بات کا جواب نہین دیتی جنکا مبلغ فہم یہہ ہی کہ وہ اپنی مونہہ سی نکلی بات بہی نہین سمجھتے اور بحث ایسے امور مین کرتے ہین جنسے کوئی ثمرہ و نتیجہ مرتب نہو انسی خطاب کرنا اپنی اوقات کی خونریزی کرنا ہی آیندہ وہ ہم سی خطاب کے بہی بہی نہ تکینگے تو نا چار ہم انسے پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگی۔ ہان انکو اپنی غلط فہمی کا یقین نہو تو ہم انکو کسی منصف مسلم الطرفین سی اس امر کا یقین دلا سکتے ہین۔ یہہ امر منظور ہو تو ہم کسی منصف مسلم الطرفین کا نام اور صورت سوال جسپر منصف رائے ظاہر کری درج رسالہ کرین +

ایک نوجوان اور ہین جو محض اپنی غلط فہمی سی ہم پر ایک الزام جما کر معترض ہو بیٹھی ہین۔ باوجودیکہ وہ ہماری انکار مباحثہ پر ہمکو تحریری عہد دی چکی تہے کہ مین انشاء اللہ تعالی ہرگز جدل کو راہ نہ دونگا۔ آپ ضرور اپنا پرچہ میری پاس روانہ کیا کرین"

ہمنے ایک شخص کی نسبت جسکو ہم دلسی دوست رکھتے ہین اور وہ ہمکو لکھا تھا کہ انکو اپنی تصانیف مین تحقیق کا التزام نہین" جسکے معنی کسی نا کسی بہی سمجھتا ہی کہ انمین تحقیق و عدم تحقیق دونو کا دخل ہے + اس نوجوان نے ہماری اس فقرہ کا مطلب قرار دیا ہی کہ اس شخص کی تصانیف تحقیق سی خالی ہین" اور پھر ہم پر یہہ اعتراض قائم کیا ہی کہ یہہ امر تمہاری بیان رسالہ نمبر فلان و فلان کی مخالف ہی + انکی اعتراض کا یہی جواب ہے کہ وہ لائق جواب خطاب نہین ہی۔ معترض اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجھتا سمجھتا تو یہ کلام مونہہ سی نہ نکالتا۔ ہماری اس جواب کو اسنے بھی کافی نہ سمجھا اور آیندہ پھر جدال کیطرف رخ کیا تو ہم اسسے بھی اپنی پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگی اور ایسے بے معنی جھگڑون مین اپنی

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہفتم و ہشتم و نہم — جلد نہم

اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسایل الجہاد" جسکی طرف بار بار ہمنے ناظرین کی انکہین لگا رہی تہین "صفحہ ... ڈمی کاغذ پر چہپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ... ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت لیجاینگی عہ۔ خریداران اشاعۃ السنہ کو اسکا ایک حصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۶ کے ساتہ وصول ہوا باقی بہی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتہ وصول ہوگا۔

اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بہی دو ثلث تک ہو چکا ہے اسکے چہپنے مین صرف فلوس کی دیر ہے خریداران اشاعۃ السنہ اسکی قیمت دا ابہی جلد ارسال کرینگے یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائین تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آیندہ پر ہے) ناظرین پسند کرینگے تو اسکے ساتہ یہ بہی یقین کر لین کہ اس قسم کے مضامین پر اصلاح حالت قوم کا صرف اردو مین شایع ہونا بلا انگریزی کافی

فایدہ نہین دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین تبہی گذر سکتے ہین جو انگریزی مین ہون۔ ولیکن انگریزی مین ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنہ کے فنڈ مین جس قدر فلوس ہین وہ خریداران و معاونین کو انکے پرچونکی پیشانی پر لکہے ہوئے نمبر سے بخوبی نظر آ سکتے ہین۔

خریداران اشاعۃ السنہ کا یہ حال ہے کہ بار بار خطوط التقاضا کے جواب تک نہین دیتے چہ جائیکہ فلوس۔

پس کیا تو خریداران اشاعۃ السنہ اس بے مہری اور ناہمدردی کو دور کرین اور جنکے ذمہ جو کچہ باقی ہے وہ ارسال کرین۔ اسمین ہم انگریزی کا کام چلا لینگے اور ایسا نہو (اور امید بہی نہین کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض بہی خواہان قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کر کے ایک فنڈ مقرر کرین جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکی نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک و مستحق رہین جو چندہ دین۔ اشاعۃ السنہ کو اس سے کوئی تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کرینگے انکا اسم خط و کتابت کرین

تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سے واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبرہ وغیرہ کو بلاضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنہ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین۔ ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کے لئے ہم اُن مضامین سے پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین ۔

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سے قطع تعلق کرنے سے نہین ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے ۔ اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سے رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے ۔ یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے ۔ و معہذا ہماری مضمون "دنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا ۔

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور بعض اقوام سے بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور اب تک موجود ہین ۔

عام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبھالا ۔ اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا ۔ مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجائے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا ۔

اس گروہ کی علما مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

متوجہ رہا۔ اور انکی وعظون اور منادیون کو صرف مذہبی مسائل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا۔ یہ خیال
کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہین سکتا۔ اور سلطنت وقت
کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اصلی سبب ہین
اسی بخیال مین وہ اپنی مسجدونمین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہوکر
یا حی یا قیوم پڑھتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا نکیا
اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی
کے اسلامی بھائی تھے مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا فروعی
مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و
ارکان سلطنت کو یہ سمجھایا کہ یہہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف امور
بیان کرتے ہین۔ اور اپنے دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے
حق مین بد دعا کرتے ہین و علی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب
سمجھا گیا اور عام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ
بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ وبناءً علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکی
قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بھائیون کی (جو صرف
بعض فروعات مین انکے مخالف تھے) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتون مین گئے تو وہان سے
اسی اہتمام بیجا کے سبب بلا حصول مقصد واپس آئے۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ
یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہوگیا۔

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو یہہ تعجب
انگریز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ "اہلحدیث" ہے
جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتون کے زیر سایہ رہنے سے بھی
بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو)

پوری آزادی حاصل نہیں ہے۔ با اینہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو۔ کمال تعجب کا محل ہے اور ان
ابیات کا مصداق ع در دہر چو من یکے و آنہم کافر۔ الخ ع پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز۔ الخ
اور اسپر کل فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و کمال افسوس کا محل ہے
اس خیال سے ہم نے اپنی خواب غفلت میں سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا۔ اور آدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکسان کھلا ہے) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا۔ اور اسبارہ میں متعدد مضامین اشاعۃ السنۃ میں درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
میں عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے۔ انہی مضامین کے سلسلہ میں بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہیں جو نمبر ۷ وغیرہ میں اب درج رسالہ ہوتی ہیں۔ اب ناظرین انصاف سے کہیں کہ یہ مضامین
بلا ضرورت و خالی از فایدہ ہیں؟ انکا فایدہ و ضرورت صرف یہی نہیں۔ مسایل کی اشاعت کی ضرورت سے بڑھکر ہے
اس تمہید کو پڑھکر امید ہے ہمارے اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کے اکابر و ممبر اس ضرورت کا بڑھ کر ہونا
تسلیم کرینگے۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنۃ کی تقلید اختیار کرکے یا بہ اسی قسم کی کارروائیاں شروع کردینگے۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس میں اور مصنفین اپنی کتب و رسایل میں اس قسم کے مضامین شایع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے میں سرگرمی سے کوشش
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹوں اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کرکے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرینگے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پورے قادر ہونگے اور قومی ترقی کو حاصل کرسکینگے۔
ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے قوم کے مذہبی و عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کردیا ہے جسکا نتیجہ عمدہ ظاہر ہو چکا جو ناظرین
ملاحظہ نمبر ۷ سے معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہیں کرسکتا یہ انہی لوگوں کا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہیں۔ ہم بھی ہر ماہ انکی اسطرف متوجہ ہوں مگر ان کی تحریک سے ناظرات سب سے اپنی اوقات تصانیف کو

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

بحمد اللہ ہر آنچہ کہ خاطر میخواست   آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کی استعمال کو مسدود کیا جاوے *

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض"

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو برے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برارت و نفرت ثابت ہے۔ اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ "لہذا اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے اور اسکو لائبل لفظ خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ "اہلحدیث" سے جو انکا پرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی ۔ صرف اس فرقہ کے اس نام سے
مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ* انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے
اپنے سرکلر** مجریہ ۲۹ ۔ اکتوبر ۱۸۷۶ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغرب وشمال و اودہ نے
اپنی یادداشت** نمبری ۲۷۹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۲ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے)
اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین
ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین ۔
ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین
گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ
مستعمل دیکھتے ہین ۔ وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو
گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض
افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کر کے
اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین ۔ لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا
دلی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ اپنی
خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فساد پسند و بدنیت لوگ برے معنے پر
حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے ۔ بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کر دیوے کہ سرکاری
احکام و تحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے ۔ اور
اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے
اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین "
اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی ۔ اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

** یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین ۔ اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰)
جلد ۸ مین منقول ہین ۔

پنجاب میں پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلاوے ٭

اس درخواست کو ہمارے معزز اور فیاض لفٹنٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ نے بعزت قبول میں جگہ دی اور اپنے دستخط کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ٭

سرکار انگریزی کے حال پر چشم فیاض ہر وقت بیدار وایسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی رائے سے اتفاق کرکے ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات میں اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ ’’وہابی‘‘ کے ساتھ یہہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ ’’وہابی‘‘ لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب میں اس گروہ کے بعض مہذب مخالفون یا واقفون کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہیں) اعتماد کیا جاتا۔ اس احتمال و خیال کی مدافعت کیلئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام شملہ سے ایک اشتہار جاری کیا جسکا مضمون یہہ تھا ٭

’’جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہیں اور وہ اپنا مذہبی خطاب ’’اہلحدیث‘‘ پسند کرتے ہیں۔ اور بجائے ’’اہلحدیث‘‘ ’’وہابی‘‘ یا ’’غیر مقلد‘‘ کہلانیکو برا جانتے ہیں وہ اس مضمون کی ایک سطر اس اشتہار پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کریں‘‘

اس اشتہار پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ۔ بمبئی۔ مدراس۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس (۳۱۳۶) اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجنہٖ "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ❖

اُن اِستہشار کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ برآن اشاعۃ السنہ کی پہلی جلدون اور تصانیف آنریبل سید احمد خان سے تہذیب الاخلاق اور جواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی بُرا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو۔ اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک **فتوی علماء** حنفیہ زمانہ حال کو جسمین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث قدیم ہین اور یہ خطاب ان کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے۔ اور اپنی پُرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا۔ اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ❖

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیر مقلد قرار ~~پاتا~~ جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ❖

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "اہلحدیث" کیون مقرر کیا (جیسا کہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکریٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہے) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اِس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا۔ چنانچہ اے پی گلڈ انل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء موسومہ خاکسار (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مین تحریر فرماتے ہین *

جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق ملے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کردیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکتے"

× × "آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی۔ × × ×

اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول کرلیا جاویگا تو گورنمنٹ ایسے منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیورنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق و قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی گلڈ انل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا۔ ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کر لینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا۔ جب ہم نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا لقب "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقوں
کی دل آزاری کا موجب نہیں ہو سکتا شائع کیا (جس میں اکثر کتب معتبرہ فقہ سے اس
مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام میں تسلیم کی
نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو شخصوں کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد
ہے کسی نے اسپر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا
انیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام کے مختلف فرقوں نے اپنی
اخباروں میں بڑے زور سے مبارکبادوں اور تائیدوں کے ساتھ شائع و مشتہر کیا اور
ان مبارکبادوں میں اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اسپر
پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخباروں کے مبارکبادوں سے چند قول
چھپایا کر گورنمنٹ کے ذیل میں منقول ہوں گے جن سے ناظرین کو ظاہر و ثابت ہوگا)
اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقعہ جشن جوبلی پر گورنمنٹ نے
اپنی تحریروں اور کاغذوں میں اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے
مخاطب کیا۔

چھٹی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب میں جو بجواب اس درخواست اہلحدیث
کے کہ ہز آنر لفٹننٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی میں شامل ہونے سے عزت بخشیں
اور ان کی طرف سے ایڈریس مبارکباد لینا منظور فرماویں وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ
کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث کو
مخاطب فرمایا ہے۔ دربار کی گشتی جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے
کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اسمیں بھی اہلحدیث کے خطاب سے
اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ عین دربار گورنری میں (جبکہ اہلحدیث کا
ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرما کر

پیش کیا۔ اس کاروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" اختیار و مقرر کرنا اور اس آفریں خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین عدالت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی کامل حقرسی کا معترف ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانوں کے خیر خواہ وائسرائے لارڈ ڈفرن اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایچیسن کا تہ دل سے شکرگذار ہے اور بعوض و شکریہ اس احسان اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) اسلئے بالخصوص احسان آزادی مذہبی کے (جس سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) اہلحدیث لاہور نے جشن جوبلی کی تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمیں روسا۔ شرفا۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سات کمرے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکساں پلاؤ۔ زردہ۔ قورما پیش کیا گیا۔

۱۰ بجے صبح سے ٹھیک ۴ بجے تک ان صاحبوں کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹوں کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر جسمیں نواب نوازش علی خان صاحب بہادر

* ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہیں ان میں خطاب اہلحدیث مرقوم ہے۔
جناب [illegible] سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے از راہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ ہمنے

سی - آئی - ای لائف پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان
صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور - نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس
اعظم لاہور - اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر وشکریہ ہین) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن
ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم
اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران
انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لاسکے وہ اسوقت سرکاری کاموں کے
انتظام مین مصروف تھے - انہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بھیجا
اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا -
(از انجملہ خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر عالی جناب نواب عبد المجید خان صاحب
بہادر سی ایس آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لاسکے) اور جناب فقیر سید
جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندے
خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث
انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکر گذار ہے
تعداد اہل دعوت کا ٹھیک اندازہ نہین ہوسکا مگر عام ناظرین وحاضرین کے
قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا ۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکرٹریان اور مصاحبون کے اس دعوت مین
شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی - مگر ہز آنر نے اظہار مسرت وممنونی کے بعد
افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہوچکے ہین لہذا
اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرما سکتے ۔
اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو
دوسری طرف ابھروی رنگ سے یہ بیت اردو سے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جھاڑ اور مہتابیون کی روشنی سے روز روشن کی طرح نمایان تھی) لگی ہوئی تھی اور اکثر کی زبان سے کلمہ "اہلحدیث" جاری تھا *

اسی خوشی و مسرت وعقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے - ان مین سے سوین نمبر پر اہلحدیث کا ایڈریس جسکی نقل حاشیہ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

* وہ یہ ہے ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا
ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین *
(۲) برٹش رعایائے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہوگا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی - اور اسکے بال بال سے صدای مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی - مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانبرداری

اس اڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب و بمبئی و مدراس و بنگال وغیرہ اعیان
اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن میں صرف چھ اشخاص دربار گورنری میں
حاضر ہوئے ۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث ۔ مولانا حافظ ضیاء الدین خان
صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سے شملہ میں ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت انکا مقدس مذہب سکھاتا اور انکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے
اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد میں دیگر مذاہب کی رعایا سے پیش قدم ہے
علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت وعقیدت اور دعائے
برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے ۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتوں
اور نعمتوں کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے ازانجملہ ایک
سب سے بڑی نعمت مذہبی آزادی سے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا
نصیبہ اٹھا رہا ہے ۔

(۴) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اسی سلطنت
میں حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ اُن کو اور اسلامی
سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے ۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس
گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل
سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ اٹھ رہی ہیں ۔

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہیں کہ خدا اعلیٰ حضور والا کی
حکومت کو اور بڑھاوے اور تا دیر حضور والا کا نگہبان رہے تاکہ حضور والا
کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اور آزادی مذہب کی
برکتوں سے فائدہ اٹھائیں ۔

تشریف لاتے تھے۔ مولوی احمد الدین صاحب رئیس و پیشواے اہلحدیث امرتسر
و نور بخش شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی
الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل
لاہور۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا باعث یہ ہے کہ گورنمنٹ کا وہی احسان ہے
جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ و ہم پر نازل ہوا ہے۔

اس موقع پر گروہ اہلحدیث نے اس جدید احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت
و محبت سلطنت کا اظہار کیا۔ جس سے دربار انگلستان سے "اہلحدیث" کا خوب مشتہار
ہوا اور یہ بات مصرعہ مشہور ہوا۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
اس اظہار مسرت سے گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا
مطلب بھی نکلا۔

جماعت اہلحدیث اور اسکے لیڈر نے اس مجمع[*] عام اہل اسلام میں بھی

[*] اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور منتظم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے
شادی اس کاروائی کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے
ایڈیٹر رفیق ہند تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی
سوسائٹیوں (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبروں اور سبھی
اسلامی فرقوں اہل تشیع۔ اہل سنت (اہل حدیث۔ اہل فقہ) وغیرہ کے لوگوں کو
مدعو کیا تھا۔ اس مجمع میں انجمن اسلامیہ کے ممبروں نے (جنمیں خصوصیت کے ساتھ
خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہیں)
بڑی پُرجوش اور مؤثر تقریروں سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتوں اور
آسائشوں کو بیان فرمایا۔ اور حاضرین کے دلوں میں دعا صحت و سلامتی
قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا۔

شامل تھے جو دعائے خیر و عافیت قیصرہ ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد[⁂] ضلع اجمیر وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا ٭

اس شکریہ و مسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسرے اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جو تازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن اور ہز آنر سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہیے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جسپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان و پنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہز آنر سر چارلس

بقیہ حاشیہ

اسی دن انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور مین بے شمار فقرا و مساکین کو مکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا ٭

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسرے فرقون اور سوسائٹیون کی اوستاد و رہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین ٭

خدا تعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے ٭

⁂ نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک وعظ و نصیحت و خیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر و اقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی ٭ (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۷ء)

اپچیین کا شکریہ بذریعہ ایڈریس اور اہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کیخدمت میں پیش کرے ؛

اس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچیں تو میموریل کی تائید و تصدیق میں ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سکنائے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہیں" تحریر کرکے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہوں) اپنی اپنی قلموں سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کرین ؛

اور ایڈریس کی تائید میں ویسی ہی کاغذ پر اسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اعیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذوں کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس ارسال کرین ؛

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں پیش کیا جائے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن میں دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہیں اور ان کے ذیل میں اہل اخبارات کے ان ریمارکوں کو جن میں اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق میں خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمیں اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل میں لائیں گے

اخیر میں ان سرکاری اور ملکی تحریروں کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

علاقہ کی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کریں گے ۔

نقل چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۷۵۸

از جانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

لاہور مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۸۸ء

جناب من

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۸۶ء جس میں آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہو کے آپ درخواست کرتے ہیں انکی نسبت لفظ وہابی کا استعمال سرکاری احکام میں منع کیا جائے مجھکو ہدایت ہے کہ میں آپکی خدمت میں نقل چٹھی نمبری ۵۰۵ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ارسال کروں جو بنام سکرٹری گورنمنٹ ہند (محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے اور اس میں حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جاسکے ۔

(۲) آپ کی چٹھی نمبری ۲۴۵ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابیں آئی تھیں ان اشتہارات کے جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے مہربانی کرکے اپنی چٹھی مذکورہ بالا کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) انکو واپس بھیجتا ہوں ۔

میں ہوں جناب

آپکا نہایت فرمانبردار خادم

ایچ ۔ سی ۔ واز

از طرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۸۶ء

از جانب قائممقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۲۴۷ مورخہ ۱۰ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق جلسہ سرچارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے ۔

اخباروں کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء

گذشتہ پرچہ میں جو مضمون اسکے بارہ میں درج اخبار کیا تھا اسمیں بہت توضیح کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال میں "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات میں قطعی طور پر استعمال نہ کرنیکے حکم کا نفاذ بلحاظ مصلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے ۔ اب ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ہاں سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے" +

اسکے بعد چٹہیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنے باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسے لفظ کا استعمال اپنے بھائی بندون کی نسبت کرین - جسکو گورنمنٹ نے بھی آن کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے - ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین - اور بجائے وہابی کے ہمیشہ اہل حدیث کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین +

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء

جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنتہ کے مضمون "اہلحدیث کا خطاب الخ" پر کیا گیا تھا

گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالا اشاعۃ السنتہ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا - جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث" کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین

+ گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی - اس گروہ کے مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے - اور انہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ۱۱

باغی کہے ہیں۔ اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیے جس سے انکا دل دکھے۔ اب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکلسکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانوں کے اہلحدیث نہین ہین؟ چنانچہ اول ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کے مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے پرانا ہے اور دوسرے حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اور فرقہ اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے۔ بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا فرض یہ ہونا چاہیے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکرین جس سے انکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھلائیون کی بنیاد ہے۔ اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ۔

اسکے بعد اس مضمون کے دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین اب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو انہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی کہ انہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے۔ جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے۔ پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کر دینا مسلم ہو چکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجائے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین کون سا تذبذب گورنمنٹ کو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تو ایک بدیہی بات لکھی جا چکی ہے

کہ نام اگر بامعنی ہو تو اس سے یہ دعوی نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے جیسے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام بامعنی ہو اور جیسے کے اوصاف بالکل اس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا نہ جائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس مین کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیر خواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرین گے تو اسی نام سے کرینگے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون سے بالکل متناقض ہے مگر پھر بھی اگر کوئی مخالف شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جائے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اہلحدیث کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورنمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر خود ایک سنت جماعت[*] شخص ہے اور اسکی اہلحدیث

[*] ہمارے پیارے رفیق بجائے لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - ایکدفعہ پہلے رفیق نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعوی کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۶ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پھر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت و جماعت ہین وہ اہلحدیث" کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاءاللہ آجتک اڈیٹر صاحب یہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت و جماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور مین اختلاف ہے مگر وہ خود اور جہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سجہدار اہل سنت وجماعت صاحبان کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بہی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بےلگاؤ اور نیوٹرل پالیسی والی گورنمنٹ ہے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے ؎

ہمکو تاحال معلوم نہین ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہین — لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی صلح کل اور مرنجان ومرنج پالیسی کے لحاظ سے واجب اور لازمی ہے" ؎

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے وفیق طلب بات کہی ہے تو اسپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری سنہ مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرکر کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب وسنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنے پیارے رفیق طالب اتحاد وتوفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے ایگروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو اُن القاب وخطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین وفقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے اہل مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہہ ریمارک لکھا ہے سو اکتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے ؎

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیاں چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آیندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جاے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آیندہ انکو وہابی لکھا جائیگا تو سب کو لازم چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آیندہ کس خطاب سے پکارا جائیگا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہی۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین ۔

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فرعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبدالوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کسی تحقیق کے بعد اُنہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث مین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × ×

× × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

× × × × × جب یہ قانون گورنمنٹ اوف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونوں کی
پیشگاہ سے پاس ہو چکا ہو تو ہمارے ہم وطنون خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث
کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً و تحریراً استعمال نکرنا چاہئے - اگر کرین گے تو
ہمکو اندیشہ ہے کہ مبادا لایبل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے - بہتر یہی ہے
کہ عدالت کی کش مکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز
رکھین " ٭

ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۸ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر
تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ مین پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ
وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے - امید کہ سرکاری کاغذات
مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوے سو
گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا - اور
حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری
کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نکیا جائے - سرکاری خط وکتابت جو اس
باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے "

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا چٹھیات سے ثابت ہوگیا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ
کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین -
فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر
لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے - جنہوں نے اپنی قیمتی اور عمدہ
[illegible]

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کا شکر گذار ہونا واجبات سے ہے جنہون نے از راہ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

کاغذات سرکاری مین فرقہ غیر مقلدین کو وہابیون کے نام سے لکھنا ممنوع ہوگیا ہے

اعلم العلماء وافضل الفضلاء جناب رشادمآب مولانا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بہ منظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی جو آگیا بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین"

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کرکے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین - یعنی ایمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہئے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہے) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مدنظر ہے - جسنے اسی دین محمدی کے پیرون اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والون کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع مین سے تم بھی ہو) یہانتک عزت افزائی فرمائی - کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیون کی نورانی پیشانیون پر - تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اُسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کردیا - کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کرکے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہین ہوسکتا - کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حدتک عزت کرین اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق مین کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو -

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو - اور ہتک انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو - کیا دوسرے بہائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہین ؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بہی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بہائی کو بد نسل و بد اصل کے نام سے پکارکر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہماری معزز بہائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنے آپکو پاک کرکے اتفاق و اتحاد ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجہین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین " *

اس ریمارک پر آفتاب پنجاب کا دوسرا ریمارک مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء

الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چٹھی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہم نے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنتہ لاہور کا ایک رقعہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہرچند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم جن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زماننا استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے لئے دل شکن سمجہا جاتا ہے - لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کی خدمت مین ملتمس ہین کہ جہان تک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاً ر تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہیں ہرچند ہم خود گروہ مقلدین سے ہیں لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہیں سمجھتے جیسے کہ علماء توابع حضرت ابو حنیفہ رح کو جہان تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی - مثلاً آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہیں جن کی بنا پر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپ کو قطعاً الگ تھلگ سمجھنے لگیں وحدانیت حق جل و علا - و حقیقت رسالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سب صاحب یکسان متفق ہیں ؛

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ع

اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نہ لکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہو گئی چٹھی کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - پھر بعد نقل چٹھی یہ کہا ہے ؛

ایڈیٹر ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہیں اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہیں - ہم امید کرتے ہیں کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے برا جانکر اسکا استعمال کریں گے - اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے میں تامل کیا کریں گے ؛

ریمارک اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۷ع

اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنہ ہند میں ایک مدلل آرٹیکل لکھ چکے ہیں - اسکی تائید میں

اب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے
ہیں درج کرتے ہیں اور عوام کو بتاتے ہیں کہ جس صورت میں خود گورنمنٹ ہند نے
لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق میں لائبل قرار دیا ہے تو عوام بالخصوص
وہ گروہ جو اہل حدیث کو اس مکروہ اور دل شکن لقب سے یاد کرتا ہے متنبہ ہو
ورنہ اسکا استعمال بغیر ارتکاب اُن جرائم کے مسبب ہوگا جن کی تصریح مجموعہ
تعزیرات ہند میں موجود ہے۔ وما علینا الا البلاغ ۔

(اس کے بعد چٹھیات کی نقل کی ہے)

ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۳۱ جنوری سنہ ۸۹ء

فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کرکے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہل حدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو
جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات میں اس مکروہ
لفظ کے استعمال کو منع کردیا ۔ سبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا
کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہیں
اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہیں مگر وہ آپ اپنا برا کرتے ہیں بہرکیف
ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے
اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور کا
نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کے حسن اہتمام سے
یہ کارروائی طے ہوئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئی جزاہم

اللہ خیر الجزاء الخ" *

ریمارک اخبار خیر خواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی چٹھی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ "حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق راے سرچارلس ایچیسن سے اسبارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات مین مسدود کیا جائے۔ اگرچہ یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم فرمایا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے۔ اسکا جواب بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہماری پولیٹیشن گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک دل آزاری ہرحال مین پسند ہے۔ پہر حیف ہے ان مسلمانون کی حالت پر جو کلمہ کے شریک ہوکر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہین جو سخت ایذا پہنچانے والے القاب ہین" *

ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء

گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کے استعمال کو متروک کر دیا ہے کیونکہ پولیٹیکل محاورہ مین وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر بولا جاتا ہے اور یہ اس فرقہ کی دل آزاری کا موجب تھا" *

ریمارک اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۶ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کرکے اسکے استعمال سے ممانعت کا حکم دیا ہے تو پہر ہمارے دیسی اور وطنی بہائیون کو کب مناسب ہے کہ

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کرین" ∴

ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۶ فروری ۱۸۸۶ء

"محمدی" اور اسی نام کی خرابی

"وہابی"

مسلمانون کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیون کے قول کے روسے یورپین محمدن بھی کہہ سکتے ہین دوسرے فرقہ کے مسلمانان" وہابی" کے خطاب سے پکارتے ہین اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ مین اُن کی بدنامی ہوگئی ہے ۔ ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کا دشمن اور بدخواہ ہے ۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیون کی ذات پر نہین ہو سکتا ہے ۔ یورپین عیسائیون کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانون کو "رافضی" کہنے سے (جیسا کہ اُن کے مخالف اونہین کہتے ہین) اسقدر کی تذلیل نہین مراد ہے جتنی کہ محمدیون کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعۃ السنۃ واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس بارہ مین ہوئے ہین ذیل مین شائع کرتے ہین جسکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیون کے حق مین کبھی نہین استعمال کیا جا سکتا اور ہم امید کرتے ہین کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آئندہ سے اس فرقہ کے حق مین وہابی کا لقب کبھی استعمال نہین کرینگے ∴ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے

ریمارک اخبار چنار ۱۳ مارچ ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر اخبار چنار نے اس پرچہ مین اہلحدیث کا عنوان قائم کرکے چٹھیات گورنمنٹ کو

نقل کیا ہے - اسکے بعد کہا ہے ٭
جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کر کے اسکے استعمال کی ممانعت کا
حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہموطنی بھائیوں کو لب مناسب ہے کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو
دل آزار لفظ سے یاد کرین ہمین امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آئندہ اس لفظ کا استعمال
نکرینگے اور ایک فرقہ کی دل آزاری عمدہ نہین ہے جب کوئی کسی کو خراب الفاظ
سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے ٭

ریمارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۸ء

ہم ذیل مین نقل چٹھی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چٹھی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابوسعید
محمد حسین صاحب اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ درج کرتے ہین - اس سے ناظرین پر واضح
ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف
فرما دیا ہے اور ممانعت کلی کر دی ہے - ایسی صورت مین ہمارے اپنے دیسی بھائیون
اور ہم وطنون سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیون نہون یہ سفارش
کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آئندہ فرقہ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے
اسکی ایک گونہ ہتک منظور ہے کبھی یاد نہ کیا کرین گے ٭

ترجمہ ریمارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۸ء

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی
جمیلہ سے گورنمنٹ اوف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان مین سرکاری
خط کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آئندہ کے لئے متروک فرمایا ہے - گو وہابی
کے لفظی معنے یہ ہین کہ عبد الوہاب کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے اجنکا

یہان ذکر کرنا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز[*] نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آیندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جاے گورنمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہے[*]

نقل چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب - مینے آج خلاصہ مکالمہ جو مجھ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر لقیہ دست مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ انحضور نے اہلحدیث کا ایڈریس کمال مسرت سے ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے - ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جاے گا مین بعد مطلع کیا جاویگا - مہربانی کر کے ایڈریس کی ایک نقل اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بھیجدین -

(۲) دربارہ آپ کی خواہش ثانی سرچارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ اونہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین - کیونکہ انحضور کا

---

[*] ایڈیٹر سول وملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے - ہم ہرگز نہین چاہتے کہ ہمکو عام مسلمانون سے کسی خاص خطاب کے ساتھ ممتاز کیا جاے ہماری دلی آرزو ہے کہ سب کو صرف مسلمان یا محمدی کے لقب سے مخاطب کیا جاے - ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سے ممتاز کر کے کوئی مخاطب کرنا چاہے چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۸ مین ہم اس شرط پر تصریح کر چکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے *

وقت اور کاموں میں بالکل تقسیم ہو چکا ہے اور اسلئے وہ قبول معوت کا انتظام نہیں فرماسکتے ٭

مین ہون آپ کا صادق

جے۔ آر۔ ڈنلوپ سمتھہ

پرائیوٹ سکرٹری

لفٹنٹ گورنر پنجاب

ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ "وہابی" کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ اور بجائے اسکے اس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب "اہلحدیث" منظور فرمایا ٭

اس سے ہمارے عینی و علاتی دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت و استقامت کا سبق لینا چاہیے ٭

ہمارے علاتی بھائی (حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا) تو اس سے یہ سبق حاصل کرین کہ آئندہ وہ اپنے اسلامی بھائیون اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ "وہابی" سے یاد نہ کرین۔ اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی مراعات و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین ٭

ہمارے عینی بھائی اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و استقامت کرین اور اپنے اسلامی بھائیون کے "وہابی" کہنے کی کچھ پرواہ نکرین۔ اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو صرف اسی صورت مین تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے - سو بحمد اللہ جاتا رہا - گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے کارسپانڈنس مین موقوف کردیا - اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی مانند وفادار ہونا از سر نو ظاہر و مشتہر فرمایا *

اسلامی بہائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑھکر برے الفاظ "شرابی یا کبابی" کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جسکے وہ درپے تدارک ہون - اور یہہ بھی جانتے ہین کہ عوام کا منہہ بند کرنا بھی کوئی آسان امر نہین ہے عوام کو جس امر سے روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اوسپر اصرار کرتے ہین - اور اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین -

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف اس امر کی درخواست کی تھی کہ سرکاری کاغذات مین انکو لفظ وہابی سے یاد نکیا جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکے استعمال سے روک دیا جاوے *

بنا بر علیہ ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے اسلامی بہائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر ازالۂ حیثیت عرفی مین نالش کردین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بھی ان کی وہ وقعت نرہیگی جو اسوقت ہے *

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنی ہو خواہ اعلی) اس فرقہ کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی کہے تو اس کی اطلاع اپنے حامی وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے - اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین رپورٹ کریگا اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا - یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضے ہے ۔ اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت
خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے *
اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور اسکی تائید مین ایک اور مضمون
لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و اداے شکر سلطنت
پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہے (اسکا) دوبارہ ... (اشاعت) ... کا
سپیشلی فرض منصبی ہے *

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے
اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے
اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے *
اس مضمون مین دلایل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے
ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے
دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے صرف ظاہرداری
اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا ۔ دوسری یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو
کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون
یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم
جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو *
ہم اس مقام مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجائش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال و اقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت و تادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب و سنت کی شہادت پیش کرتے ہین - اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے *

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین -

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا - اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا *

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا *

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا *

(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا - اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا - اور شکر گزار ہونا *

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعا سلامت و حفاظت و برکت کرنا - وعلی ہذا القیاس *

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو - ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین *

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب و سنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

امن آزادی وغیرہ محفوظ ہین - دنیا مین ایسا مسلمان کوئی نہو گا جو اس سلطنت کی مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجہتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہون *

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفا اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا *

صحیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ ہرقل کو (جو عیسائی مذہب) تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا *

> من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی هرقل عظیم الروم (صحیح بخاری ص۵ و مسلم ص۹۵ ج ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ کسریٰ کو (جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا *

> من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد ص۱۴)
>
> من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد ص۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرتؐ کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین معظمہ کہنے سے بڑکر ہے *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم ثقیف کا (جو مسلمان نہ تھی) ڈیپوٹیشن آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

> قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرہ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فقال رسول اللہ

لا امنعلمان تکرم قومک (زاد المعاد صفحہ ۴۸۶)

اکرام کرے ؛

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن ثابت نے انکو اپنے پاس ٹہرایا پہر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

قدم علیہ وفد بلے فی ربیع الاول من سنتہ تسع فانزلہم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بہم علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ہولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبًا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰۶)

اس اکرام وملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ؛

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ؛

قدم علی رسول اللہ خمسہ عشر رجلا منہم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعہم ینزلوا علی فنزلوا علیہ فحیاہم واکرمہم (زاد المعاد صفحہ ۵۰۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء وجانشینون کو فرمایا ہے۔

اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم (صحیح بخاری صفحہ ۴۲۹)

ای اکرموہم بالضیافتہ والتطییب لنفوسہم والاعانتہ لہم سواء کانوا مسلمین اوکفارا (فتح الباری)

چنانچہ صحیح بخاری میں منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنون (اگرچہ مخالفین مذہب کیون نہو) کی ایسی ہی خاطرداری وتکریم کیا کرو جیسے مین کرتا ہون ؛

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنون کے اکرام وتعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وتقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہون تعظیم وتکریم کے ثبوت جواز مین کون شک کرسکتا ہے ؛

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب

> المٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد
> غلبھم سیغلبون فی بضع سنین لله
> الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح
> المومنون بنصر الله ینصر من یشاء و
> ھو العزیز الرحیم ۔ (روم ع ۱)

ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر
(جو مجوسی تھے) غالب آئین گے اور
اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان
عیسائیون کو ملیگی) خوش ہون گے خدا
جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب
ہے اور رحم والا

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی

> قال اھل التفسیر غلبت فارس الروم ففرح
> بذلك کفار مکة وقالوا الذین لیس لھم
> کتاب غلبوا علی الذین لھم کتاب وافتخروا
> علی المسلمین فقالوا نحن ایضًا نغلبکم کما غلبت
> فارس الروم وکان المسلمون یحبون
> ان یظھر الروم علی فارس لانھم اھل
> کتاب ای نصاری فھم اقرب الی الاسلام
> والفرس مجوس فھم اقرب الی کفار قریش فنزلت
> المٓ غلبت الروم (فتح البیان ص۵۱۹) ج ۳
> فخرج ابوبکر الی الکفار فقال فرحتم بظھور اخوانکم
> فلا تفرحوا فوالله لیظھرن الروم علی فارس
> علی ما اخبرنا بذلك نبینا ۔ × × یفرح المومنون بنصر الله

مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے
اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان)
غالب ہون گے ۔ جیسے فارسی رومیون پر
غالب ہوئے ہین ۔ مسلمان یہہ چاہتے تھے
کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ
وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب
رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنسے
کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت
اتری ۔ یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے ۔
اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس
جا کر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی
فارسیون پر غالب آئینگے ۔ جب

الروم علی فارس قال السدی فرح النبی ؐ والمؤمنون بظهورهم على المشركين يوم بدر وظهور اهل الكتاب على اهل الشرك

(معالم ص[illegible] و ص[illegible])

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے

اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہند نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمہ ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ؎

اور اس حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ منا وین۔ اور اپنے قران اور پیغمبر کی پیروی کیون نکرین ؎

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجائے خود ایک مستقل **دلیل** ہے جو اس امر کی متقاضی ہے کہ اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے۔ خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ؎

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سنکر اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ؎

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ "پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہوگا ❊

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۹ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین وہو دہام کی دعوتون کو جس مین فخر و ریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکہا ہے پہر یہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تہی کیونکر جائز ہوگئی - ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تہے یہ فرما بہی گئے ہین کہ آپ تو مولوی صاحب (خاکسار) شادیون کی دہوم دہام والی دعوتون سے منع نکرین گے - اسکا جواب یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے - وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تہی تو قومی اور اسلامی - یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا ❊

اس ہوم دہام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تہا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین ❊

لہذا یہہ فخر و ریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ اکڑ چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لیئے (جنکو کفار مکہ نے کہا تہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) شروع فرمایا تہا - یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی مدح و حمایت مین اونہون نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منبر پر بیٹھکر سُنائے تھے ؞

امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین جسکے اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہو رہین ۔ سو اس سلطنت کی اطاعت و عقیدتِ سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن و حدیث مین موجود ہے ؞

خدا تعالے فرماتا ہے جنسے تمنے مسجد الحرام کے پاس عہد کیا ہے جبتک وہ عہد پر قائم ہین تم بھی قائم رہو ؞

الا الذين عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم ان الله يحب المتقين (براة ع ۲)

اور فرمایا اگر تمہارے بھائی تمسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو ؞

وان استنصروكم في الدين فعليكم النصر الا على قوم بينكم و بينهم ميثاق والله بما تعملون بصير ۔ (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا ؞

واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۵)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہم اسکے گروہ

من لا يفي لذي عهد عهده فليس مني لست منه (رواه مسلم)

وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا لم يرح رائحة

الجنة وان ريحها لتوجد من مسيرة اربعين عاماً۔

(رواه البخاری صفحہ ۴۴۸)

سے ہون - اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پاسے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے ٭

ان الغادر ينصب له لواء يوم القيامة فيقول هذه غدرة فلان بن فلان متفق عليه - وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا فی غير کنهه حرم الله عليه الجنة

(رواه ابوداؤد صفحہ ۲۴ جز ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائیگا یہ فلان شخص کا غدر ہے - اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مارے اسپر بہشت حرام ہے ٭

انی لا اخيس بالعهد (رواه ابوداؤد صفحہ ۲۴ جز ۲)

وقال عمر بن الخطاب واوصيه بذمة الله ورسوله ان يوفی لهم بعهدهم وان يقاتل من ورائهم۔

(رواه البخاری صفحہ ۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسی کے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین ٭

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین - ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے ٭

امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گزار ہونا خدا کی ۔ اور آسکے رسول کی ۔ اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے ﴿

خدا تعالے نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین تعریف فرمائی ۔ اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی ﴿ دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نادہندون کی شکایت فرمائی ہے ﴿

لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود والذين اشركوا ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصرى ذالك بان منهم قسيسين ورهبانا وانهم لايستكبرون (مائده ع ۱۱)

ومن اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤده اليك ومنهم من ان تامنه بدينار لايوده اليك الا مادمت عليه قايما (آل عمران ع ۸)

حضرت موسی کو فرعون نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو اونہون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے ۔ امام رازی نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسی علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

قال الم نربك فينا وليدا ولبثت فينا من عمرك سنين وفعلت فعلتك التى فعلت وانت من الكافرين ۔ قال فعلتها اذا وانا من الضالين ۔

واعلم ان فى الآية دلالة على ان كفر الكافر لايبطل نعمته على من يحسن اليه ولايبطل منته لان موسىٰ انما ابطل ذالك بوجه آخر على ما بينا ۔ واختلف العلماء فقال بعضهم اذا كان كافرا لايستحق الشكر على نعمته على الناس انما يستحق

الاھانة بکفرہ × × × وقال الاخرون لایبطل الشکر بالکفر وانما یبطل الکفر الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان والآیة تدل علی ھذا القول الثانی۔
(تفسیر کبیر صلا جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہتے ہین کفر کے سبب اسکا شکر احسان باطل نہین ہوتا گو وہ کفر کے سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون کے لئے سزاوار ہے مستحق نہین رہتا۔ یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ❖

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر)

عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ۔
(ابو داؤد ص۳۶ جلد ۲)

شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین ہے۔ اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا آپ نے کافرون کے احسان کا بھی ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنون کا ❖

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیًا ثم کلمنی فی ھؤلاء لترکتھم لہ۔ (بخاری ص۵۱۳)

مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور صاف فرمادیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کے لئے کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ❖

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت رسالت م) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینب کو طلاق نہ دی تو

ثم ذکر رسول اللہ صلعم صھرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی۔ (بخاری ص۴۳۸)

آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ اور جب اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو اس سے یہ عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وکان ابو العاص مصافیا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ المشرکین ان یطلق زینب فابی فشکر لہ علیہ السلام ذلک ولما اطلق من الاسر شرط علیہ ان یرسل زینب الی المدینۃ فعاد الی مکۃ و ارسلہا فلما ا قال الخ (قسطلانی ص۶۶ ج۳)	بھیجا اوسنے اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ سنے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا عال انصاف

قال اہل التفسیر ائتمرت قریش ان یفتنوا المومنین عن دینہم فوثبت کل قبیلۃ علی من فیہا من المسلمین یوذونہم ویعذبونہم فافتتن من افتتن وعصم اللہ منہم من شاء و منع اللہ تعالی رسولہ بعمہ ابی طالب فلما رای رسول اللہ صلعم ما باصحابہ ولم یقدر علی منعہم امرہم بالخروج الی الارض الحبشۃ وقال ان بہا ملکاً صالحاً لا یظلم ولا یظلم عندہ احد فاخرجوا الیہ حتی یجعل اللہ للمسلمین فرجاً ۔ (معالم التنزیل ص۲۹)	وترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے بایں الفاظ اس کی تعریف کی "وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانونکو جو کہ مکہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی پکھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ

زادِ راہ جمع کر دیا ۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دہاوا کیا تو اُس احسان کی

دیکھو صحیح بخاری ص۴۹	نظر سے اسکی جھونپڑیون کو بچا لیا جسکی

سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض مین کہ اس نے مکہ مکرمہ مین اسکے مال و اسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے مین کوشش کی ॥

دیکھو صحیح بخاری ص۳۰۹

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہین جن مین غیر مذہب محسنون کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیون کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام مین ان کی تفصیل دشوار ہے ॥

شہادت امر پنجم

غیر مذہب کے حق مین دعا منع ہے تو صرف دعاء مغفرت منع ہے سو بھی ایسے

بنہ کفار کے حق مین دعاء مغفرت کرنے مین دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید مین بعض انبیاء سے کافرون کے لئے دعاے مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت

رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔

ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا اے خدا ان بتون نے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا ہے۔ پھر جسنے ان مین سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگون مین سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کرنیوالا رحیم ہے الاٰیۃ ॥

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوچھنے والون کے حق مین کہین

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔

گے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندے ہین (یعنی تیری قدرت مین ہین) اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق میں جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہو چکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ اور اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعا سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پائی جاتی ہے جس میں اہل کتاب کے جواب سلام میں وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت میں کہ

اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم۔
(بخاری ص۹۲۵)

اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہیں سام نہ کہیں یہی نکلتے ہیں کہ تمپر بھی سلام ہو ٭ بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتداءً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نقل کیا ہے ان کے نزدیک وہ حدیث جس میں ابتداء سلام کی ممانعت وارد ہے ماؤل ہے ٭

وحکی القاضی عن جماعة انه یجوز ابتداءه به للضرورة والحاجة او سبب وهو قول علقمة والنخعی وعن الاوزاعی انه قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم ص۲۱۴)

قوم ثقیف کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا (جسکا ذکر شہادت امر اول میں ہو چکا ہے۔ دعا نہیں ہے تو کیا ہے ٭

مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد ص۵)
فحیاهم واکرمهم (زاد المعاد ص۲۰۵)

قاموس میں جو لغت عرب کی کتاب اور مجمع البحار میں جو خاصکر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہیں اور حیاک اللہ حیاه اللہ کے معنے لکھے ہیں کہ خدا تجھکو زندہ رکھے خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے ٭

التحیة السلام وحیاه تحیة والبقاء والملک وحیاک الله ابقاک الله وملکک (قاموس ص۳۲۳) حیاک الله ای ابقاک الله وملکک او فرحک او سلام علیک من التحیة السلام وحیاه الله ای احیاه وعمره (مجمع البحار ص۳۲۲ ج۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار

واتبعنا سراقۃ بن مالک فقلت اتینا
یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا
فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت
بہ فرسہ الی بطنہا فی جلد من الارض
فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی
فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا
لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنجا
فجعل لا یلقی احداً الا قال کفیتم ما ہنا
فلا یلقی احدا الا ردہ ۔
(بخاری صفحہ ۵۳۹ مسلم صفحہ ۱۶۹ جلد ۲)

کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب
وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو
آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بد دعا
کی جسکے سبب اسکا گھوڑا اسکے پیٹ تک
زمین مین دھس گیا ۔ اسنے کہا مین سمجھتا
ہون تمنے بد دعا کی ہے اب میرے لئے
دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ
اب تمہارا تعاقب کوئی نکریگا پھر آنحضرت
صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات
کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پھر جو
کوئی اسکو رستہ مین ملا اُسے لوٹا واپس کیا ؛

عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال کانی انظر
الی النبی صلعم یحکی نبیا من الانبیاء
ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم
عن وجہہ ویقول اللہم اغفر لقومی
فانہم لا یعلمون بخاری صفحہ ۴۹۵

خون پوچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو
ان کو بخشدے یہ نادان ہین ؛
آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے
چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے
کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید نے
حکم سنایا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعائے

ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا
اولی قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم

مغفرت کرین ۔ وہ ان کے قرابتی کیون
نہون جب انکو یہہ ظاہر ہوجائے کہ وہ لوگ

انحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفین پہنچین تو انحضرت صلعم نے ان کو حقین

باب اذا استشفع المشرکون با المسلمین عند القحط - ان قریشًا ابطؤا عن الاسلام فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتہم سنتہ حتی ھلکوا فیہا واکلوا المیتۃ والعظام فجاء ابوسفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ھلکوا فادع اللہ عز وجل فقرا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الآیۃ ثم عادوا الی کفرھم فذالک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ مین سخت قحط پڑا یہانتک لوگون نے ان ہڈیان اور مردار کہایا اس حالت کو پہنچکر ابوسفیان (جو اسوقت کافر اور انحضرت کا جانی دشمن تھا) انحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہین اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب مین ان کے لئے آپ دعا کرین اسپر انحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرا منہ ان ابراھیم لاواہ حلیم

دوزخی ہوچکے حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس بات کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اس سے بیزار ہوگئے۔

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہوسکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہوجانا ظاہر ہوچکا ہو اس کے حق مین دعاے مغفرت نہ کرین اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کرین۔
اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا تھا دعاے مغفرت کرنا محمول ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم - وعلمہ اتم ٭

فسقوا الغيث فاطبقت عليهم سبعًا و
شكا الناس كثرة المطر فقال اللهم حوالينا
ولا علينا فانحدرت السحابة عن رأسه
فسقوا الناس حولهم - (بخاری ص۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ
مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے
دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا
کرین +

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے +
اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے
لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے
ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعاء برکت و سلامت
نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے - کیونکہ یہ دعاء درحقیقت اپنے ہی مذہب و جسکا شرت
کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے +
ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی
عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے
وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت
کیا ہے +
شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر
خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث؎ "من تشبه بقوم فهو منهم" سے
استدلال کیا ہے - اور یہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو
خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب
یہ ہے - کہ فقہاء نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

؎ ترجمہ جیسا کہ اسحدیث سے تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین ، یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل
مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہوجاتا ہے +

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر لکھا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی
مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے
دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہاء نے کفر لکھا ہے اور نہ
اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور
جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاریٰ کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و
نصاریٰ سے کوئی تعلق نہین ہے - لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا
کفر نہوا +

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہے)
لکھا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشترى يوم النيروز شيئًا لم يشتره
في غير ذلك اليوم ان اراد به تعظيم
ذلك اليوم كما يعظمه الكفرة يكون كفرًا
وان فعل ذلك لاجل الشرب لا لتعظيم
يوم النيروز لا يكون كفرًا - وان اهدى
يوم النيروز الى انسان شيئًا ولم يرد به
تعظيم اليوم وانما فعل ذلك على عادة
الناس لا يكون كفرًا - وينبغي في هذا اليوم
ما لا يفعله قبل ذلك اليوم ولا بعده
ان يحترز عن التشبه بالكفرة وعن
الامام ابي جعفر الكبير رح اذا عبد الرجل
خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز واهدى

کچھ خرید کیا پس اگر اسکی نیت اس دن
کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے - اور اگر اسنے
اپنے کھانے پینے کو (نہ اسدن کی نیت
سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہیں ہوا اور
اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بھیجا
اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ
نہیں کیا - صرف لوگون کی رسم و رواج
کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے
اجتناب بہتر ہے - امام ابوجعفر کبیر
سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال
خدا کی عبادت مین بسر کرے پھر نوروز
کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضة یرید به تعظیم یوم النیروز فقد کفر بالله وحبط عمله واذا اتخذ مجوسی دعوة لحلق راس ولده او جز ناصیته فاجاب مسلم و حضر دعوته لا یکون کفرا والاولی ان لا یفعل ولا یوافقهم علی مثل ذلک مسلم - (فتاوی قاضی خان ص۴۷ ج۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا - اور اسکا عمل باطل ہوگیا - اور اگر کوئی مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگوں کو دعوت کرے - اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت میں حاضر ہوجاسے تو یہ کفر نہیں - مگر بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل میں ان کی موافقت نکرے *

اور فتاوی صغری میں ہی چنانچہ شرح فقہ اکبر مین منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النیروز شیئا ولم یکن یشتریه قبل ذلک ان اراد به تعظیم النوروز کفر لانه عظم عید الکفرة وان اتفق الشراء و لم یعلم ان هذا الیوم یوم النیروز لا یکفر قلت وکذا اذا علم ان هذا الیوم هو النوروز لکنه اشتراه لسبب اخر من حد وث ضیافة ونحوها فانه لا یکفر ومن اهدی یوم النیروز الی انسان شیئا واراد به تعظیم النوروز کفر -
(شرح فقه اکبر ص۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے خرید نہ کرتا تھا اسکے دل میں نوروز کی تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اُس نے کافروں کی عید کی تعظیم کی اور اگر اُسنے اتفاقیہ کچھہ خریدا اور اسکو اُس دن کا علم نہ تھا - تو وہ کافر ہوا میں (صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہوں وہ جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اس دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا ہے تو بھی وہ کافر نہیں ہوتا - اور اگر اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھہ بھیجتا ہے اور اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہے

تو وہ کافر ہوگا ۔

اور خزانۃ المفتین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا (نوروز کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہہ نہو جو اسدن آپسمین ہدیہ بھیجتے ہین ۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ۔

> المسلم اذا اھدی یوم النیروز الی مسلم اخر شیئاً ولم یرد بہ تعظیم ذلک الیوم ولکن جری علی ما اعتادہ بعض الناس لا یکفر ولکن ینبغی ان لا یفعل ذلک فی ذلک الیوم خاصۃ ویفعلہ قبلہ او بعدہ لئلا یکون متشبہا بہولاء القوم وقد قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم ۔
>
> (خزانۃ المفتین)

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہار نے غیر مذہب کی دنیاوی تہواردن کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوار ون کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ۔

لہٰذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ۔

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جاے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہار مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی ۔ انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات و امن و آسایش پنجاہ سالہ پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے *

ان روایات فقہیہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شراکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ و قومی مصلحت نہو۔ اور جس حالت مین اس شراکت مین مسلمانون کے قومی فواید و مصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شراکت مین فواید (اسلام و اہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور ثبوت خیر خواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شراکت اولے ہے۔ اور بحق اسلام و اہل اسلام مفید تر *

ولیکن جواس اولویت اجتناب پر حدیث مین تشبہ الخ سے استدلال کیا گیا ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اولاً وہ حدیث صحیح و لایق تمسک نہین ہے اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کہ اسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونے کے وہم بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونے کے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے۔ بنابرین یہ روایت لایق تمسک نہین ہے *

عثمان ابی شیبہ ثقہ مشہور لہ اوہام۔ عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی صدوق یخطی و رمی بالقدر تغیر با آخرہ۔ عبد الرحمن بن ثابت المدنی مجہول
(تقریب صفحہ ۱۲۶ و صفحہ ۲۲۸ و صفحہ ۲۱۶)۔

ثانیاً جو اس حدیث مین تشابہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور وعادات مین مشابہہ کفار پروارد متوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور وعادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی اور ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہہ بند۔ چادر۔ کورتہ۔ عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا۔ آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا۔ جوتا پہننا۔ سونا۔ پھرنا۔ چلنا۔ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا۔ کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا۔ ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا۔ اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے از انجملہ **سدل** ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو بسبب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے۔ جب مدینہ مین آئے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا۔

از انجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا جُبہ) جو یہودیون کا لباس تھا یا

کان النبی صلعم یحب موافقہ اھل الکتاب فیما لم یومر فیہ وکان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسہم فسدل النبی صلعم ناصیتہ ثم فرق بعد۔ (بخاری صفحہ ۸۷۵ ج ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر وضو کئے ہوئے۔

فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلھما (بخاری ص ۸۶۳ ج ۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی۔

فقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لھا لبنۃ دیباج وفرجیھا مکفوفین بالدیباج فقالت ھذہ کانت عند عایشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتھا وکان النبی صلعم یلبسھا۔ (مسلم ص ۱۹۰ ج ۲)

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے۔

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے۔

جو تیم ملا اسحدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار
کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین -
وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال وعادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے
اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ﴿

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب
کی مشابہت کفر نہین ہے - نہ انکو فقہا رنے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث
سے اسکا کفر ہونا ثابت ہوسکتا ہے ﴿

ان دلایل ومسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور
گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری
تصدیق ہوگی اور یہ بات بخوبی سمجھہ مین آجائینگے کہ جشن جوبلی پر جو کچھ
اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچے دل سے کیا ہے
اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت
ومذہب کا خلاف کیا ہے ﴿

اہلحدیث کی خطاب "اہلحدیث" کے قدیم غیر دل ازار ہونے پر

دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور
یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی باعث نہین ہوسکتا" ایک مضمون لکھا تھا
اور ۲۱ کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا - اور یہ ثابت کیا تھا کہ یہ خطاب اس گروہ کو
خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے دیا ہوا ہے - اور ان کو فقہا کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزردگی کا باعث ہوتا تو وہ خود اُن کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی حق مین استعمال کرتے ٭

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند اور ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (گروہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ ان کے نکتہ چین ومخالف) پسند کر لیا ہے ۔ اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا تسلیم فرمایا ٭

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین منقول ہوچکا ہے ۔ اس مقام مین ہم ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین ومعہذا اس مضمون کی تصدیق و تائید مین وہ معترف حق ہوگئے ہین ۔ وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اڈیٹر سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۸ء مین بالفاظ ذیل ارشاد فرماتے ہین ۔

"بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین ٭ ٭ ٭ ٭ ۔ اور کتب مذکورہ بالا مین جہان کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین"

اس تصدیق واعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات ہے پورا عمل کیا ٭

> قال رسول اللہ صلعم ثلث منجیات (الی ان قال)
> القول بالحق فی الرضا والسخط ۔ (مشکوٰۃ)

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین - اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکر گذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے - ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہو گیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے - بلکہ اس حق گوئی وانصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لیین - اور انشاء اللہ تعالے لیتے رہین گے *

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہو گیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل جنکو ہمارے اکابر نے "اہلحدیث" کا خطاب دیا ہوا ہے کیونکر ہو سکتے ہین باوجودیکہ یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح وتضعیف حدیث مین خود محقق ہین - یہ وزرا اور فکر وتامل کرنے سے خود بخود دور ہو جائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا *

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث وممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی - آئی - ای - ایل ایل ڈی لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث ودیگر فرقہائے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات ومربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین ﴿

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات ومربیانہ توجہات ابتدا ار رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے ﴿

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آیندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ آج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید ومستفیض ہو رہے ہین اور آیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین ﴿

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور ومعزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی ﴿

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت ومشاورت سے ہوا ہے ﴿

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام واستحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا۔ کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا ﴿

(۷) پنجاب مین علمی فری لائبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جیسکہ

امیر - مالدار *

(۸) حضور نے دیسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا *

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ و عنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاون۵۸ وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا *

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھہ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس ایڈریس مین خصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جان نثاری مین (جو نازک وقتون مین بارہا ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) ناواقفون کو شبہہ ہو تا تھا درخواست و استغاثت گورنمنٹ ہند سے رد فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا *

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کے اپنی پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آئندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین *

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے کافی الفاظ نہین پاتے ہیں لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچاوے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لاوے اور ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے

آمین ثم آمین ؎

بوطن رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹنٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۸۸۶ء کو پیش ہو چکا لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت ص ۱۰۹ دستخط ارسال کرین - ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط کئے ہین جنکے نام نامے معہ خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین -

(۱) جناب نواب نوازش علیخان صاحب سی آئی ای لالیف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبد الم صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (۴) خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸) انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور - ان حضرات سے